https://ataunnabi.blogspot.com/

برقِ آسمانی
برخرمنِ قادیانی

(سنِ تصنیف : 1932ء)

جلد اول

جس میں اعمال نامہ مرزا، سوانح مرزا و خلفاء مرزا کے علاوہ ستمبر ۱۹۳۲ء کے اندر مرزائیوں اور بھیرہ، سلانوالی، چک نمبر ۳۷ جنوبی میں مناظروں کی روئیداد اور ضلع شاہ پور میں مرزائیوں کے تعاقب کی مفصل کیفیت درج کی گئی ہے۔

تصنیفِ لطیف

مناظر الاسلام

حضرت علامہ ظہور احمد بگوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

الحمدُ للہ ربّ العلمین والعاقبۃُ للمتقین وَالصّلوٰۃ والسّلام عَلٰی رسُولہ محمد وَعَلٰی آلہٖ وَاَصحَابہٖ اَجمعین ط

اَمّابعدُ..... مخبر صادق آقائے نامدار فخر موجودات محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے فرمان کے مطابق آج کل مسلمان دورِ فتن وحوادث میں مبتلا ہیں۔ سرورِ عالم ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ہر صدی میں کاذب مدعیانِ نبوت ظاہر ہوتے رہے۔ اور ان میں سے بعض مثلاً سلیمان قرمطی، عبیداللہ مہدی افریقہ، حسن بن صباح، عبدالمومن، ابن تومرت، حاکم بامراللہ، مہدی جونپوری، بہاءاللہ ایرانی وغیرہ اپنے ناپاک مقاصد میں پوری طرح کامیاب ہوکر اپنی طبعی موت مرے اور اپنے لئے جانشین بھی چھوڑ گئے مگر چودھویں صدی میں قادیانی فتنہ جس دجالیت کا مظہر ثابت ہورہا ہے اس کی نظیر سابق دجالوں میں بھی پائی نہیں جاتی۔ انسانی طبائع میں آزادیٔ مذہب کا میلان دیکھ کر مرزائے قادیانی نے ہوا کے رُخ پر چلنا شروع کیا۔ اسلامی تعلیم کو مسخ کرنے فلسفہ اور سائنس جدید کو خواہ مخواہ دینی مسائل میں گھسیڑنے سے انگریزی خوانوں کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور چند ایسے مولوی جو پہلے بھی سبیل المومنین اور سوادالاعظم کو ترک کرکے غیر مقلد، چکڑالوی یا نیچری بن چکے تھے اس کے ہم نوا ہوگئے اور ایک پوری تجارتی کمپنی قائم ہوگئی جس نے سلطنت برطانیہ کا بحار الیکر مشرق و مغرب میں اپنا دام تزویر پھیلا دیا۔ انیسویں صدی میں سلطان عبدالحمید ثانی مرحوم اور سیّد جمال الدّین افغانی رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جمیلہ سے اتحاد عالم اسلام (پین اسلامزم) کی مبارک تحریک کا آغاز عمل میں آیا۔ مسلمانوں میں جہاد کی روح پیدا کرنے اور اسلام کا سیاسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اقتدار از سرِ نو بحال کرنے کیلئے نئے سرے سے جدّ و جہد شروع کی گئی۔ اقوام یورپ اس تحریک سے لرزہ براندام ہوئیں۔ مدبرین برطانیہ اس تحریک سے مضطرب اور پریشان ہو رہے تھے، مرزائے قادیان اور اس کے ایجنٹوں نے اس موقع سے فائدہ حاصل کیا اور عالمگیر اتحاد اسلامی کو پارہ پارہ کرنے اور جہاد کو حرام قرار دینے میں ایڑی سے لیکر چوٹی تک کا زور لگایا۔ اس موضوع پر تصانیف لکھ کر بلاد اسلامیہ میں ہزاروں کی تعداد میں شائع کیں۔ اس طرح حکومت کی ہمدردی حاصل کر کے یہ فرقہ دن بدن بڑھتا گیا۔ اور یہ شجرۂ خبیثہ آج کل ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ حکومت برطانیہ کے مقاصد کی اشاعت کے لئے ممالک غیر میں مبلغین بھیجے جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف تبلیغ اسلام کا نام لیکر مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے۔

سادہ لوح مسلمان انہیں مال و زر سے امداد دیتے ہیں اور اسی روپیہ سے یہ قادیانی کمپنی اور انکا خلیفہ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ **مشی فی النوم**، متنورات اور کنارِ بیاس کے مشاغل انہیں چندوں کا نتیجہ ہیں۔ غرض اغیار کی سازش سے سادہ لوح مسلمان دامِ فریب میں آ گئے، اور اپنا مال و متاع بلکہ ایمان تک مرزائے قادیان کے نذر کر بیٹھے۔ یہ حالات عبرت انگیز ہیں۔

ع ''سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ''

مولوی ظفر علی خان صاحب نے مرزائیوں کے ہتھکنڈوں سے واقف ہو کر خوب لکھا ہے۔ ع

یہ فتنہ پرداز قادیانی نئے نئے گل کھلا رہے ہیں
ادھر رقیبوں سے مل رہے ہیں ادھر ہمارے گھر آ رہے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منافقوں کی یہ ہے نشانی زباں پہ دیں ہو تو کفر دل میں
اسی نشانی سے قادیانی تعارف اپنا کرا رہے ہیں
یہ ہمچے ''سیرۃ النبی'' کے یہ زمزمے عشق مصطفیٰ کے
جنہیں سمجھتے ہیں دل سے کافر انہیں کو گھر گھر سنا رہے ہیں
رسول مقبول کی شریعت کے نام پر دیں ہمیں نہ دھوکا
اسی شریعت کی آڑ لیکر وہ سب کو اُلو بنا رہے ہیں
پڑا ہے چندے کا جب سے پھندا گلے میں ان قادیانیوں کے
ہمارے ہی گھر سے بھیک لیکر ہمیں کو آنکھیں دکھا رہے ہیں

حال ہی میں قادیانی تبلیغی وفد مرزا کی نبوت منوانے کے لئے ضلع شاہپور میں وارد ہوا۔ارکان حزب الانصار کی مخلصانہ مساعی سے اس فتنہ کا ہر جگہ مؤثر مقابلہ کیا گیا اور ڈیڑھ ماہ کی جدّ و جہد کے بعد صحیح معنوں میں ضلع ہذا میں مرزائیت کی موت واقع ہوگئی۔ مناظروں اور تعاقب کی مفصل روئیداد شائقین کے اصرار سے مرتّب کی گئی ہے مگر تمام واقعات و حالات کی صحیح کیفیت کا ضبط تحریر میں لانا نہایت مشکل امر ہے۔تقاریر پورے طور پر ضبط نہیں ہوسکیں اس لئے تمام کارروائی کا خلاصہ درج کرنے پر ہی اکتفاء کیا جاتا ہے۔بھیرہ،سلانوالی اور چک ۳۷ جنوبی تین جگہ مناظرے ہوئے چونکہ عام طور پر طرفین کے پیش کردہ دلائل ہر جگہ وہی تھے اس لئے تکرار اور اعادہ سے بچنے کے لئے تمام دلائل ایک ہی جگہ بطور ضمیمہ درج کئے گئے ہیں اور تعاقب کی مفصل روئیداد کیساتھ ہی مرزائے قادیان اور اس کے خلفاء کے سوانح و اعمال نامے ان کے اپنے الفاظ میں نقل کئے جاتے ہیں تاکہ قارئین مرزا کے الفاظ سے ہی قادیانی گروہ کے ناپاک عزائم کا اندازہ کرسکیں۔اعمالنامہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا میں سوائے ضروری تشریحات کے اپنی طرف سے کوئی لفظ لکھا نہیں گیا۔ بعض جگہ مرزا کے کلام کا مفہوم درج کیا گیا ہے۔ روئیداد مرتب کرنے میں کافی عرصہ خرچ ہوا۔ قارئین کے لئے انتظار کی گھڑیاں اضطراب افزا تھیں مگر ''دیر آید درست آید'' کے مطابق اس تاخیر میں بھی کئی حکمتیں پوشیدہ تھیں۔ مرزائیوں کے اخبار ''الدجل''[1] وغیرہ میں عرصہ ڈیڑھ ماہ کے بعد مناظرہ کا ایک گمراہ کن بیان شائع ہوا جس نے مرزائیوں کی اخلاقی موت کا بھی ثبوت پیش کر دیا۔ ان شاء اللہ آئندہ اس فرقہ کو باقاعدہ پروگرام بنا کر دورہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔

حزب الانصار کی مالی امداد کا اہم مسئلہ اس وقت ہر مسلمان کے پیش نظر ہونا چاہئے۔ اغیار کا دام فریب دور تک پھیلا ہوا ہے علاوہ ازیں حزب الانصار کے لئے مسلمانوں کی اقتصادی، علمی، اخلاقی و عملی اصلاح کا عظیم الشان لائحہ عمل موجود ہے مگر مالی کمزوریاں ہر قسم کے اقدام کیلئے سنگ گراں ثابت ہو رہی ہیں۔

اعتذار

اعمالنامہ مرزا کا خلاف توقع بہت لمبا ہو گیا ہے اور پھر بھی مرزا کی زندگی کے اکثر پہلوؤں پر مکمل روشنی ڈالی نہیں جا سکی، چونکہ مناظرہ کے دلائل میں مرزا صاحب کے جھوٹ، پیشگوئیاں اور الہامات وغیرہ نقل کئے گئے ہیں۔ اس لئے انکا ذکر اعمالنامہ میں تفصیل کیساتھ نہیں کیا گیا۔ اگر شائقین نے قدردانی سے کام لیا تو ان شاء اللہ ایڈیشن ثانی میں تمام تلافی کر دیجائے گی۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

---

[1] اصل میں ''الفضل'' ہے مگر یہ روزنامہ دجل و فریب سے بھرپور ہوتا ہے اسی لئے حضرت صاحب نے اس کے لئے الفضل کی بجائے ''الدجل'' لکھا۔ (مؤلف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"حصہ اوّل"

سوانح مرزا از زبان مرزا المعروف "اعمالنامہ مرزا"

اِقْرَأْ کِتَابَکَ ط کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا (۱۷/۱۵)

ترجمہ: اپنا اعمالنامہ پڑھ لے آج تو خود اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے۔

نسب وخاندانی حالات

میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا کا نام عطاء محمد اور میرے پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے۔ (کتاب البریہ صفحہ ۱۳۴ حاشیہ) مگر میرے وجود میں ایک حصہ اسرائیلی ہے اور ایک حصہ فاطمی اور میں ان دونوں مبارک پیوندوں سے مرکب ہوں (تحفہ گولڑویہ ص ۱۹)

الہام میری نسبت یہ ہے۔ **لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس** یعنی اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا کہ یہ مرد جو فارسی الاصل ہے وہیں جا کر اس کو لے لیتا۔

(البریہ صفحہ ۱۳۵ حاشیہ در حاشیہ)

لے مرزا صاحب قوم کے مغل اور تاتاری الاصل ہیں۔ جن کو ابوداؤد کی حدیث میں نبی ﷺ نے امت کا ہلاک کنندہ فرمایا ہے۔ چنگیز خان اور ہلاکو خان اسی نسل سے تھے۔ مغل منگولیا سے آئے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الہام سے ایک لطیف استدلال میرے بنی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہونے پر ہوتا ہے۔ (تحفہ گولڑویہ، ص۱۹) بخاری یا سمرقندی الاصل ہونا یہ دونوں علامتیں صریح اور بیّن طور پر اس عاجز میں ثابت ہیں۔ (ازالہ اوہام، ص۱۱۹ حاشیہ) ''شاہان دہلی کی طرف سے اس تمام علاقہ کی حکومت ہمارے بزرگوں کو دی گئی تھی۔'' (ازالہ، ص۱۲۴ حاشیہ) سکھوں کے ابتدائی زمانہ میں میرے پردادا صاحب مرزا گل محمد ایک نامور اور مشہور رئیس اس نواح کے تھے جن کے پاس اس وقت ۸۵ گاؤں تھے اور بہت سے گاؤں سکھوں کے متواتر حملوں کی وجہ سے ان کے قبضہ سے نکل گئے۔ میرے دادا صاحب یعنی مرزا عطا محمد پر سکھ غالب آئے اور روز بروز سکھ لوگ ہماری ریاست کے دیہات پر قبضہ کرتے گئے۔ رام گڑھی سکھوں نے قبضہ کر کے قادیان کو تباہ کر دیا۔ سکھوں نے ہمارے بزرگوں کو نکل جانے کا حکم دیا پھر رنجیت سنگھ کے زمانہ میں میرے والد صاحب مرحوم مرزا غلام مرتضیٰ قادیان میں واپس آئے اور انہیں کچھ گاؤں واپس ملے۔ غرض ہماری پرانی ریاست خاک میں ملکر آخر پانچ گاؤں ہاتھ میں رہ گئے۔ (کتاب البریہ) قادیان کو خدا تعالیٰ نے دمشق سے مشابہت دی اور یہ بھی اپنے الہام میں فرمایا: **اخرج منه اليزيدون** (ازالہ اوہام، ص۱۳۴)

---

۱ تریاق القلوب میں میرزا صاحب اپنا تعلق چینی سے ظاہر کرتے ہیں ایک جگہ لکھتے ہیں ''میں نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار'' (درثمین) **فافهم وتدبّر**. معلوم نہیں چینی الاصل، سمرقندی الاصل، بخاری الاصل اور فارسی الاصل میں سے کونسی بات صحیح ہے۔ اور ایک آدمی کی بے شمار نسلیں کیسے ہو سکتی ہیں۔ کبھی اسرائیلی بنتے ہیں اور کبھی فاطمی اور کبھی مغل برلاس کہلاتے ہیں۔ (مؤلف)

۲ بخاری شریف کتاب الجہاد میں ہے کہ ابوسفیان سے ہرقل شہنشاہ روم نے حضور اقدس ﷺ کے متعلق جو سوالات کئے تھے ان میں سے ایک سوال یہ بھی تھا۔ ''اس کے باپ دادا سے کوئی بادشاہ ہوا ہے'' ابوسفیان نے کہا ''نہیں''۔ ہرقل نے اس جواب پر کہا: اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھ لیتا کہ نبوت کے بہانے سے باپ دادا کی سلطنت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ **فافهم**۔ (مؤلف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس میں ایسے لوگ[1] رہتے ہیں جو یزید الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں جن کے دلوں میں اللہ اور رسول کی کچھ محبت نہیں۔ (ازالہ ص ۶۶) انگریزی سلطنت کے زمانہ میں میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ اس نواح میں مشہور رئیس تھے۔ گورنر جنرل کے دربار میں بزمرۂ کرسی نشین رئیسوں کے ہمیشہ بلائے جاتے تھے اور سرکار انگریزی کے حکام وقت سے عمدہ عمدہ چٹھیات خوشنودی مزاج انکو ملی تھیں۔'' (البریہ)

''گورنمنٹ انگریزی کے احسانات میرے والد کے وقت سے آج تک اس خاندان کے شامل حال ہیں اس لئے نہ کسی تکلف سے بلکہ میرے رگ وریشہ میں شکر گذاری اس معزز گورنمنٹ کی سمائی ہوئی ہے۔ میرے والد مرحوم کے سوانح میں سے وہ خدمات کسی طرح الگ ہو نہیں سکتیں جو وہ خلوص دل سے اس گورنمنٹ کی خیر خواہی میں بجالائے انہوں نے اپنی حیثیت اور مقدرت کے موافق ہمیشہ گورنمنٹ کی خدمت گذاری اور اس کی مختلف حالتوں اور ضرورتوں کے وقت وہ صدق اور وفاداری دکھلائی کہ جب تک انسان سچے دل اور تہہ دل سے کسی کا خیر خواہ نہ ہو دکھلا نہیں سکتا۔ ۱۸۵۷ء کے مفسدہ میں جبکہ بے تمیز لوگوں نے اپنی محسن گورنمنٹ کا مقابلہ کر کے ملک میں شور ڈال دیا تب میرے والد بزرگوار نے پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر کے اور پچاس سوار بہم پہنچا کر گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کئے اور پھر ایک دفعہ چودہ سوار سے خدمت گذاری کی اور انہیں مخلصانہ خدمات کی وجہ سے وہ اس گورنمنٹ میں ہر دلعزیز ہو گئے۔ انہوں نے میرے بھائی کو صرف گورنمنٹ کی

---

[1] ایسے لوگ کون تھے؟ اس سوال کا جواب میرزائی لٹریچر سے ملے گا۔ اہل بیت اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی مرزا نے سخت توہین کی ہے۔ اس لئے ہم بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ واقعی قادیان میں یزیدی الطبع لوگ پیدا ہوئے تھے۔ (مؤلف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدمت گذاری کیلئے بعض لڑائیوں پر بھیجا اور ہر ایک باب میں گورنمنٹ کی خوشنودی حاصل کی اور بعد اس کے اس عاجز کا بڑا بھائی مرزا غلام قادر جب تک زندہ رہا اس نے بھی اپنے والد مرحوم کے قدم پر قدم مارا اور گورنمنٹ کی مخلصانہ خدمت میں بدل و جان مصروف رہا۔ (شہادۃ القرآن)

پیدائش

میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا اور ابھی ریش و بروت کا آغاز نہیں تھا۔ (کتاب البریہ ص ۱۴۶ حاشیہ) میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں گیارہ برس رہتے تھے۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۱۵۴ کا حاشیہ) واضح ہو کہ الف ششم ۱۲۷۰ھ ہجری کو ختم[1] ہوا تھا۔ (الحکم مورخہ ۶ جنوری ۱۹۰۸ء) ''میں توام پیدا ہوا تھا۔ ایک لڑکی جو میرے ساتھ تھی چند دن کے بعد فوت ہوگئی'' (البریہ ص ۱۴۶ حاشیہ در حاشیہ) ''میں نے اپنے والد کے مصائب کے زمانہ سے کچھ بھی حصہ نہیں لیا اور نہ اپنے دوسرے بزرگوں کی ریاست اور ملکداری سے کچھ حصہ پایا میں جانتا ہوں کہ وہ تمام صف ہمارے اجداد کی ریاست اور ملکداری لپیٹی گئی اور وہ سلسلہ ہمارے وقت میں آکر بالکل ختم ہوگیا۔'' (البریہ ص ۱۴ حاشیہ)

تعلیم

بچپن میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سال کا تھا تو ایک فارسی[2] خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور فارسی کتابیں پڑھائیں اور اس

---

[1] اس حساب سے مرزا کی پیدائش ۱۸۴۳ء مطابق ۱۲۵۶ھ ثابت ہوتی ہے۔

[2] انبیاء کی شان یہ ہوتی ہے کہ ان کا دنیا میں کوئی استاد نہیں ہوتا۔ اور دنیا میں امی کہلاتے ہیں۔ خداوند کریم علوم کے دروازے کھول دیتا ہے۔ میرزا صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے کہ امام مہدی دینی علوم میں کسی کا شاگرد نہ ہوگا۔ مہدویت اور نبوت کا دعویٰ کرتے ہوئے میرزا صاحب اپنے استادوں کو بھول گئے۔ اور نہایت بے حیائی سے اعلان کرنے لگے

ع واگر استاد رانامے ندارم کہ خوانم دردبستان محمد (درثمین)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر قریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کیلئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں نے صرف کی کچھ کتابیں اور کچھ قواعد نحو اُن سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا ان کا نام گل علی شاہ تھا ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کیلئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو، منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروّجہ کو جہاں تک خدا نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد سے پڑھیں[1]۔ (کتاب البریہ ص ۱۵۰ حاشیہ) میرے استاد ایک بزرگ شیعہ تھے۔ (دافع البلاء ص ۳)

شباب

ان دنوں میں[2] مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں دنیا میں نہ تھا میرے والد صاحب اپنے بعض آباؤ اجداد کے دیہات کو دوبارہ لینے کیلئے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کر رہے تھے۔ انہوں نے ان ہی مقدمات میں مجھے بھی لگایا اور ایک زمانہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا مجھے افسوس ہے کہ بہت سا وقت عزیز میرا ان بیہودہ جھگڑوں میں ضائع گیا اور ان کیساتھ ہی والد صاحب موصوف نے زمینداری اُمور کی نگرانی میں مجھے لگا دیا میں اس طبیعت اور فطرت کا آدمی نہ تھا اس لئے اکثر[3] والد صاحب

---

[1] میرزا صاحب نے بغرض ترقی روزگار جبکہ وہ سیالکوٹ کی عدالت خفیفہ پر پندرہ روپیہ ماہوار پر محرر تھے۔ مختاری کا امتحان دیا تھا۔ مگر اس میں فیل ہو گئے۔ (عشرہ کاملہ) (گویا ترقی کے تمام ذرائع سے مایوس ہو چکے تھے۔ تب دعویٰ نبوت کیا)

[2] اغلباً یہ کتابیں بہاء اللہ ایرانی و دیگر مدعیان نبوت یا کاذب بابیاں مذاہب کی کتابیں ہوں گی اور انہی کتابوں سے نیا مذہب ایجاد کرنے کی تجاویز سوچی ہونگی تاکہ آبائی ریاست کے بدلہ میں کسی قسم کا اقتدار حاصل ہو سکے۔ میرزا صاحب کو خود اقرار ہے کہ

ع بہر مذہبے غور کردم بے ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے۔ وغیرہ (روئیداد)

[3] قبل دعویٰ نبوت کی زندگی میرزا کی بالکل غیر معروف ہے۔ مگر اس عبارت سے معلوم ہو سکتا ہے کہ میرزا کی زندگی مقدمہ بازی میں گذری اور والد کی ناراضگی کا نشانہ بھی بنتے رہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی ناراضگی کا نشانہ بنتا رہا۔ایک دفعہ ایک صاحب کمشنر نے قادیان آنا چاہا میرے والد صاحب نے بار بار مجھکو کہا کہ انکی پیشوائی کیلئے دو تین کوس جانا چاہئے مگر میری طبیعت نے نہایت کراہت کی اور میں بیمار بھی تھا اس لئے نہ جا سکا پس یہ امر بھی ان کی ناراضگی کا باعث ہوا''۔(کتاب البریہ) چند سال تک میری عمر کراہت طبع کیساتھ انگریزی ملازمت (محرر عدالت خفیفہ) میں بسر ہوئی۔اس تجربہ سے مجھے معلوم ہوا کہ اکثر نوکری پیشہ نہایت گندی زندگی بسر کرتے ہیں۔بہتوں کو تکبر، بدچلنی اور لاپرواہی اور طرح طرح کے اخلاق رذیلہ اور شیطان کے بھائی پایا اور چونکہ خدا تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ ہر ایک قسم اور ہر ایک نوع کے انسان کا مجھے تجربہ حاصل ہوا اس لئے ہر ایک صحبت میں مجھے[2] رہنا پڑا''۔(البریہ ص۱۵۴ حاشیہ)

''حیات مسیح کا عقیدہ مشرکانہ ہے۔(رافع البلاء ص۱۵) حیات مسیح کا عقیدہ رکھنا ستون شرک ہے۔(حقیقۃ الوحی) اور جب میں حضرت والد صاحب مرحوم کی خدمت میں پھر حاضر ہوا تو بدستور انہی زمینداری کے کاموں میں مصروف ہو گیا مگر اکثر حصہ وقت کا قرآن شریف کے تدبر اور تفسیروں اور حدیثوں کے دیکھنے میں صرف ہوتا تھا اور بسا اوقات حضرت والد صاحب کو وہ کتابیں سنایا بھی کرتا تھا اور میرے والد صاحب اپنی ناکامیوں کی وجہ سے

---

[1] انگریزوں کی اطاعت وخوشامد جب عین اسلام تھی۔پس مرزا صاحب اسلام سے نکلے اور والد کی نافرمانی کر کے والدین کے عاق ٹھہرے۔

[2] ایسے گندے ماحول میں رہنے سے ہی مرزا صاحب کے حالات کا اندازہ ہو سکتا ہے۔میرزا صاحب نے اپنی کتاب لجۃ النور میں زنان بازاری کے حالات اس بسط سے درج کئے ہیں کہ بغیر کسی واقف راز ومحرم اسرار کے قلمبند نہیں ہو سکتے۔ اغلباً ان کی صحبت سے تجربہ ہوا ہوگا۔شاید گھر کے بھیدی میر ناصر نواب مرزا صاحب کے خسر نے انہیں صحبتوں کی طرف اشارہ کر کے کہا ہو

ع بد معاش اب نیک از حد بن گئے ۔۔۔ بو مسیلم آج احمد بن گئے

[3] مرزا صاحب اپنے قول کے مطابق عمر کے ۵۲ برس حیات مسیح کے عقیدہ پر قائم رہ کر مشرک رہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اکثر مغموم اور مہموم رہتے تھے۔انہوں نے پیروی مقدمات میں ستر ہزار روپیہ کے قریب خرچ کیا تھا جس کا انجام آخر ناکامی تھی۔ اسی نامرادی کی وجہ سے حضرت والد صاحب ایک نہایت عمیق گرداب غم اور حزن واضطراب میں زندگی بسر کرتے تھے اور مجھے ان حالات کو دیکھ کر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کا موقع حاصل ہوتا تھا۔فرمایا کرتے تھے کہ میری طرح میرے والد صاحب کا بھی آخری حصہ زندگی کا مصیبت اور غم اور حزن میں ہی گزرا اور جہاں ہاتھ ڈالا آخر ناکامی تھی۔ (کتاب البریہ ص۱۵۸) (والد کی وفات سے پہلے) تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجھے الہام ہوا۔ **والسماء والطارق** یعنی قسم ہے آسمان کی جو قضاء وقدر کا مبداء ہے اور قسم ہے اس حادثہ کی جو آج آفتاب کے غروب کے بعد نازل ہوگا اور مجھے سمجھایا گیا کہ یہ الہام بطور عزا پرسی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور حادثہ یہ ہے کہ آج ہی تمہارا والد آفتاب کے غروب ہونے کے بعد فوت ہو جائیگا[1]۔ (کتاب البریہ ص۱۶۱ حاشیہ)

نبوت ومسیحیت کے دعاوی کے اصلی غرض

"پھر ان دونوں (والد اور بھائی) کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی اور ان کے زمانہ کو یاد کیا لیکن میں صاحب مال اور صاحب

---

[1] **خسر الدنیا والآخرہ**، شہیدان دہلی کے خون بے گناہ کا صلہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا۔

[2] یعنی کھوئی ہوئی عظمت حاصل کرنے کیلئے دوسرے ذرائع اختیار کرنا یعنی نبوت ومہدویت کے دعاوی کیلئے دلائل تجویز کرنا۔

[3] مرزا صاحب کے حصہ میں بھی ناکامی ونامرادی لکھی تھی۔محمدی بیگم کے عشق میں جلتے رہے،اور در نکاح آسمانی کی حسرت لئے ہوئے دنیا سے چل بسے کوئی کام بھی ان کا پورا نہ ہوا۔لاہور میں مرے اور خرِ دجال پر لاد کر قادیان میں جا کر دفن ہوئے۔

[4] یہ غالباً اپنی حالت بیان کر رہے ہوں گے۔

نوٹ: مرزا صاحب سے پہلے حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی وغیرہ کی وہ کتب جواب تک عیسائیوں اور آریوں کے رد میں شائع ہو چکی تھیں،جن سے مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں استفادہ کیا ہے۔(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

املاک نہیں تھا۔ سو میرے پاس دنیا کا مال اور دنیا کے گھوڑے اور دنیا کے سوار تو نہیں تھے بجز اسکے قلموں کے گھوڑے مجھے عطا کئے گئے اور کلام کے جواہر مجھکو دیئے گئے۔ سو میں نے چاہا کہ اس مال کیساتھ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کروں اگرچہ میرے پاس روپیہ اور گھوڑے اور خچریں تو نہیں اور نہ میں مالدار ہوں سو میں اس کی مدد کے لئے اپنے قلم سے اٹھا اور خدا میری مدد پر تھا اور میں نے اس زمانے سے خدا تعالیٰ سے یہ عہد کیا کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اس کے تالیف نہ کرونگا جس میں احسانات قیصرۂ ہند کا ذکر ہو اور نیز اس کے ان تمام احسانوں کا ذکر ہو جن کا شکر ہر مسلمان پر واجب ہے۔ (نور الحق حصہ اول صفحہ ۲۸)

کتابیں لکھنے سے اصل غرض

سو میں نے کئی کتابیں تالیف کیں اور ہر ایک میں میں نے لکھا ہے دولت برطانیہ مسلمانوں کی محسن ہے اور مسلمانوں کی ذریعۂ معاش ہے۔ پس کسی کو ان میں جائز نہیں جو اس پر خروج کرے اور باغیوں کی طرح اس پر حملہ آور ہو بلکہ ان پر اس گورنمنٹ کا شکر واجب ہے اور اس کی اطاعت ضروری ہے جو شخص آدمیوں کا (انگریزوں کا) شکر ادا نہیں کرتا اس نے خدا کا بھی نہیں کیا۔ سو میں نے اس مضمون کی کتابوں کو شائع کیا اور تمام ملکوں اور تمام لوگوں میں ان کو شہرت دی ہے۔ اور ان کتابوں کو میں نے دور دور ولایتوں میں بھیجا ہے۔ جن میں سے عرب اور عجم اور دوسرے ملک ہیں تا کہ کج طبیعتیں ان نصیحتوں سے راہ راست پر آجائیں۔ اور تا کہ وہ طبیعتیں اس گورنمنٹ کا شکر کرنے اور اس کی فرمانبرداری کرنے میں صلاحیت پیدا کریں۔ یہ میرا کام اور یہ میری خدمت ہے پس اسی وجہ سے میں نے اس گورنمنٹ کا شکر کیا اور جہاں تک بن پڑا مدد کی اور اس کے احسانوں کی ملک ہند سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بلاد عرب اور روم تک شائع کیا اور لوگوں کو اٹھایا تا کہ اس[1] کی فرمانبرداری کریں اور جس کو شک ہو وہ میری کتاب براہین احمدیہ کی طرف رجوع کرے اور اگر وہ اس کے شک کو دور کرنے کیلئے کافی نہ ہو تو پھر میری کتاب تبلیغ کا مطالعہ کرے اور اگر اس سے بھی مطمئن نہ ہو تو میری کتاب حمامۃ البشریٰ کو پڑھے اور اگر پھر کچھ رہ جائے تو پھر میری کتاب شہادۃ القرآن میں غور کرے اور اس پر حرام نہیں ہے جو اس رسالہ کو بھی دیکھے تا کہ اس پر کھل جائے کہ میں نے کیونکر بلند آواز سے کہہ دیا ہے کہ اس گورنمنٹ سے جہاد حرام ہے اور جو لوگ ایسا خیال رکھتے ہیں وہ خطا پر ہیں (نورالحق حصہ اول ص ۳۰، ۳۱) اور میرا عربی کتابوں کا تالیف کرنا تو انہیں عظیم الشان غرضوں کے لئے تھا اور میری کتابیں عرب کے لوگوں کو پے در پے پہنچتی ہیں یہاں تک کہ میں نے ان میں تاثیر کے نشان پائے اور بعض عرب میرے پاس آئے اور بعضوں نے خط و کتابت کی اور بعضوں نے بدگوئی کی اور بعض صلاحیت پر آ گئے اور موافق ہو گئے جیسا کہ حق کے طالبوں کا کام ہے اور میں نے ان امدادوں میں ایک زمانہ طویل صرف

---

[1] یعنی اسلامی حکومتوں سے بغاوت کر کے انگریزی حکومت کی ماتحتی قبول کر لیں، افسوس کہ علمائے کرام آج تک مسیح وغیرہ کی بحثوں میں مرزائیوں سے الجھے رہے، مرزائی جماعت ہرگز مذہبی فرقہ نہیں ہے، بلکہ مذہب کی آڑ میں ایک خطرناک پولیٹیکل جماعت ہے، جو اقصائے عالم میں مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے اور اغیار کا غلام بنانے اور جذبہ جہاد کو فنا کرنے میں مشغول ہے، **جہاد فی سبیل اللہ** موقوف مگر جنگ یورپ اور افغانستان میں ترکوں اور افغانوں کے خلاف لڑنا سب سے بڑا کارِ ثواب سمجھا گیا، میاں محمود نے کہا تھا اگر میں خلیفہ نہ ہوتا تو اس جنگ میں بحیثیت رضا کار شریک ہوتا، (انوار خلافت) گویا ایسی مقدس جنگ سے محروم رہنے کی حسرت اس کے دل میں رہ گئی۔ **فافھم** (مولف)

[2] ان تصریحات کی روشنی میں جزیرۃ العرب اغیار کے زیر اثر ہونیکا سبب معلوم ہو سکتا ہے، اس جاسوس اعظم نے وہ وہ کام کئے، جس سے مسلمانوں کے دلوں میں ناسور پڑ چکے ہیں۔ خلافت اسلامیہ برباد ہی جزیرۃ العرب کا صلیب کے زیر اثر ہو جانا سب اس جماعت کے کارنامے ہیں۔ امیر حبیب اللہ کا قاتل مصطفیٰ صفیرہ کانپوری، انگورہ میں مصطفیٰ کمال پاشا کو قتل کرنے کی سازش میں گرفتار ہو کر قتل کیا گیا تھا۔ عدالت میں اس نے بیان کیا تھا میں عقیدتاً مرزائی ہوں۔ جرمن میں قادیانی مشن اسی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکا، مگر ہندوستان کے سادہ لوح عوام ابھی اس گروہ کے عزائم و مقاصد سے بے خبر ہیں۔ (مؤلف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا ہے۔ یہاں تک کہ گیارہ برس انہیں اشاعتوں میں گذر گئے اور میں نے کچھ کوتاہی نہیں کی۔ (نورالحق، ص۳۲ اول) یہ کتابیں ہزار ہا روپیہ کے خرچ سے طبع کرائی گئیں۔ اور پھر اسلامی ممالک میں شائع کی گئیں اور میں جانتا ہوں کہ یقیناً ہزار ہا مسلمانوں پر ان کتابوں کا اثر ہوا ہے۔ (تحفہ قیصرہ، ص۱۰) میں نے شکر کیلئے بہت سی کتابیں اردو عربی اور فارسی میں تالیف کر کے اوران میں جناب ملکہ معظمہ کے تمام احسانات کو جو برٹش انڈیا کے مسلمانوں کے شامل حال ہیں اسلامی دنیا میں پھیلائی ہیں اور ہر ایک مسلمان کو سچی اطاعت اور فرمانبرداری کی ترغیب دی ہے لیکن میرے لئے ضروری تھا کہ یہ تمام کارنامہ جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں پہنچاؤں۔'' (تحفہ قیصرہ، ص۳)

مرزا صاحب کا اصل دعویٰ

میرا یہ دعویٰ ہے کہ تمام دنیا میں گورنمنٹ برطانیہ کی طرح کوئی دوسری ایسی گورنمنٹ نہیں جس نے زمین پر ایسا امن قائم کیا ہو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ ہم پوری آزادی سے اس گورنمنٹ کے تحت میں اشاعت حق کر سکتے ہیں یہ خدمت ہم مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں بیٹھ کر بھی ہرگز بجا نہیں لا سکتے۔ (ازالہ حاشیہ، ص۵۹) پس میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں ان خدمات (برطانیہ کی) میں یکتا ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں ان تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچائے۔

خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچائے اور تو ان میں ہو پس اگر اس گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں''۔ (نورالحق، ص۳۳) اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ تمام مسلمانوں میں، میں اوّل درجہ کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اوّل درجہ پر بنا دیا ہے۔

اوّل: والد مرحوم کے اثر نے۔

دوم: گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے۔

سوم: خدا تعالیٰ کے الہام نے۔ (ضمیمہ نمبر ۳ تریاق القلوب)

یہ عریضہ اس شخص کی طرف سے جو یسوع مسیح کے نام پر طرح طرح کی بدعتوں سے دنیا کو چھڑانے کیلئے آیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ امن اور نرمی سے دنیا میں سچائی قائم کرے اور اپنے بادشاہ ملکہ معظمہ سے جس کی وہ رعایا ہیں سچی اطاعت کا طریق سمجھائے۔ (تحفہ قیصرہ ص۱) خدا تعالیٰ نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ محسن گورنمنٹ کی جیسا کہ یہ گورنمنٹ برطانیہ ہے سچی اطاعت کی جائے اور سچی شکر گذاری کی جائے سو میں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں۔ (تحفہ قیصرہ ص۱۰)

''اصل حقیقت یہ ہے کہ آخری زمانہ کی نسبت پہلے نبیوں نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ وہ ایک ایسا زمانہ ہوگا کہ دو قسم کے ظلم سے بھر جائے گا۔ ایک ظلم مخلوق کے حقوق کی نسبت ہوگا اور دوسرا ظلم خالق کے حقوق کی نسبت۔ اور وہ یہ ظلم ہوگا کہ جہاد کا نام لیکر نوع انسان کی خونریزی ہوگی۔ یہاں تک کہ جو شخص ایک بے گناہ کو قتل کرے گا وہ خیال کریگا کہ گویا وہ ایسی خونریزی سے ایک ثواب عظیم کو حاصل کرتا ہے اور اس کے سوا اور بھی کئی قسم کی ایذائیں محض دینی غیرت کے بہانہ پر نوع انسان کو پہنچائی جائیں گی۔ چنانچہ وہ زمانہ یہی ہے کیونکہ ایمان اور انصاف کی رو سے ہر ایک خدا ترس کو اس زمانہ میں اقرار کرنا پڑتا ہے غرض مخلوق کے حقوق کی نسبت ہماری قوم اسلام میں سخت ظلم ہو رہا ہے۔ پس خدا نے آسمان پر اس ظلم کو دیکھا اس لئے اس نے اس کی اصلاح کے لئے حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی خو اور طبیعت پر ایک شخص کو بھیجا اور ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے صلح کاری کا پیغام لیکر آیا جس حالت میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلامی قوموں میں سے کروڑہا لوگ روئے زمین پر ایسے پائے جاتے ہیں کہ جہاد کا بہانہ رکھ کر غیر قوموں کو قتل کرنا ان کا شیوہ ہے۔ مگر بعض تو اس محسن گورنمنٹ کے زیر سایہ رہ کر بھی پوری صفائی سے اُن سے محبت نہیں کر سکتے۔ اس لئے حضرت مسیح علیہ السلام کے اوتار کی سخت ضرورت تھی سو میں وہی اوتار ہوں۔" (درخواست بنام وائسرائے رسالہ جہاد، ص۴)

مرزا صاحب کی مناجات

اے قیصرہ و ملکہ معظمہ! ہمارے دل تیرے لئے دعا کرتے ہوئے جناب الٰہی میں جھکتے ہیں اور ہماری روحیں تیرے اقبال اور سلامتی کے لئے حضرت احدیت میں سجدہ کرتی ہیں۔ اے اقبال مند قیصرۂ ہند! ہم تیرے وجود کو اس ملک کے لئے خدا کا ایک بڑا فضل سمجھتے ہیں اور ہم ان الفاظ کے نہ ملنے سے شرمندہ ہیں جن سے ہم اس شکر کو پورے طور پر ادا کر سکتے۔ ہر ایک دعا جو ایک سچا شکر گذار تیرے لئے کر سکتا ہے ہماری طرف سے تیرے حق میں قبول ہو خدا تیری آنکھوں کو مرادوں کیساتھ ٹھنڈی رکھے اور تیری عمر اور صحت اور سلامتی میں زیادہ سے زیادہ برکت دے اور تیرے اقبال کا سلسلہ ترقیات جاری رکھے اور تیری اولاد اور ذُریّت کو تیری طرح اقبال کے دن دکھائے اور فتح اور ظفر عطا کرتا رہے ہم اس رحیم و کریم خدا کا بہت بہت شکر ادا کرتے ہیں جس نے ایسی محسنہ، رعیت پرور، داد گستر، بیدار مغز ملکہ کے زیر سایہ ہمیں پناہ دی اور ہمیں اس مبارک عہد سلطنت کے نیچے یہ موقع دیا[۲]۔ (تحفہ قیصرہ، ص۱۲،۱۳) اے قادر و کریم اپنے فضل و کرم سے ہماری ملکہ معظمہ کو خوش رکھ جیسا کہ ہم اس سایہ عاطفت کے نیچے خوش ہیں اور اس سے نیکی کر (تحفہ قیصرہ، ص۲۸) میں مع اپنے تمام عزیزوں کے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہوں یا الٰہی اس مبارکہ قیصرہ ہند **دام ملکھا** کو دیر

---

[۱] قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ۔ ۱۲ (مؤلف)

[۲] اس نوڈی اعظم کے کلام کا سردار دو عالم ﷺ کے فرمان بنام قیصر و کسریٰ سے مقابلہ کرو حضور ﷺ نے تحریر فرمایا تھا۔ اسلم تسلم. اسلام لاؤ سلامت رہیگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گاہ تک ہمارے سروں پر سلامت رکھ اور اس کے ہر ایک قدم کیساتھ اپنی مدد کا سایہ شامل حال فرما اور اس کے اقبال کے دن بہت لمبے کر۔ (ستارہ قیصرہ، ص ۴)

"(اے قیصرہ) سو یہ مسیح موعود جو دنیا میں آیا تیرے ہی وجود کی برکت اور دلی نیک نیتی اور سچی ہمدردی کا ایک نتیجہ ہے۔" (ستارہ قیصرہ، ص ۸)

"اے ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند! خدا تجھے اقبال اور خوشی کیساتھ عمر میں برکت دے تیرا عہد کیا ہی مبارک ہے کہ آسمان سے خدا کا ہاتھ تیرے مقاصد کی تائید کر رہا ہے۔ تیری ہمدردی رعایا اور نیک نیتی کی راہوں کو فرشتے صاف کر رہے ہیں تیرے عدل کے لطیف بخارات بادلوں کی طرح اڑ رہے ہیں تا کہ سب ملک رشک بہار بنا دیں شریر ہے وہ انسان جو تیرے عہد سلطنت کی قدر نہیں کرتا اور بدذات ہے وہ نفس جو تیرے احسانوں کا شکر گذار نہیں چونکہ یہ مسئلہ تحقیق شدہ ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ اس لئے مجھ کو ضرورت نہیں کہ اپنی زبان کی لفاظی سے اس بات کو ظاہر کروں کہ میں آپ سے دلی محبت رکھتا ہوں اور میرے دل میں خاص طور آپ کی محبت اور عظمت ہے۔ ہماری دن رات کی دعائیں آپ کیلئے آب رواں کی طرح جاری ہیں۔" (ستارہ قیصرۂ ہند، ص ۹) ہمارے ہاتھ میں بجز دعا کے اور کیا ہے سو ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شرّ سے محفوظ رکھے اور اُس کے دشمن کو ذلت کیساتھ پسپا کرے۔" (شہادۃ القرآن ضمیمہ، ص ۳) گورنمنٹ کو یاد رہے کہ ہم تہہ دل سے اس کے شکر گذار ہیں اور ہمہ تن اس کی خیر خواہی میں مصروف ہیں۔ (شہادۃ القرآن ضمیمہ، ص ۵)

" شائستہ، مہذب اور بارحم گورنمنٹ نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ

لے لَاتَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، (۲۸۔۳ قرآن) ترجمہ: جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں (اے رسول ﷺ) آپ انکو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے محبت رکھیں جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہیں۔ اس آیت سے یعنی قرآن مجید کی نص سے مرزا کا اللہ اور آخرت پر ایمان نہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معاملات سے ممنون کر کے اس بات کے لئے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم ان کے دین و دنیا کے لئے دلی جوش اور بہبودی و سلامتی چاہیں تا کہ ان کے گورے اور سپید منہ جس طرح دنیا میں خوبصورت ہیں آخرت میں بھی نورانی اور منور رہوں۔ (اشتہار متعلق براہین احمدیہ) اے قیصرۂ ہند خدا تجھ کو آفتوں سے نگاہ میں رکھے ہم مستغیث بن کر تیرے پاس آئے ہیں۔

(نور الحق، ص ۲۳ اول)

خدا کی ''تقدیس وتحمید''

اُس وجود اعظم کے بیشمار ہاتھ اور بے شمار پیر ہیں عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس کی تاریں بھی ہیں۔ (توضیح المرام، ص ۷۵) **ربنا! عاج**۔ ہمارا رب عاجی ہے۔ (براہین احمدیہ، ص ۵۵۵) مسیح اور عاجز کا مقام ایسا ہے جسے استعارہ کے طور پر ابنیت کے الفاظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ (توضیح مرام، ص ۵۰) اور ان دونوں محبتوں کے کمال سے جو خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہے اور محبت الٰہی کی آگ سے ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے جس کا نام **روح القدس** ہے اس کا نام پاک تثلیث ہے اس لئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کیلئے بطور **ابن اللّٰہ** کے ہے۔ (توضیح مرام، ص ۴۸) ''تو میرے بیٹے کی جا بجا ہے تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور زمین اور آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے ساتھ ہیں اور تو ہمارے پانی میں سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید، اور تو مجھ سے اس اتحاد میں ہے جو کسی مخلوق کو معلوم نہیں، خدا اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے جس طرف تیرا منہ اس طرف خدا کا منہ۔ خدا تیرے اندر آیا۔ تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے میں نے اپنی روح تجھ میں پھونکی تیرے لئے برات اور

لغت میں عاج اشتخوان فیل کو کہتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دن پیدا کیا گیا۔ **لولاک لما خلقت الافلاک انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول لہ کن فیکون** میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا[1] ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں، اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہوگئی اور میرے جسم پر متولی ہوکر مجھے اپنے وجود میں پنہاں کرلیا۔ یہاں تک کہ میرا کوئی ذرّہ بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اس کے اعضاء اور میری آنکھ اس کی آنکھ اور میرے کان اس کے کان اور میری زبان اسکی زبان بن گئی تھی، پھر میں ہمہ مغز ہوگیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور ایسا تیل بن گیا کہ جس میں کوئی میل نہیں تھی، الوہیت میری رگوں اور پٹھوں میں سرائیت کرگئی اس حالت میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی چیز چاہتے ہیں سو پہلے تو میں نے آسمان اور زمین کو اصحابی صورت میں پیدا کیا جسمیں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی اور میں دیکھتا تھا کہ اس کے خلق پر قادر ہوں، پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا: **انا زینا السماء الدنیا بمصابیح** (کتاب البریہ، ص ۸، ۹) ایک دفعہ انگریزی میں زُوردار الہام ہوا جس سے میرا بدن کانپ گیا ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی انگریز بول رہا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ملخصاً) ''اللہ تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا۔'' (آئینہ کمالات اسلام، ص ۵۶) ''میں خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کروں تو صحیح ہے''۔ (توضیح مرام، ص ۲۷) خدا نے الہام کیا میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا، جاگتا ہوں اور سوتا[2] ہوں (البشریٰ جلد ۲، ص ۹۔) ''ایک دفعہ خدا کو میں نے کہا کہ الہام میں میرا نام ظاہر کردے، خدا تعالیٰ کو میرا نام لینے سے شرم دامنگیر ہوئی اور شرم کے غلبہ سے نام زبان پر لانا روک دیا اور بڑے ادب سے صرف مرزا صاحب کہا۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی، ۳۸۶)

---

[1] تحفہ گولڑویہ ص ۷۵ ب پر لکھتے ہیں کہ دجال پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا اور پھر خدائی کا دعویدار بن جائیگا۔ ثابت ہوا کہ مرزا دجال اکبر کے بروز تھے۔

[2] قرآن مجید میں ہے کہ: **لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ** مگر مرزا کا ملہم سوتا بھی ہے اور جاگتا بھی ہے۔

نوٹ: مرزا صاحب کے پاس جو فرشتہ آیا کرتا تھا، اس کا نام پیچی پیچی تھا۔ (حقیقۃ الوحی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملائکہ

جبرائیل خدا سے سانس کی ہوا یا آنکھ کے نور سے نسبت رکھتا ہے۔ (توضیح ص۹۔)
وہ نفوس نورانیہ کواکب اور سیارات کے لئے جان کا ہی حکم رکھتے ہیں اور ان سے ایک لحظہ کے لئے بھی جدا نہیں ہو سکتے۔ (توضیح ص۵۵)

عبادت

جس بادشاہ کے زیر سایہ ہم با امن زندگی بسر کریں اس کے حقوق کو نگاہ رکھنا فی الواقعہ خدا کے حقوق کو ادا کرنا ہے اور جب ہم ایسے بادشاہ کی دلی صدق سے اطاعت کرتے ہیں تو گویا اس وقت عبادت ادا کر رہے ہیں۔ (شہادت القرآن ص۴) مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو گیا (حقیقۃ الرؤیا ص۴۵) ''اب حج کا مقام قادیان ہے۔'' (برکات خلافت ص۵)

توہین انبیاء

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں'' (اعجاز احمدی

---

۱ خواجہ کمال الدین مرزائی اپنی کتاب مجدد اعظم کے صہ ۴۸ پر لکھتا ہے ''لیکن اگر کسی کو علم نہ ہو تو میں اسے اطلاع دیتا ہوں کہ ہندوستان سے باہر عربی بولنے والی دنیا آج احمدی جماعت کی حیثیت ایک جاسوس جماعت کی حیثیت سمجھتی ہے جو گورنمنٹ کی خدمت کے لئے پیدا ہوئی ہے خلاصہ یہ کہ جماعت کی آج وہ عزت نہیں رہی جو پہلے تھی۔
الحمد للہ کہ مسلمان مرزائیت کی حقیقت سے واقف ہو رہے ہیں۔ اور مرزائیوں کو بھی اس کا اعتراف ہے مرزائیوں کے نزدیک محمد رسول اللہ سے مراد مرزا غلام احمد، عبادت و تبلیغ سے اطاعت نصاریٰ قبلہ سے مراد انگریزی حکومت اور خدمت اصلاحی سے خدمت نصاریٰ ہے۔ اہل اسلام کو دھوکہ دینے والے الفاظ کے صحیح معنوں سے باخبر رہنا چاہیے۔

۲ یہ دونوں کتابیں مرزا غلام محمود جان نشین مرزا کی تصانیف ہیں۔

۳ مرزا محمود الفضل ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۷ء میں لکھتا ہے تمام انبیاء کا نمونہ مرزا کی ذات میں جمع تھا وہ یقیناً محمد رسول اللہ جمیع کمالات قدسیہ کا جامع ہے وہ (مرزا) خدا کے برگزیدہ نبی جاہ و جلال کا نبی عظیم الشان نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار کے شان رکھنے والے نبی **انت منی انا منک ظھور ک ظھوری** کا مخاطب نبی تھا (الفضل)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ص۱۴) حضرت مسیح کے اجتہاد جو اکثر غلط نکلے اس کا سبب شاید یہ ہوگا کہ اوائل میں جو آپ کے ارادے تھے وہ پورے نہ ہو سکے (اعجاز ص ۲۵) جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہاد میں غلطیاں ہیں اس کی نظیر کسی نبی میں بھی نہیں پائی جاتی (اعجاز احمدی ص ۲۵) پہلوں کا پانی مکدر ہو گیا۔ ہمارا پانی اخیر تک مکدر نہیں ہوگا (اعجاز احمدی ص ۶۹) ''اس (نبی کریم ﷺ) کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا؟'' (اعجاز ص ۱۷) یسوع اگر میرے زمانہ میں ہوتا تو اس کو انکسار کیساتھ میری گواہی دینی پڑتی (سراج منیر ص ۸۰) یسوع کے دادا صاحب داؤد نے تو سارے بُرے کام کئے ایک بے گناہ کو اپنی شہوت رانی کیلئے فریب سے قتل کرایا، اور دلالہ عورتوں کو بھیج کر اس کی جورو کو منگوایا اور اس کو شراب پلائی اور اس سے زنا کیا اور بہت سا مال حرام کاری میں ضائع کیا۔'' (ست بچن ص ۱۶۷) یہودیوں اور عیسائیوں اور مسلمانوں پر بباعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلا آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے۔ بلکہ اچور کی طرح کسی اور راہ سے آ گئے۔ (خزائن ج ۳ ص ۳۵) نبی اجتہادی غلطیوں سے محفوظ نہ تھے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۰) آنحضرت ﷺ نے معجزات نہیں دکھائے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۷۹، ۲۸۰ ملخصاً) انبیاء سے بھی اجتہاد کے وقت امکان سہو و خطا ہے (ازالہ ص ۳۶۳) شعر

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو — اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء)

''عیسیٰ کجا است تا بنہد پا بمنبرم''۔ ''میں بعض رسولوں سے بھی افضل ہوں۔ (اشتہار معیار الاخیار)

لے اس میں تمام انبیاء کو چور کہہ کر سب کی توہین کی ہے کسی کی تخصیص نہیں کی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''مسیح کے معجزات مسمریزم یا عمل الترب کا نتیجہ تھے، اگر میں اس قسم کے شعبدوں کو مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا۔'' (ازالہ، ص ۳۰۹ ملخصاً) ''مسیح بوجہ مسمریزم کے عمل کرنے کے تنویر باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ ناکام رہے۔'' (ازالہ، ص ۱۹۱) ''ایک مرتبہ نبی کو شیطانی الہام ہوا اور ان کی پیشگوئیاں غلط ہوئیں'' (ضرورۃ الامام) ''(یسوع) آپکا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے تین دادیاں اور تین نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ)'' ایسے (یعنی مسیح) ایسے ناپاک متکبر راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اُسے نبی قرار دیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۹ حاشیہ) مسیح کے حالات پڑھو تو یہ شخص اس لائق نہیں ہوسکتا کہ نبی بھی ہو۔ (الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۲ء) یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔ (کشتی نوح، ص ۱۶ حاشیہ) حق بات یہ ہے کہ مسیح سے معجزہ صادر نہیں ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم، ص ۶ حاشیہ) خدا نے اس امت میں مسیح بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر

---

۱ مگر تحفۂ قیصرہ میں ملکۂ معظمہ کو خطاب کرتے ہوئے نوڈیانہ لہجہ میں لکھتے ہیں ''درحقیقت یسوع مسیح ان میں خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے اور ان میں سے ہے جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں اور ان میں سے ہے جن کو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنے نور کے سایہ کے نیچے رکھتا ہے۔ میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے یہ ایک ایسا تحفہ ہے جو حضرت ملکۂ معظمہ قیصرۂ انگلستان و ہند کی خدمت عالیہ میں پیش کرنے کے لائق ہے واقعی مرزا صاحب صرف ملکۂ معظمہ اور اس کی حکومت کے لئے عزازیل کی طرف سے تحفہ تھے مگر افسوس ہے کہ یہ تحفہ خواہ مخواہ مسلمانوں کے گھروں میں گھس گیا۔

۲ خود معجزہ دکھا نہ سکے اس لئے معجزات کا انکار کر دیا۔

۳ بالکل غلط اور جھوٹ کہا اور انبیاء کی توہین کر کے اپنے کفر کی تصدیق کی۔

۴ مگر دوسری جگہ لکھتے ہیں ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں۔ (کشتی نوح، ص ۵)

۵ قرآن مجید میں زور سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونے کا ذکر کیا ہے مرزائی تعلیم قرآن کے بالکل خلاف ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ (دافع البلاء، ص۱۳) ایسا ہی اس امت کے سمجھانے کے لئے بعض پیشگوئیوں کے سمجھنے میں خود اپنا غلطی کھانا (نبی کریم ﷺ نے) بھی ظاہر فرمایا۔ (ازالہ، ص۴۰۷) پیشگوئیاں سمجھنے میں نبیوں نے بھی غلطی کھائی ہے آنحضرت ﷺ پیشگوئی کی نسبت شک میں پڑ گئے تھے۔ (ازالہ، ص۳۹۵) ''اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال وغیرہ کی حقیقت موبمو منکشف نہ ہوئی تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔'' (ازالہ، ص۶۹۱) ''آسمان سے کئی تخت اترے، پر تیرا تخت سب سے اُوپر بچھایا گیا۔'' ''جس نے مجھ میں اور مصطفیٰ میں فرق کیا اس نے مجھے نہیں پہچانا۔'' (حقیقۃ الوحی) خدا نے مجھے [۲] علم اولین وآخرین عطا کیا ہے۔ (کلمۃ الفصل، ص۵۸)

نوٹ: مرزائی اپنے گروسے توہین میں بڑھ گئے ہیں حسب ذیل حوالے مرزا محمود موجودہ خلیفہ کی کتب سے دیے جاتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النّبیین کو دنیا میں مبعوث کریگا جیسا کہ آیت **آخرین منھم** سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود (مرزا) خود محمد رسول اللہ ہے، جو اسلام کی اشاعت کیلئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔'' (کلمۃ الفضل، ص۱۱۶) ''ظلّی نبوّت نے مسیح موعود (مرزا) کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔'' (کلمۃ الحق، ص۱۱۳) ''یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد سے بھی بڑھ سکتا ہے'' (الفضل ۱۷ فروری ۱۹۲۲ء) ''مسیح موعود کا ذہنی ارتقا آنحضرت سے زیادہ تھا اس زمانہ میں ترقی زیادہ ہوئی ہے اور یہ جزوی

---

[۱] مگر دوسری جگہ لکھتے ہیں ''علم سے زیادہ الہام کے معنی کوئی نہیں سمجھ سکتا'' (تتمہ حقیقۃ الوحی، ص۷) اس کے باوجود جب ذاتی غرض اور مطلب نکالنا چاہا تو نزول مسیح کی حقیقت کے متعلق لکھ دیا ''اب خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر اس قول کی حقیقت ظاہر کردی اور دوسرے اقوال کا بطلان ثابت کردیا'' (ازالہ، ص۴۵۹)

[۲] اولین وآخرین کا علم تو ایک طرف! ذرا مرزائی بتائیں کہ مرزا صاحب لکھتے ہیں قادیان لاہور سے جنوب مغرب کی طرف واقع ہے۔ (اشتہار چندہ منارۃ المسیح) یہ کس جغرافیہ میں لکھا ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت ہے جو مسیح موعود (مرزا) کو آنحضرت پر حاصل ہے، نبی کریم کی ذہنی استعدادوں کا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا اور نہ قابلیت تھی" (قادیانی ریویو جون ۱۹۲۹ء) مرزا سے پہلے محمد مصطفیٰ ﷺ کی روح دنیا میں موجود نہ تھی۔ (الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۳۰ء) رسول کریم کی کئی دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔ (الفضل ۴ مارچ ۱۹۲۷ء) "اب دیکھو نبی کریم جیسا انسان بھی بعض باتوں کو لوگوں کے ابتلا سے ڈر کر چھپا لیتا تھا اور بعض امور کو محض لوگوں کے ابتلا کے ڈر سے چھوڑ دیتا تھا۔" (تشحیذ الاذہان ماہ اکتوبر ۱۹۱۳ء) مسیح موعود (مرزا) باعتبار کمالات نبوت و رسالت کے محمد رسول اللہ ہی ہیں۔ (الفضل ج ۳۔ ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء) "مرزا صاحب عین محمد تھے۔" (ذکر الٰہی ص ۶۰) "مسیح موعود کی روحانیت (آنحضرت سے) اقویٰ اکمل اور ارشد ہے" (کلمۃ الفضل ص ۱۴۶ ملخصاً) کیا اس بات میں کوئی شک ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اُتارا۔ (کلمۃ الفضل ص ۱۰۵) مسیح موعود (مرزا) نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا تھا۔ (کلمۃ الفضل ص ۱۱۳) "مرزا صاحب اپنے متعلق لکھتے ہیں، مقام او بیں از راہِ تحقیر بدور انش رسولاں نازند" (تجلیات الٰہیہ) نبی کریم ﷺ سے تین ۳ ہزار معجزات ظاہر ہوئے۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۴۰)

روضہ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

(درثمین)

---

۱ مرزائے قادیان کا ایک مرید یوں بکتا ہے ؎

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور ہیں پہلے سے بڑھ کر عز و شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

۲ مرزا صاحب نے اپنے لڑکے مرزا محمود کے لئے کہا تھا کہ ؎ اے فخر رسل قرب تو معلوم شد

۳ مگر اپنے معجزے سمندر کے ریت کے ذروں کے برابر ظاہر کرتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''میں اور پیغمبر ﷺ ایک ذات ہیں۔'' (ایک غلطی کا ازالہ) ''معراج اس جسم کثیف[1] کیساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجے کا کشف تھا اس قسم کے کشفوں میں خود مؤلف (مرزا) صاحب کہ متبحر ہے۔ (ازالہ اوہام)

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا　　منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد
آدم نیز احمد مختار　　در برم جامۂ ہمہ ابرار
آنچہ داد است ہر نبی را جام　　داد آں جام را مرا بتمام

(درثمین، ۲)

مسیح شراب پیا کرتا تھا، (کشتی نوح) (مسیح) ایک کھاؤ پیئو۔ نہ عابد نہ زاہد نہ حق کا پرستار۔ (مکتوبات احمدیہ)

صحابہ کرام واہل بیت

ابو ہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔ (اعجاز احمدی، ص ۱۸) اور انہوں نے کہا کہ اس شخص نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کرے گا اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے مگر حسین دشتِ کربلا کو یاد کر لو اب تک تم روتے ہو، سوچ لو اور میں خدا کے فضل سے اس کے کنارِ عاطفت میں ہوں۔ (اعجاز احمدی، ص ۰۔)

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم کی پیشگوئی کو پورا ہوتے نہ دیکھ کر چند روز ابتلاء میں رہے۔''

---

[1] اس گستاخ نے آنحضرت ﷺ کے جسم مبارک کو کثیف کہا اور معراج کو اعلیٰ درجہ کا کشف بتا کر خود بھی گئی وفعہ صاحب معراج ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

[2] ان اشعار سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب کو افضل المرسلین ہونے کا دعویٰ تھا اور ہر نبی کے کمالات ان کی ذات میں جمع ہیں۔ (استغفر اللہ)

[3] بالکل غلط اور افتراء ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(اعجاز احمدی، ص ۶) ''اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے جو اس حسین سے بڑھ کر ہے۔'' (دافع البلاء، ص ۱۳) بخدا اُس میں (حسین میں) کچھ زیادتی نہیں اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو اور میں خدا کا کشتہ ہوں مگر تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔ (اعجاز احمدی) ''اگر کوئی صحابہ میں سے یہی سمجھ بیٹھا تھا کہ ابن مریم سے ابن مریم ہی مراد ہے تو تب بھی کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا۔'' (ازالہ، ص ۴۰۰) ''میں وہی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ ابوبکر کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بھی افضل ہے۔'' (ازالہ، حصہ دوئم) ''حق بات تو یہ ہے کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا اس نے جوش میں آ کر غلطی کھائی۔ حضرت معاویہ بھی تو صحابی ہی تھے جنہوں نے خطا پر جم کر ہزاروں آدمیوں کے خون کرائے۔'' (ازالہ، ۵۹۶) ''یہ کیا جہالت ہے کہ صحابہ کو بکلی غلطی اور خطا سے پاک سمجھا جائے۔'' (ازالہ، ۵۹۶) صحیح مسلم میں نواس بن سمعان صحابی سے دجال و نزول مسیح علیہ السلام کے متعلق جو حدیث ہے اس کا یہ جواب دیا ''بانی مبانی اس تمام روایت کا صرف نواس بن سمعان ہے اور کوئی نہیں ہے۔'' (ازالہ، ص ۲۰۲) آنحضرت ﷺ کے رفع جسمی کے بارے میں یعنی اس بارے میں کہ وہ جسم سمیت شب معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے تقریباً تمام صحابہ [۳] کا یہی اعتقاد تھا۔ (ازالہ اوہام، ص ۲۸۹) کیا ہمارے نبی ﷺ کا آسمان پر جسم کیساتھ چڑھنا اور پھر جسم کے ساتھ اترنا ایسا عقیدہ نہیں ہے جس پر

---

[۱] صحابہ کے وہی اقوال جو مرزا صاحب دعاوی کے خلاف ہیں اس سے مراد ہوں گے ورنہ صحابہ کے سوا غیر معروف اشخاص کے غلط سے غلط اور موضوع اور بالکل لغو غیر شرع اقوال پیش کر کے ان سے اپنی صداقت ثابت کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

[۲] گویا مرزا صاحب کے نزدیک صحابہ بھی جھوٹے تھے اور حدیثیں اپنی طرف سے گھڑا کرتے تھے۔

[۳] مگر مرزا صاحب فلسفہ و سائنس جدید کی آڑ لے کر معراج جسمانی کے منکر ہیں جن لوگوں نے نبی ﷺ سے بلاواسطہ علم حاصل کیا ہو اور جن کی تعریف قرآن مجید کر رہا ہو جو شرف صحابیت سے مشرف ہوئے ہوں ان سے بڑھ کر ان کو بے سمجھ جانا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صدر اول کا اجماع تھا؟ (ازالہ، ص ۲۸۹) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عین بیداری میں آ کر اس خاکسار کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ (تحفہ گولڑویہ، ص ۱۹)

قرآن

"قرآن خدا کا کلام اور میرے منہ کی باتیں ہیں" (حقیقۃ الوحی) "مکہ مدینہ اور قادیان تین شہروں کا نام اعزاز سے قرآن[1] مجید میں درج ہے" (کتاب البریہ) میں نے اپنے بھائی غلام قادر کو قرآن مجید میں **اانا انزلناہ قریباً من القادیان** پڑھتے ہوئے سنا (ازالہ)

قرآن مجید میں **ان ھذان لساحران** از روئے موجودہ صرف ونحو غلط ہے۔ (حقیقۃ الوحی)

آنچہ من بشنوم زِ وحیِ خدا بخدا پاک دانمش زِ خطا
ہمچو قرآں منزہ اش دانم از خطاہا بری ہمیں ست ایمانم

(درثمین)

کتاب الٰہی کی غلط تفسیروں نے مولویوں کو بہت خراب کیا ہے اور ان کے دلی و دماغی قویٰ پر اثر ان سے پڑا ہے۔ اس زمانہ میں بلاشبہ کتاب الٰہی کے لئے ضروری ہے کہ اس کی نئی[2] اور صحیح[3] تفسیر کی جائے کیونکہ حال میں جن تفسیروں کی تعلیم دیجاتی ہے وہ نہ اخلاقی حالت کو درست کر سکتی اور نہ ایمانی حالت پر اثر ڈالتی ہے بلکہ فطری سعادت اور نیک

---

[1] چونکہ موجودہ قرآن میں قادیان کا نام درج نہیں ہے اس لئے ثابت ہوا کہ مرزائیوں کے پاس کوئی اور قرآن ہے۔

[2] یعنی رسول اکرم ﷺ کی بیان کردہ تفسیر کے خلاف نئی تفسیر۔ (مؤلف)

[3] اس نئی تفسیر کا بھی نمونہ سن لیجئے مرزا صاحب ازالہ اوہام، ص ۲۲۷ پر لکھتے ہیں آیت **وَاِنَّا عَلٰی ذَھَابٍ بِہٖ لَقٰدِرُوْنَ** میں ۱۸۵۷ء کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اس آیت کے اعداد سے ثابت ہوتا ہے خدا تعالیٰ آیت موصوفہ بالا میں فرماتا ہے کہ جب وہ زمانہ آئے گا تو قرآن زمین پر سے اٹھایا جائے گا یعنی انہی ایام میں مسلمانوں نے ناجائز و ناگوار طریقہ سے سرکار انگریزی سے باوجود نمک خوار اور رعیت ہونے کے مقابلہ کیا حالانکہ یہ ان کے لئے جائز نہ تھا ان لوگوں نے چوروں، قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کر دیا اور اس کا نام جہاد رکھا پس اس حکیم وعلیم کا قرآن مجید میں بیان فرمانا کہ ۱۸۵۷ء میں میرا کلام آسمان پر اٹھایا جائے گا یہی معنی رکھتا ہے (ازالہ ص ۲۲۴ حاشیہ) سورۃ فاتحہ میری صداقت کا نشان ہے کیونکہ اس میں الحمد کا لفظ موجود ہے جس سے میرا نام احمد مشتق پیدا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روشنی کے مزاحم ہو رہی ہے۔ (ازالہ ص ۴۶۷) ازالہ میں ایک مجذوب کی بڑ درج کی ہے کہ مسیح لدھیانہ میں آ کر قرآن کی غلطیاں نکالے گا۔ (ازالہ ص ۸۷) قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر لعنتیں کرتا ہے اور گندی گالیاں دیتا ہے۔ (ازالہ ص ۲ ملخصا) قرآن آسمان پر اٹھایا گیا تھا میں قرآن کو دوبارہ لایا۔ (ازالہ بمفہومہ)

احادیث نبوی

ثابت ہوتا ہے کہ ابتداء سے ہی حدیثوں کو بہت عظمت نہیں دی گئی اس لئے مناسب ہے کہ حدیث کیلئے قرآن کو نہ چھوڑا جائے ورنہ ایمان ہاتھ سے جائیگا۔ اِنَّ الظَّنَّ لَایُغْنِیْ مِنَ الْحَقِ شَیْئًا ماسوا اس کے اگر نہایت ہی نرمی کریں تو ان حدیثوں کو ظن کا مرتبہ دے سکتے ہیں اور یہی محدثین کا مذہب ہے اور ظن وہ ہے جس کیساتھ کذب کا احتمال لگا ہوا ہے۔ مسیح موعود کیلئے بخاری میں حکم کا لفظ آیا ہے حکم اس کو کہتے ہیں کہ اختلاف رفع کرنے کے لئے اس کا حکم قبول کیا جائے اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے۔ (اعجاز احمدی ص ۲۹) ''ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کر سکتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق[1] ہیں اور میری وحی کے معارض اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔'' (اعجاز احمدی ص ۳۰) ہم نے اس سے لیا جو حی و قیوم اور وحدہ لاشریک ہے اور تم تو مردوں سے روایت کرتے ہو (اعجاز احمدی ص ۵۷) ہم نے دیکھ لیا اور تم اپنے راویوں کا ذکر کرتے ہو اور کیا قصے دیکھنے والے کے مقابل پر کچھ چیزیں ہیں (اعجاز احمدی ص ۲۹) جو شخص حکم ہو کر آیا اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر

---

[1] مگر دوسری طرف جب نیچریوں سے واسطہ پڑا اور نیچریوں نے کہہ دیا کہ مسیح موعود کی ضرورت نہیں اور مسیح موعود کا کوئی ذکر قرآن میں نہیں ہے تو کہنے لگے ''اور اصل حقیقت یہ ہے کہ خدا کا کلام سمجھنا مشکل ہے'' (اعجاز ص ۶۱) اور جب ضرورت پڑی تو موضوع، ضعیف اور متروک احادیث سے بھی کام نکال لیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قبول کرے جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رَدّ کر دے۔ (تحفہ گولڑویہ، ص۱۰)'' کیوں جائز نہیں کہ راویوں نے عمداً[1] یا سہواً بعض احادیث کی تبلیغ میں خطا کی ہو۔'' (ازالہ، ص۶۵۴) میاں محمود احمد موجودہ خلیفہ قادیان الفضل ۳۰ر اپریل ۱۹۱۵ء میں لکھتا ہے۔ ''مسیح موعود (مرزا) سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ حدیث کی روایت سے معتبر ہیں کیونکہ حدیث ہم نے آنحضرت ﷺ سے نہیں سنیں۔''

مرزا لکھتا ہے۔ الہام کیا گیا کہ ان علماء[2] نے میرے گھر کو بدل ڈالا اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں۔ (ازالہ، ص۷۶۰) سلف خلف کے لئے بطور وکیل کے ہیں اور ان کی شہادت آئیوالی ذریت کو ماننی پڑتی ہے۔ (ازالہ، ص۳۷۶) ''کسی معتبر عالم کا کتاب میں لکھ دینا قابل اعتماد ہے۔'' (ازالہ، ص۸۷۲) ''گو اجمالی طور پر قرآن اکمل واتم کتاب ہے مگر ایک حصہ کثیرہ کا اور طریقہ عبارات وغیرہ کا مفصل اور مبسوط طور پر احادیث سے ہم نے[3] لیا ہے۔'' (ازالہ، ۵۵۶) ''کیا یہ اندھیر کی بات نہیں کہ محدثین کی تنقید اور توثیق کو عظمت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ گویا ان سب کا لکھا ہوا نوشتۂ تقدیر ہے۔'' (تحفہ گولڑویہ، ص۴۱)

''محدثین سے بعید تھا کہ وہ ایک حدیث کو اپنے صحاح میں داخل کرتے باوجود اس بات کے وہ جانتے تھے کہ وہ حدیث بے اصل ہے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ دار قطنی اور تمام راوی اس حدیث کے اور تمام وہ لوگ جنہوں نے اپنی کتابوں میں اس حدیث کو نقل کیا اور حدیثوں میں ملایا اول زمانہ سے اس زمانہ تک مفسد اور فاسق ہی گذرے ہیں اور صالح آدمی نہیں

---

[1] یعنی جہاں اپنے مطلب کے موافق کوئی غلط اور موضوع قول کسی آدمی کا ملا اسے نقل کر دیا اور جہاں مطلب نکلتا نہ دیکھا وہاں صحیح احادیث کو بھی ٹھکرا دیا۔

[2] مذکورہ بالا حوالوں سے قارئین نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ یہ علماء کون تھے کترنا تو درکنار ردی کی ٹوکری میں احادیث کو ڈال رہے تھے نورالدین، عبدالکریم، احسن امروہی وغیرہ مرزائی مولویوں نے اسلام کے گھر کو بدل ڈالا۔

[3] دروغ گو را حافظہ نباشد ابھی حدیث کو ظن کا درجہ دے رہے تھے ابھی تعریفیں شروع کر دیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے"۔ (نور الحق، حصہ دوم ص ۱۷) اور اہل حدیث خوب جانتے ہیں کہ صرف محدثین کا فتویٰ قطعی طور پر کسی حدیث کے صدق یا کذب کا مدار نہیں ٹھہر سکتا۔ (ضمیمہ انجام آتھم، ص ۱۰)

چھوڑ کر فرقان کو آثارِ مخالف پر جمے
سر پہ مسلم اور بخاری کا دیا ناحق کا بار

جب کہ ہے امکان کذب و کجروی اخبار میں
پھر حماقت ہے کہ رکھیں سب انہیں پر انحصار

جبکہ ہم نے نورِ حق دیکھا ہے اپنی آنکھ سے
جبکہ خود وحی خدا نے دی خبر یہ بار بار

پھر یقین کو چھوڑ کر کیونکر گمانوں پر چلیں
خود کہو رؤیت ہی بہتر یا نقول پر غبار

تفرقہ اسلام میں لفظوں کی کثرت سے ہوا
جس سے ظاہر ہے کہ راہِ نقل ہے بے اعتبار

(درثمین)

مرزائی تعلیم کا خلاصہ

یہ گورنمنٹ ہندوستان میں داخل ہوتے ہی ایک روحانی سرگرمی اور حق کی تلاش کا اثر ساتھ لائی ہے اور بلاشبہ یہ اس ہمدردی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے جو ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے دل میں برٹش انڈیا کی رعیت کی نسبت مرکوز ہے۔ (تحفہ قیصرہ، ص ۱۴) سو ہمارے لئے جناب باری تعالیٰ جل جلالہ نے دولت برطانیہ کو نہایت ہی مبارک کیا کہ ہم اس بابرکت سلطنت میں اس ناچیز دنیا کی صدہا زنجیروں اور اس کے فانی تعلقات سے فارغ ہو کر بیٹھ گئے اور خدا نے ہمیں ان امتحانوں اور آزمائشوں سے بچا لیا کہ جو دولت اور حکومت[1] ریاست اور امارت کی حالت میں پیش آتے اور روحانی حالتوں کا ستیاناس کرتے ہیں۔ (تحفہ قیصرہ) خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اس کا شکر کرنا، سو اگر ہم اس محسن

---

[1] حکومت و سلطنت کا چھن جانا اور اغیار کا غلام ہونا بھی مرزا صاحب کے مذہب میں خدا کی طرف سے انعام ہے۔ (مؤلف)
نوٹ: مگر اپنی مسیحیت کے ثبوت میں ازالہ کے ص ۷۱۸ پر ایک مجذوب کا غیر شرع الہام نقل کیا ہے جس کے راویوں میں ٹھاکر داس پٹواری، بوٹا جھیور، سوبھا بھگت کے نام درج ہیں مرزائیوں کی حدیث کی کتاب سیرۃ المہدی میں بڑے بڑے معزز راوی ہیں۔ مثلاً بیان کیا مجھ سے سردار جھنڈا سنگھ نے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں۔ تو ہم نے خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہ کیا۔ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے۔ اس سے جہاد کیسا؟

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اُس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے خدا تعالیٰ ہمیں صاف تعلیم دیتا ہے کہ جس بادشاہ کے زیر سایہ امن کیساتھ بسر کرو اس کے شکر گزار اور فرمانبردار بنے رہو۔

سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسولوں سے سرکشی کرتے ہیں اس صورت میں ہم سے زیادہ بددیانت کون ہوگا؟ (شہادۃ القرآن ضمیمہ، ص۴)

گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی نعمتوں سے ایک نعمت ہے۔ یہ ایک عظیم الشان رحمت ہے۔ یہ سلطنت مسلمانوں کیلئے آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے۔ خداوند رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کیلئے ایک باران رحمت بھیجا ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا قطعی حرام ہے۔ (شہادۃ القرآن ضمیمہ، ص۱۲) پس حقیقت میں خداوند کریم و رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لئے ایک باران رحمت بھیجا، جس سے پودہ اسلام[2] کا پھر اس ملک پنجاب میں سرسبز ہوتا جاتا ہے۔ (شہادۃ القرآن ضمیمہ، ص۱۳) سو اس عاجز نے جس قدر انگریزی گورنمنٹ کا شکر ادا کیا ہے وہ صرف اپنے ذاتی خیال سے ادا نہیں کیا بلکہ قرآن شریف اور احادیث نبوی ﷺ کی ان بزرگ تاکیدوں نے جو اس عاجز کے پیش نظر ہیں مجھ کو اس شکر ادا کرنے پر مجبور کیا ہے۔

(شہادۃ القرآن، ص۱۶ ضمیمہ)

---

[1] کیا کوئی مرزائی قرآن کی کسی آیت سے یہ صاف حکم دکھا سکتا ہے؟۔ (مؤلف)

[2] اس سے مراد غالباً قادیانی دھرم ہوگا۔ (مؤلف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اُولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے اس کے مطیع رہیں۔'' (ضرورۃ الامام، ص ۲۳) اسلامی سلاطین کا وجود اسلام کے حق میں بڑی مصیبت ہے اور دین کے لئے ان کے دن سخت ہی منحوس ہیں ان عیش پسند بادشاہوں کا وجود مسلمانوں پر بھاری غضب[1] ہے۔ جو ناپاک کیڑوں کی طرح زمین پر لگ گئے۔ (الہدیٰ وتبصرۃ ممن یری)

''سلطان روم کی نسبت سلطنت انگریزی سے زیادہ وفاداری اور اطاعت دکھانی چاہئے، اس سلطنت کے ہمارے سر پر وہ حقوق ہیں جو سلطان کے نہیں ہو سکتے، ہرگز نہیں ہو سکتے۔ (کشف الخطا، ص ۱۱) ''دیکھو میں حکم لیکر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب تلوار سے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔'' (رسالہ جہاد، ص ۱۵)

اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
یہ حکم سن کے جو بھی لڑائی پہ جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا

(درثمین)

فمن الحکم التی اودع هذا الدین لیزید هدی المهتدین هو الجهاد الذی امربه فی صدر زمن الاسلام ثم نهی[2] عنه فی هذه الایام.

(تحفہ گولڑویہ اشتہار)

---

[1] چونکہ یہ سلاطین یورپ کی استعماری حکمتِ عملی میں سنگِ گراں ثابت ہو رہے تھے اور مرزائیوں کے آقایان کی نظروں میں خار کی طرح کھٹک رہے تھے اس لئے ان کی بدگوئی کی جگہ مرزا نے اپنی کتب میں کی ہے۔ (مؤلف)

[2] اس سے ثابت ہوا کہ مرزا کو ناسخ شریعتِ محمدیہ ہونے کا دعویٰ تھا جہاد کا حکم اس کے زمانہ میں منسوخ ہو گیا تھا یعنی مرزا کہتا ہے کہ جہاد جس کا حکم ابتدائے زمانۂ اسلام میں تھا وہ اس زمانہ میں میرے آنے سے منع کیا گیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تحفہ گولڑیہ، ص ۲۷ پر یوں گوہر فشانی کرتے ہیں:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے — دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے — اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد — منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

جب حضرت مسیح علیہ السلام کو اس زہریلی ہوا کا پتہ لگ گیا جو عیسائیوں میں چل رہی تھی تو آپ کی روح نے آسمان سے اترنے کے لئے حرکت کی اور یاد رکھو کہ وہ روح میں ہی ہوں۔ (آئینہ کمالات، ص ۲۵۲) جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا، حضرت موسیٰ کی وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کیلئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دیکر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف[۲] کر دیا۔'' (اربعین نمبر ۴، ص ۱۳ و ۱۵) ''میرے وقت میں خدا نے حج کو جانا بند کر دیا۔'' (حقیقۃ الوحی، ص ۱۹۸)

عقائد کی سوداگری و تبادلہ (سمجھوتہ)

ہندو ہمارے نبی ﷺ کو سچا مان لیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے پر تیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے اور وید اور اس

---

[۱] اس سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب تناسخ کے قائل تھے۔

[۲] گویا مرزا صاحب الشریعت نبی اور ناسخ شریعت محمدیہ تھے لہٰذا مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ان کا دعویٰ غیر تشریعی نبی ہونے کا تھا، بالکل غلط ہے مرزا صاحب اربعین نمبر ۴ ص ۷ پر لکھتے ہیں یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنے وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کیلئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں۔ (پیغام صلح، ص ۲۵) ''(اے اہل اسلام) اگر آپ لوگ وید اور وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کر لو گے تو ایسا ہی ہندو لوگ بھی اپنے بخل کو دور کر کے ہمارے نبی ﷺ کی نبوت کی تصدیق کر لیں گے۔ یہ تفرقہ جو گائے کی وجہ سے ہے۔ اس کو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اس کو استعمال کریں''۔ (پیغام صلح، ص ۲۹)

''ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے[1] ہیں''۔ (پیغام صلح، ص ۲۳) ہم خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں۔ (ایضاً، ص ۲۵)

مرزا صاحب کی خدمات اسلام

''مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گذار اور دعا گو رہے اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو، فارسی، عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں، یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بخوبی شائع کر دیں اور روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا اشاعت کر دی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیال چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں

---

[1] مندرجہ بالا حوالوں سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب آریہ مت اور اسلام کو ملا کر ایک نیا مذہب بنانا چاہتے تھے۔ جس کے پیرو وید کو من جانب اللہ الہامی کتاب مانیں اور تمام رشیوں کو مانتے ہوئے پیغمبر اسلام کی بھی تصدیق کریں اور گائے کے گوشت سے پرہیز کریں۔ دین کو بھی مرزا نے دنیاوی معاملہ سمجھ کر سمجھوتہ سے کام لینا چاہا۔ فافہم۔ (مؤلف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں تھے یہ ایک ایسی خدمت مجھے ظہور میں آئی کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکتا اور میں اس قدر خدمت کر کے جو بائیس برس تک کرتا رہا ہوں اس محسن گورنمنٹ پر کچھ احسان نہیں کرتا۔" (ستارۂ قیصرہ، ص۴) "میں تمام امراء کی خدمت میں بطور عام اعلان کے لکھتا ہوں کہ اگر ان کو بغیر آزمائش مدد میں تامل ہو تو وہ اپنے مقاصد اور مہمات اور مشکلات کو اس غرض سے میری طرف لکھ بھیجیں کہ وہ مطلب پورا ہونے کے وقت کہاں تک ہمیں اسلام کی راہ میں مالی امدد دیں گے میں یقین رکھتا ہوں کہ بشرطیکہ[1] تقدیر مبرم نہ ہو ضرور خدا تعالیٰ میری دعا سنے گا (برکات الدعا، ص۳۰) (میرے آنے سے اور میرے دعویٰ کے بعد) "مسلمانوں کے باہمی تعلقات ٹوٹ گئے اور بھائی، بھائی سے اور بیٹا، باپ سے علیحدہ ہو گیا۔ سلام ترک کیا گیا۔" (سراج منیر، ص۵۴) دنیا میں مسلمانوں کی تعداد چورانوے کروڑ ہے۔ (ست بچن، ص۲۷) مگر مرزا صاحب کے زمانہ میں یہ تعداد چار لاکھ[2] رہ گئی۔ (پیغام صلح) میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنے قلم سے کام لیتا ہوں اس سترہ برس میں جس قدر کتابیں تالیف کیں ان سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت اور ہمدردی کیلئے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی مخالفت کے بارے میں نہایت مؤثر تقریریں لکھیں اور پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اس امر مخالفت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کیلئے عربی اور فارسی میں کتابیں تالیف کیں جن کی

---

[1] کیا کسی نبی یا ولی نے دعائیں فروخت کی ہیں؟

[2] یہ شرط خوب لگائی ہے اس اشتہار کو دیکھ کر صاحب غرض اشخاص سے سینکڑوں روپیہ مرزا صاحب نے وصول کر لیا کسی کا اگر کام ہو گیا تو رقم حاصل ہو گئی اور اگر اس کی مطلب برآری نہ ہوئی تو کہہ دیا کہ تقدیر مبرم ٹل نہیں سکتی۔ سید امیر شاہ رسالدار سے ۵۰۰ روپیہ لے کر بیٹا پیدا ہونے کی دعا کی مگر ان کا کوئی بیٹا پیدا نہ ہوا اسی طرح کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں قادیانی کمپنی کا چیف ڈائریکٹر (مرزا) لوگوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنے کے فن میں پورا مشاق تھا۔ (مؤلف)

[3] باقی ۹۳ کروڑ ۸۶ لاکھ مسلمان بوجہ انکار مرزا صاحب عقائد قادیانی کا فر ہو چکے تھے لہٰذا مرزا صاحب سے یہ بڑی خدمت اسلام ظاہر ہوئی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چھپوائی اور اشاعت پر ہزار ہا روپیہ خرچ ہوئے اور تمام کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم و مصر اور بغداد و افغانستان میں شائع کی گئیں، میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا۔ (کتاب البریہ، ص۔) ''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں اُن سے بھر سکتی ہیں ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے اور میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے خیر خواہ سچے بن جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دینے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔'' (تریاق القلوب، ص۱۵) شعر

یہ حکم سن کے جو بھی لڑائی میں جائیگا وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ[1] کے طور پر یہ پیشگوئی ہے کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
(درثمین)

آج کل یہ کوشش[2] ہو رہی ہے کہ مسلمانوں کو جہاں تک ممکن ہے کم کر دیا جائے اور[3] بدسرشت مولویوں کے حکم و فتویٰ سے دین اسلام سے خارج کر دئے جائیں اور اگر

---

[1] انبیاء کے معجزوں سے مردے زندہ ہوا کرتے تھے دین حق کا بول بالا ہوا کرتا ہے تھا۔ ان کے معجزے دین کی ترقی کے لئے ہوا کرتے تھے۔ مرزا صاحب کے معجزے دین حق کی تذلیل، کفار کی فتح و نصرت اور مسلمانوں کی ہزیمت کی شکل میں صادر ہوئے۔ خواجہ کمال الدین نے اپنی کتاب مجدد کامل کے ص۳۲ پر عالم اسلام کی تباہی کو اس پیشن گوئی کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ (مؤلف)

[2] قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ کوشش کرنے والے کون تھے بعد اور ان کا سرغنہ کون تھا جس نے تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر قرار دیا اور صرف اپنی تعلیم اور بیعت کو مدار نجات قرار دیا (فافھم وتدبر)

[3] یعنی مولوی نورالدین، عبدالکریم، مرزا محمود اور احسن امروہی وغیرہ مرزائی مولویوں کے حکم سے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہزار وجہ اسلام کی پائی جائے تو اس سے چشم پوشی کر کے ایک بے ہودہ اور بے اصل وجہ کفر کی نکال کر ان کو ایسا کافر ٹھہرایا جائے کہ گویا وہ ہندوؤں[2] اور عیسائیوں سے بھی بدتر ہیں ایسے مادہ کے لوگوں کو الہام[3] بھی ہو رہے ہیں کہ فلاں مسلم کافر ہے اور فلاں مسلم جہنمی ہے اور فلاں ایسا کفر میں غرق ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہ ہوگا اور درندگی کے جوشوں کیوجہ سے لعنتوں[4] پر بڑا زور دیا جاتا ہے اور لعنت بازی کیلئے باہم مسلمانوں کے مباہلہ کے فتوے دئے جاتے ہیں۔ (ازالہ ص ۵۹۵) مرزا محمود احمد قادیانی لکھتا ہے۔ جب حضرت (مرزا) کی مخالفت کے باوجود انسان مسلمان کا مسلمان ہی رہتا ہے تو پھر آپ کی محبت[5] کا فائدہ ہی کیا ہوا۔ (صداقت کا اظہار) ہر ایک بیعت کنندہ پر فرض ہے کہ حسب توفیق ماہواری یا سہ ماہی لنگر خانہ میں چندہ روانہ کرتا رہے ورنہ ہر تین ماہ کے بعد اس کا نام بیعت[6] سے خارج ہوگا۔ (ماخوذ از مسیح الدجال، ص ۲۱) تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑیگا۔ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ، ص ۲۷) ریاست کابل میں ۸۵ ہزار آدمی مریں گے۔

(میگزین ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء)

---

[1] یعنی انکار مرزا۔

[2] یعنی مرزا نے اپنی زندگی کے آخری دنوں میں ہندوؤں کو پیغام صلح لکھا تھا مگر مسلمانوں سے جو سلوک کیا اظہر من الشمس ہے۔

[3] جیسے یہ الہام "کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے"۔ (خط مرزا بنام ڈاکٹر عبدالحکیم)

[4] مرزا صاحب لعنت بازی میں بڑے مشاق تھے لعنت دینا اور لکھنا ان کا محبوب مشغلہ تھا اپنی کتابوں میں کئی جگہ لعنت، لعنت، لعنت سیکڑوں دفعہ لکھتے گئے ہیں کتاب نور الحق میں ہزار دفعہ علیحدہ علیحدہ لعنت لکھی ہے۔ (مؤلف)

[5] محبت کا لفظ شاید غلطی سے لکھا گیا ہو لفظ یہ موزوں معلوم ہوتے ہیں کہ پھر آپ کی بعثت کا فائدہ کیا ہوا۔

[6] یعنی غریب مسلمانوں سے چندہ لیا اور عیش کیا جس نے چندہ نہ دیا بیعت سے خارج یعنی کافر۔ کیا کسی نبی نے ایسی گداگری کی ہے؟ **لا اسئلکم علیہ** کہنا انبیاء کی سنت ہے مگر مرزا نے گداگروں کی سنت پر عمل کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انبیاء و دیگر پیشوایانِ مذاہب کی توہین کا نتیجہ

اے عزیزو! قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا اور اُن کو گالیاں دینا ایک ایسا زہر[1] ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتا ہے بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرتا ہے، وہ ملک میں آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں اور ان قوموں میں ہرگز ہی اتفاق نہیں ہو سکتا جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں اپنے نبی یا پیشوا کی ہتک سُن کر کس کو جوش نہیں آتا۔ (پیغام صلح، ص۲۲) ''اور ہم دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز[2] بدزبانی نہیں کرتے۔'' (پیغام صلح، ص۲۲) ''من او را بکلمات دردرسانند در غضب آورد م و الفاظ دل آزار[3] تا باشد کہ او برائے جنگِ من برخیزد''۔ (انجام آتھم، ص۲۴۵) ''اور سخت الفاظ استعمال کرنے میں ایک یہ بھی حکمت ہے کہ خفتہ دل اس سے بیدار ہو جاتے ہیں ہندوؤں کی قوم کو سخت الفاظ سے چھیڑنا نہایت ضروری ہے۔'' (ازالہ، ص۸۷) ''ایسی مہذب (ہندو) قوم کی کتاب اور رشیوں کو برے الفاظ سے یاد کر کے آنحضرت ﷺ کو گالیاں دلانے والوں کی طرف

---

[1] یہی زہر پھیلانے کے لیے مرزا صاحب نے انبیاء کو گالیاں دیں اور ملک کے امن و آرام کو برباد کیا ستارتھ پرکاش میں چودھویں باب کا اضافہ کرایا۔ (مؤلف)

[2] دریں چہ شک قارئین توہین انبیاء میں مرزا کی تہذیب اور صداقت کو ملاحظہ کر لیں ایسے سفید جھوٹ کے عادی کو نبی ماننا مرزائیوں کا ہی کام ہے۔

[3] مرزا صاحب ازالہ ص۱۳ میں لکھتے ہیں ''جو خلاف واقعہ اور دروغ کے طور پر محض آزار رسانی کی غرض سے استعمال کیا جائے اُسے سب یا دشنام کہتے ہیں'' گویا مرزا صاحب اپنا گالی دینا اور بدزبانی کرنا تسلیم کرتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہی درحقیقت وہ گالیاں منسوب کی جائینگی"۔ (پیغام صلح ص ۲۷)

نوٹ: مرزا صاحب کی طرح مرزائی بھی جیسا موقعہ دیکھتے ہیں عمل کرتے ہیں خواجہ کمال الدین مرزائی لکھتا ہے۔ "شیخ یعقوب علی تراب قادیانی نے ولایت جاتے ہوئے مجھے جہاز میں کہا کہ ہمیں یعنی جماعت قادیان کو آج سمجھ آ گئی کہ غیر احمدیوں سے ہمارا اجتناب غلط ہے اور ہم اس کا ازالہ کریں گے۔ میاں محمود احمد صاحب اب دوسروں کو کافر کہنے میں متامل ہیں اب ضرورت وقت نے یا شاید کسی کے اشارہ نے انہیں مجبور کیا کہ اس مسئلہ کو چھوڑ دیا۔"

(مجدد کامل ص ۶۳)

"سخت زبانی میں یہ بات داخل ہوگی کہ ایک فریق دوسرے فریق کو ان الفاظ سے یاد کرے کہ وہ دجال ہے یا بے ایمان ہے یا فاسق ہے مگر یہ کہنا کہ اس کے بیان میں غلطی ہے یا وہ خاطی یا مخطی ہے سخت زبانی میں داخل نہیں ہوگا۔" (الصلح خیر مرزا کا اشتہار حاشیہ)

اخلاق مرزا

اگر کوئی سخت لفظ عین محل پر چسپاں اور عند الضرورت ہو تو وہ اخلاقی حالت کے منافی نہیں ہے۔ (ضرورۃ الامام ص ۷) "امام زمان پر آیت **لعلی خلق**[2] **عظیم** کا پورے طور صادق آجانا ضروری ہے"۔ (ضرورۃ الامام ص ۸)

بدتر ہر ایک بد سے ہے جو بدزبان ہے　　جس دل میں ہے نجاست بیت الخلا وہی ہے

(نقل از عشرہ کاملہ)

"ہندوؤں کی قوم کو سخت الفاظ سے چھیڑنا ضروری ہے۔" (ازالہ ص ۸) "مولوی

---

[1] گویا آنحضرت ﷺ کو جس قدر آریوں نے دی ہیں وہ دراصل مرزا صاحب اور مرزائیوں نے دی ہیں۔

[2] خلق عظیم کا اندازہ اس سلوک سے ہو سکتا ہے جو مرزا نے اہل اسلام سے کیا ہے جس کا ذکر اس کتاب میں دوسری جگہ درج ہے۔ انبیاء کرام کو جس قدر گالیاں دی ہیں ان کا احاطہ کرنا مشکل ہے عیسائیوں کو یک چشم دجال، یاجوج ماجوج، مردہ پرست، گوہ کھانے والے طوائف کی طرح لعنتی وغیرہ کے القابات دیئے اور آریوں کو اپنی کتب میں سرمہ چشم آریہ، ٹھنا حق لکھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سعد اللہ فاسق، شیطان، خبیث منحوس نطفۂ سفہا، رنڈی کا بیٹا، اور ولد الحرام ہے"۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۰۰) اسی طرح مرزا کی تمام کتابیں بداخلاقی کا مظاہرہ ہیں۔

اہل اسلام سے سلوک

"تمام مسلمان حرامزادے ہیں"۔ (انوار الاسلام ص۳۰) "مسلمان جنگلوں کے سؤر اور اُن کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں"۔ (نجم الہدیٰ ص۱۰) علمائے اسلام کی شان میں یوں گوہر افشانی فرمائی، اے بدذات فرقۂ مولویاں! اندھیرے کے کیڑو، اندھے، نیم دہریہ، ابو لہب، جنگل کے وحشی، نابکار، پلید دجال، بدبخت مفتریو، اعمٰی، اشرار، اوباش، پلید طبع، بدذات، بدچلن، باطنی جذام، ثعلب چوہڑے حمار، چمار، حمقاء، یہودیت کا خمیر رکھنے والے، خنزیر سے زیادہ پلید، خالی گدھے، دل کے مجذوم، ڈوموں کی طرح مسخرہ، ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو سوروں اور بندروں کی طرح کر دینگے۔ زندیق، سگ بچگان، رئیس الدجالین، روسیا، روباہ باز، رأس المعتدین، رأس الغادین، سفلی ملا بے بصر، سانپنسی، سفہاء، شریر، مکار، طالع منحوس، عقارب، عمول الاغوی، فیمت یا عبد الشیطان کتے، کینہ ور، کبھا، مادرزاد اندھے، گندی روحوں، منافق مخذول، مہجور، مجنون درندہ، مگس طینت مولویوں کی بک بک، نجاست سے بھرے ہوئے، وحشی طبع، بامان، ہالکین، ہندوزادہ، **لعن اللہ الف[1] الف مرۃ**"۔ (نقل از عصائے موسیٰ)

نوٹ: مرزا صاحب نے اپنے تمام مخالفین کو ذریۃ البغایا قرار دیا، اور بغایا کا ترجمہ کتاب لجۃ النور کے صفحہ ۳۱ پر "زن ہائے زانیہ" اور صفحہ ۶۹ پر "زنان بازاری" اور صفحہ ۸۷ "زنان فاحشہ" کیا ہے، مرزا صاحب نے ہزار ہا مقدس انسانوں کی ماؤں کو ایسی گندی گالی دی ہے اور ایک ایسا الزام لگایا ہے جس کی بناء پر وہ شریف انسان کہلانے کے مستحق نہیں

---

[1] مسلمان درود ہزاری پڑھتے ہیں اور مرزا صاحب کی زبان و قلم سے بجائے درود ہزارہ کے ہزار ہزار لعنتیں نکلتی ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو سکتے۔

مرزا محمود صاحب نے لکھا: تمام اہل اسلام کافر خارج از دائرہ اسلام ہیں (آئینہ صداقت ص۳۵) ''کسی مسلمان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔'' (انوار خلافت ص۹۰) ''مسلمانوں سے رشتہ وناطہ جائز نہیں''۔ (برکات خلافت ص۷۵) کسی مسلمان کے بچے کا بھی جنازہ نہ پڑھو۔ (انوار خلافت ص۹۳) ''آپ مسیح (مرزا) اس لئے آیا کہ اپنے مخالفین کو موت کے گھاٹ اُتارے''۔ (عرفان الٰہی ص۹۴) ''اللہ تعالیٰ نے آپ (مرزا) کا نام عیسیٰ رکھا ہے تاکہ پہلے کو تو یہودیوں نے سُولی پر لٹکایا تھا مگر آپ اس زمانہ کے یہودی صفت لوگوں کو سُولی پر لٹکائیں''۔ (تقدیر الٰہی ص۲۹) ساری دنیا ہماری دشمن ہے جب تک ایک شخص خواہ وہ ہم سے کتنی ہی ہمدردی کرنے والا ہو پورے طور پر احمدی نہیں ہو جاتا وہ ہمارا دشمن ہے ہماری بھلائی کی صرف ایک صورت ہے وہ یہ کہ تمام دنیا کو اپنا دشمن سمجھیں تاکہ اُن پر غالب آنے کی کوشش کریں شکاری کو کبھی غافل نہ ہونا چاہئے اور اس امر کا برابر خیال رکھنا چاہئے کہ شکار بھاگ نہ جائے یا ہم پر ہی حملہ نہ کر دے۔ (تقریر مرزا محمود از الفضل ۲۵ر اپریل ۳۰ء)

''خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا) نے آنحضرت کی بعثت اول اور ثانی کی باہمی نسبت کو بلال اور بدر سے تعبیر فرمایا ہے جس سے لازم آتا ہے کہ بعثت ثانی کے کافر (یعنی مرزا کے نہ ماننے والے مسلمان) بعثت اول کے کافروں (یعنی کفار عرب) سے بڑھ کر ہیں''۔ (ابوالفضل، جلد۳ نمبر۱ صفحہ۴)

لہ ۱۹۲۴ء میں بمقام بھیرہ مرزائیوں نے ایک مسلمان کو بے گناہ قتل کر دیا تھا حال ہی میں بمقام ڈیرہ بابا نانک مسلمانوں کے سروں کی اینٹوں اور لاٹھیوں سے مرزائیوں نے تواضع کی۔ جلسۂ اسلامیہ کے موقع پر بمقام قادیان نہتے بے گناہ مسافروں کو زدوکوب کیا گیا اور جہاد بالسیف کو حرام کہنے والوں نے جہاد بالاٹھی پر عمل کر کے گیس لیمپ پر اپنی قوت دلیں صرف کر دی، کارکنانِ مباہلہ پر جس قدر ظلم عظیم ہوا اس کی حقیقت دنیا پر آشکارا ہے ان کے مکان جلا دیئے گئے اور ان کے ایک فرد مستری محمد حسین کو مرزا محمود کے خاص مرید نے قتل کر دیا غرض اس جماعت کی سفاکیاں دن بدن ناقابلِ برداشت صورت اختیار کر رہی ہیں۔ قادیان میں کسی مسلمان کا مال و جان و آبرو محفوظ نہیں (مؤلف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزائیت کی ترقی کے اسباب

''اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے لیکن یہ مملکت برطانیہ غالب اور باسیاست جو ہمارے لئے مبارک ہے خدا اس کو ہماری طرف سے جزائے خیر دے''۔ (نور الحق، صفحہ ۴ حصہ اول) ''سو اُس نے مجھے بھیجا اور میں اس کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک ایسی گورنمنٹ کے سایۂ رحمت میں جگہ دی جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام نصیحت اور وعظ کا ادا کر رہا ہوں اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر ہر رعایا میں سے شکر واجب ہے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے کیونکہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصر ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی''۔ (تحفہ قیصریہ ص ۲۷) اکثر دور کے مسافروں کو اپنے پاس سے زادِ راہ دیتے ہیں چنانچہ بعض کو تیس تیس یا چالیس چالیس روپیہ دینے کا اتفاق ہوا ہے اور دو دو چار چار تو معمول ہے۔ (اشتہار التوائے جلسہ ملحقہ شہادۃ القرآن) ''انگریزوں نے ہمارے دین کو ایک قسم کی وہ مدد دی ہے کہ جو ہندوستان کے اسلامی بادشاہوں کو بھی میسر نہیں آسکی''۔ (ضرورۃ الامام ص ۲۳) ''اگر براہین احمدیہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا کچھ بھی ذکر نہ ہوتا اور صرف میرے مسیح موعود ہونیکا ذکر ہوتا تو وہ شور جو سالہا سال بعد پڑا اور تکفیر کے فتوے تیار ہوئے یہ شور اُسی وقت پڑ جاتا''۔ (اعجاز احمدی، ص ۹) پھر میں بارہ برس تک جو ایک

لے رشوت (مولف)

ع مرزا نے حکمت عملیوں سے اسلام کے لباس میں آہستہ آہستہ اپنا اثر قائم کیا۔ درجہ بہ درجہ دعاوی کا اظہار کیا۔ پہلے مصلح قوم بنے، پھر مجدد، پھر مہدی اور پھر مسیح، اور آخر کار اعلانیہ دعوی نبوت کر دیا سادہ لوح عوام بتدریج مرزائی عقائد کو قبول کرتے گئے۔ (مولف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر رہا اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی[1] عقیدہ پر جما رہا جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت[2] آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تو اتر سے اس بارے میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے"۔ (اعجاز احمدی ص ۷) مجھ کو جیسا گورنمنٹ برطانیہ کی سلطنت و ظل حمایت میں امن ہے نہ مکہ میں ہے، نہ مدینہ میں، نہ روم میں، نہ شام میں، نہ کابل میں، نہ ایران میں۔ (الہامی قاتل، جلد ۱۸، ص ۵)

گورنمنٹ کو مسلمانوں سے بدظن کیا

حسین کامی سفیر روم قادیان میں میری ملاقات کے لئے آیا اور اُس نے مجھے اپنی گورنمنٹ کے اغراض سے مخالف پا کر ایک سخت مخالفت ظاہر کی۔ وہ تمام حال بھی میں نے اپنے اشتہار مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء میں شائع کر دیا ہے۔ وہی اشتہار تھا جس کی وجہ سے بعض مسلمان ایڈیٹروں نے بڑی مخالفت ظاہر کی۔ اور بڑے جوش میں آ کر مجھ کو گالیاں دیں کہ یہ شخص سلطنت انگریزی کو سلطان رُوم پر ترجیح دیتا ہے اور رومی سلطنت کو قصوروار ٹھہراتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جس شخص پر خود قوم اُس کی ایسے ایسے خیالات رکھتی ہے اور نہ صرف اختلاف اعتقاد کی وجہ سے بلکہ سرکار انگریزی کی خیر خواہی کے سبب سے بھی ملامتوں کا نشانہ بن رہا ہے کیا اس کی نسبت یہ ظن ہو سکتا ہے وہ سرکار انگریزی کا بدخواہ ہے؟ یہ بات ایک ایسی واضح

---

[1] مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میں اپنے وحی یا الہام میں ذرا بھر بھی شک کروں تو کافر ہو جاؤں۔ مگر اس جگہ اقرار کرتے ہیں کہ بارہ برس کافر رہے۔ اب مرزائی کس منہ سے **بعثت فیکم عمرا** والا استدلال پیش کرتے ہیں۔ کہ مرزا کی کافرانہ زندگی صداقت کی دلیل بن سکتی ہے۔

[2] یعنی زمین تیار ہو چکی۔ عقل کے اندھوں کی جماعت قائم ہو چکی۔ مریدین و معتقدین کا جمگھٹا ہو گیا۔ اور حالات موافق ہو گئے۔ نیز اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ وفات مسیح کا عقیدہ صرف الہام کی بناء پر ہے۔ ورنہ قرآن و حدیث میں کسی جگہ وفات مسیح کا ذکر نہیں۔ ورنہ مرزا صاحب پہلے ہی متنبہ ہو جاتے۔ (مولف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھی کہ بڑے سے بڑے دشمن کو بھی اپنی شہادت کے وقت میری نسبت بیان کرنا پڑا کہ یہ سرکار انگریزی کا خیر خواہ اور سلطنت روم کا مخالف ہے۔'' (کتاب البریہ ص۹) ''میں نے اپنی تالیف کردہ کتابوں میں اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ جو کچھ نادان مولوی تلوار کے ذریعہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ امر سچے مذہب کے لئے دوسرے رنگ میں گورنمنٹ برطانیہ میں حاصل ہے۔

مسلمان لوگ ایک خونی مسیح کے منتظر تھے اور نیز ایک خونی مہدی کی بھی انتظار کرتے تھے۔ اور یہ عقیدے اس قدر خطرناک ہیں کہ ایک مفتری کاذب مہدی موعود کا دعویٰ کر کے ایک دنیا کو خون میں غرق کر سکتا ہے کیونکہ مسلمانوں میں اب تک یہ خاصیت ہے کہ جیسا وہ ایک جہاد کی رغبت دلانے والے فقیر کیساتھ ہو جاتے ہیں شاید وہ ایسی تابعداری بادشاہ کی بھی نہیں کر سکتے۔ پس خدا نے چاہا کہ یہ غلط خیالات دور ہوں اس لئے مجھے مسیح موعود اور مہدی موعود کا خطاب دیکر میرے پر ظاہر فرمایا کہ کسی خونی مہدی یا خونی مسیح کا انتظار کرنا سراسر غلط ہے۔ افسوس کہ جس وقت میں نے ہندوستان کے مسلمانوں کو یہ خبر سنائی ہے کہ کوئی خونی مہدی یا خونی مسیح دنیا میں آنے والا نہیں ہے اُس وقت سے یہ نادان مولوی مجھ سے بغض رکھتے ہیں اور مجھ کو کافر اور دین سے خارج ٹھہراتے ہیں عجیب بات یہ ہے کہ یہ لوگ بنی نوع کی خون ریزی سے خوش ہوتے ہیں۔'' (تحفہ قیصرہ ص۱۱،۱۲) بعض نادان مسلمانوں کا چال چلن اچھا نہیں اور نادانی کی عادات ان میں موجود ہیں جیسا کہ بعض وحشی مسلمان ظالمانہ خون ریزی کا نام جہاد رکھتے ہیں۔ (تحفہ قیصرہ ص۲۵) ''مسلمانوں میں دو مسئلے نہایت خطرناک اور سراسر غلط ہیں کہ وہ دین کے لئے تلوار کے جہاد کو اپنے مذہب کا ایک رکن سمجھتے ہیں اور اس جنون سے ایک بے گناہ کو قتل کر کے ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا انہوں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور گو اس ملک برٹش انڈیا میں یہ عقیدہ اکثر مسلمانوں کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اصلاح پذیر ہوگیا ہے اور ہزار ہا مسلمانوں کے دل میری بائیس تیئیس سال کی کوششوں سے صاف ہو گئے ہیں لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ بعض غیر ممالک میں یہ خیالات اب تک سرگرمی سے پائے جاتے ہیں گویا ان لوگوں نے اسلام کا مغز اور عطر لڑائی اور جبر کو ہی سمجھ لیا ہے افسوس کہ یہ عیب غلط کار مسلمانوں میں اب تک موجود ہے جس کی اصلاح کے لئے میں نے پچاس ہزار سے کچھ زیادہ اپنے رسالے اور مبسوط کتابیں اور اشتہارات اس ملک اور غیر ملکوں میں شائع کئے ہیں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ جلد تر ایک زمانہ آنے والا ہے کہ اس عیب سے مسلمانوں کا دامن پاک ہو جائیگا دوسرا عیب ہماری قوم مسلمانوں میں یہ بھی ہے کہ وہ ایک ایسے خونی مسیح اور خونی مہدی کے منتظر ہیں جو ان کے زعم میں دنیا کو خون سے بھر دیگا" (ستارہ قیصرہ، ص۱۰) "اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ مسلمانوں میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کا مذہبی تعصب اُن کے عدل و انصاف پر غالب آگیا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی جہالت سے ایک ایسے خون خوار مہدی کے انتظار میں ہیں کہ گویا وہ زمین کو مخالفوں کے خون سے سُرخ کردیگا۔ اور نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی اُن کا خیال ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بھی آسمان سے اس غرض سے اُتریں گے کہ جو مہدی کے ہاتھ سے یہود و نصاریٰ زندہ رہ گئے ہیں ان کے خون سے بھی زمین پر ایک دریا بہا دیں"۔ (شہادت القرآن، ص۴ ضمیمہ)

"بعض صاحبوں نے مسلمانوں میں اس مضمون کی بابت اعتراض کیا اور بعض نے خطوط بھیجے اور بعض نے سخت اور درشت لفظ بھی لکھے کہ انگریزی عملداری کو دوسری عملداریوں پر کیوں ترجیح دی۔" (شہادۃ القرآن ص۱۵ ضمیمہ) "ان لوگوں (مسلمانوں) کے مخفی اعتقاد اگر دیکھنے ہوں تو صدیق حسن کی کتابیں دیکھنی چاہئیں جن میں وہ نعوذ باللہ[1] ملکہ معظمہ کو بھی مہدی کے سامنے پیش کرتا ہے اور نہایت بُرے اور گستاخی کے الفاظ سے یاد کرتا ہے

[1] نعوذ باللہ کا لفظ قابل غور ہے گویا ایسا خیال کرنا بھی یا ایسے خیال کو بھی نقل کرنا اللہ کا غضب لاتا ہے مرزائیوں کے نزدیک یہ کلمہ کفر کا ہوگا۔ (مولف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جن کو ہم کسی طرح اس جگہ نقل نہیں کر سکتے۔ جو چاہے اُن کی کتابوں کو دیکھ لے یہ وہی صدیق حسن ہے جس کو محمد حسین نے مجدد بنایا ہوا تھا۔ بھلا کیونکر اور کس طرح سے اپنے مجدد سے اُن کی رائے الگ ہو سکتی ہے۔ اب ان کی متناقض کتابیں جو گورنمنٹ کے سامنے کچھ بیان ہیں اور اپنے بھائیوں کے ساتھ اندرون حجرے کچھ بیان یہ اُن کے منافقانہ طریق کو ثابت کر رہی ہیں اور منافق خدا کے نزدیک بھی ذلیل ہوتا ہے اور مخلوق کے نزدیک بھی۔ یہ لوگ درحقیقت مشکلات میں ہیں ان کے تو کئی عقیدے گورنمنٹ کے مصالح کے برخلاف ہیں اب اگر منافقانہ طریق اختیار نہ کریں تو کیا کریں" (اعجاز احمدی ص ۳۴) "بار بار اصرار ان (علماء) کا اسی بات پر ہوتا ہے کہ یہ ملک دارالحرب ہے اور اپنے دلوں میں جہاد کرنا فرض سمجھتے ہیں جو شخص اس عقیدہ جہاد کو نہ مانتا ہو اور اُس کے برخلاف ہو اس کا نام دجال رکھتے ہیں اور واجب القتل قرار دیتے ہیں چنانچہ میں بھی مدت سے اس فتویٰ کے نیچے ہوں اور مجھے جو اس ملک کے بعض مولویوں نے دجال اور کافر قرار دیا اور گورنمنٹ برطانیہ کے قانون سے بھی بے خوف ہو کر میری نسبت ایک چھپا ہوا فتویٰ شائع کیا کہ یہ شخص واجب القتل ہے اور اس کا مال لوٹنا بلکہ عورتوں کو نکال کر لے جانا بڑے ثواب[1] کا موجب ہے۔ اس کا سبب کیا؟ یہی تو تھا کہ میرا مسیح موعود ہونا اور ان کے جہادی مسائل کے مخالف وعظ کرنا اور ان کے خونی مسیح اور خونی مہدی کے آنے کو جس پر اُن کو لوٹ مار کی بڑی بڑی اُمیدیں تھیں سراسر باطل ٹھہرانا اُن کے غضب اور عداوت کا موجب ہو گیا"۔

(رسالہ جہاد، ص ۶)

---

[1] ہاں رب الکذبین کی توہین کے ذکر سے کلیجہ شق ہوتا ہوگا۔ مگر کتاب البریہ میں عیسائیوں اور آریوں کے وہ تمام بکواس اور گالیاں جو انہوں نے اپنی تصانیف میں اسلام اور داعی اسلام ﷺ کو دی ہیں۔ بغیر نعوذ باللہ کہے نہایت بے حیائی سے نقل کر دیں ہیں۔ (مؤلف)

[2] لعنۃ اللہ علی الکاذبین جھوٹ اور افتراء کر کے کوئی بھی مرزائی ان الفاظ میں جھوٹا فتویٰ دے سکتا ہے۔ (مؤلف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنی محسن گورنمنٹ کی خدمت میں کچھ گذارش کرنا چاہتا ہوں وہ مولوی جن کے عقائد میں یہ بات داخل ہے کہ غیر مذہب کے لوگوں اور خاص کر عیسائیوں کو قتل کرنا موجب ثواب عظیم ہے اور اس سے بہشت کی وہ عظیم الشان نعمتیں ملیں گی کہ وہ نہ نماز سے مل سکتیں ہیں نہ حج سے نہ زکوٰۃ سے اور نہ کسی اور نیکی کے کام سے مجھے خوب معلوم ہے کہ یہ لوگ در پردہ عوام الناس کے کان میں ایسے وعظ پہنچاتے رہتے ہیں آخر دن رات ایسے وعظوں کو سن کر ان لوگوں کے دلوں پر جو حیوانات میں اور ان میں کچھ تھوڑا ہی فرق ہے بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ اور وہ درندے ہو جاتے ہیں وران میں ایک ذرہ رحم باقی نہیں رہتا اور ایسی بے رحمی سے خونریزیاں کرتے ہیں جن سے بدن کانپتا ہے اور اگرچہ سرحدی اور افغانی ملکوں میں اس قسم کے مولوی بکثرت بھرے پڑے ہیں جو ایسے ایسے وعظ کیا کرتے ہیں مگر میری رائے تو یہ ہے کہ پنجاب اور ہندوستان بھی ایسے مولویوں سے خالی نہیں اگر گورنمنٹ عالیہ نے یہ یقین کر لیا ہے کہ اس ملک کے تمام مولوی اس قسم کے خیالات سے پاک اور مبرّا ہیں تو یہ یقین بیشک نظر ثانی کے لائق ہے میرے نزدیک اکثر مسجد نشین نادان مغضوب الغضب ملّا ایسے ہیں کہ ان گندے خیالات سے بری نہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ گورنمنٹ کے احسانات کو فراموش کر کے اس عادل گورنمنٹ کے چھپے ہوئے دشمن ہیں۔ (رسالہ جہاد، ص ۲۰)

"بعض مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ اپنے دشمنوں سے پیار کریں ناحق ایک قابل شرم مذہبی بہانہ سے ایسے لوگوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ (رسالہ جہاد کا ضمیمہ

لے کیا چشم فلک نے اس سے بڑھکر اپنی قوم سے غداری کی مثال پیش کی ہے۔ اس بظاہر نوڈی اعظم اور جاسوس اعظم بلکہ در پردہ برطانیہ کے سب سے بڑے دشمن کا بس چلتا تو ایک مسلمان بھی زندہ نظر نہ آتا۔ تمام علماء کو پھانسی دیجاتی۔ تب اسے صبر و قرار حاصل ہوتا۔ غدر کے بعد سے اب تک حکومت برطانیہ کی ہندو نواز پالیسی اور مسلمانوں کو ہر میدان میں ٹھکرا دینے کی ذمہ داری اسی (مرزا) پر عائد ہوتی ہے۔ اب تک انگریزوں کے دل مسلمانوں سے صاف نہیں ہوئے مسلمانوں کی ہر طرح کی بربادی کا ذمہ دار یہی حسن بن صباح ثانی ہوا ہے۔ (مؤلف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بنام وائسرائے) گورنمنٹ کے یہ سلوک اور احسان میں مسلمانوں کی طرف سے اس کا عوض یہ دیا جاتا ہے کہ ناحق بے گناہ بے قصور ان حکام کو قتل کر دیتے ہیں جو دن رات انصاف کی پابندی سے ملک کی خدمت میں مشغول ہیں۔ (ضمیمہ رسالہ جہاد ص ۳، خط بنام وائسرائے)

متضاد دعاوی

ع شدم پریشاں خوابِ من از کثرتِ تعبیرہا

(۱) مجدد (اشتہار براہین احمدیہ) (۲) محدث (ازالہ اوہام ص ۴۴۷) (۳) مہدی آخر الزمان (ازالہ) (۴) مسیح موعود (ازالہ اوہام) (۵) امام الزمان (ضرورۃ الامام) (۶) نبی (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ) (۷) خدا کے لئے بمنزلہ بیٹا ہونے کے (حقیقۃ الوحی) (۸) اللہ تعالیٰ کے پانی (نطفہ) سے (اربعین نمبر ۴ ص ۳۹) (۹) میں نے خواب میں دیکھا کہ ہو بہو اللہ ہوں، اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔ (آئینہ کمالات ص ۵۶۴) (۱۰) خدا کہتا ہے اے مرزا تو مجھ سے ہے، اور میں تجھ سے ہوں (البشریٰ) (۱۱) میں صور ہوں (شہادۃ القرآن) (۱۲) ابن الملک جے سنگھ بہادر (البشریٰ) (۱۳) اور گوپال کرشن (لیکچر سیالکوٹ) (۱۴) آریوں کا بادشاہ (البشریٰ)

(۱۵) حجر اسود منم (البشریٰ) (۱۶) منم محمد (درثمین) (۱۷) منم احمد (درثمین) (۱۸) منم کلیم خدا (درثمین) (۱۹) میں کبھی موسیٰ (۲۰) کبھی یعقوب ہوں (۲۱) آدم نیز احمد مختار۔ (۲۲) در برم جامہ ہمہ ابرار (درثمین) (۲۳) حارث حراث (ازالہ اوہام) (۲۴) صور (شہادۃ القرآن) (۲۵) حارث حراث۔ (۲۶) سلمان میکائیل (۲۷) فیک مادۃ (۲۸) فاروقیۃ، (۲۹) کن

(نوٹ) مولوی صاحب محمد بشیر کوٹلوی نے خوب لکھا ہے کبھی احمد کبھی آدم کبھی عیسیٰ کبھی مریم۔ یہ مستقل نہ ہونا ہی جھوٹا کی نشانی ہے۔ میرزائیوں کے تمام فرقوں کو چیلنج ہے کہ وہ مرزا صاحب کا دعوے متعین کر دیں کہ وہ کون تھے کیا تھے اور ان کا خاص دعویٰ کیا تھا۔ آج تک کسی نبی کے پیروں میں اپنے ہادی کا دعوے متعین کرنے میں اختلاف رونما نہیں ہوا۔ مرزا صاحب کے مرنے کے بعد آج تک لاہوری وارد پی قادیانی وگنا چوری تجا پوری وچن بسو میشوری گروہ صرف مرزا صاحب کے اصل دعوے پر ہی جھگڑ رہے ہیں۔ دراصل مرزا صاحب کے دعاوی اس کثرت سے ہیں۔ کہ امت مرزائیہ میں ان کی بنا پر اختلاف کا ہونا لازمی امر تھا۔ دنیا کا کوئی عہدہ یا عزت ایسی نہیں۔ جسے حاصل کرنے کے لئے مرزا قادیانی نے سعی نہ کی ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فیکونی اختیارات کا مالک (الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء) (۳۰) ابراہیم خاکسار (۳۱) پیپر منٹ (۳۲) مثیل مسیح (ازالہ ص ۱۹۰) (۳۳) میں نور ہوں مجدد مامور ہوں (۳۴) عبد منصور ہوں، مہدی معہود اور مسیح موعود ہوں مجھے کسی کے ساتھ قیاس مت کرو (۳۵) میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں (۳۶) اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں (۳۷) اور سورج ہوں جس کو دھواں نہیں چھپا سکتا، (۳۸) میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جس پر ہر ایک بلندی ختم کر دی گئی ہے۔ (خطبہ الہامیہ) (۳۹) برہمن اوتار (البشریٰ جلد دوم ص ۱۱۶) (۴۰) شیر خدا (البشریٰ ص ۱۱۸) (۴۱) مبلغ اسلام و مصلح (مقدمہ براہین) (۴۳) مستقل تشریعی نبی (اربعین) (۴۳) تمام انبیاء سابقین سے افضل (حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۶) (۴۴) میں شیث ہوں (۴۵) میں نوح ہوں۔ (۴۶) میں اسحاق ہوں۔ (۴۷) میں اسمٰعیل ہوں (۴۸) میں داؤد ہوں (حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۷۰) (نزول المسیح ص ۴ وغیرہ کتب) (۴۹) میں یوسف ہوں (۵۰) پہلے خدا نے میرا نام مریم رکھا (حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۷۰) (۵۱) خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا بطور نمونہ چند اقوال ذیل ہیں۔

متضاد اقوال

۱.....مسیح کی قبر گلیل میں ہے۔ (ازالہ کلاں ص ۲۷۳) حضرت عیسیٰ کی قبر بلاد شام میں ہے۔ (ست بچن حاشیہ ص ۱۹۴) حضرت عیسیٰ کی قبر کشمیر میں ہے۔ (راز حقیقت)

۲.....علماء دجال ہیں۔ (فتح الاسلام ص ۹) با اقبال قومیں دجال ہیں۔ اور ریل ان کا گدھا ہے۔ (ازالہ ص ۱۳۴) پادری دجال ہیں۔ (ازالہ ص ۲۸۰) ابن صیاد ہی دجال تھا۔ (ازالہ حاشیہ ص ۱۶۱)

۳.....خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا۔ (کرامات الصادقین ص ۸) خدا اپنے خاص

لے کیا یہی وہ حقیقت ہے جو آنحضرت ﷺ پر بقول مرزا منکشف نہ ہوئی تھی اور مرزا پر موسومہ منکشف ہوئی۔ صرف دجال کی حقیقت کے متعلق چار مختلف اقوال مرزا کے موجود ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بندوں کے لئے اپنا قانون بدل لیتا ہے۔ (چشمہ معرفت ص ۹۶)

۴..... مسیح موعود اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آ گیا۔ (ازالہ ص ۴۱۴) اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ ''میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ مسیح بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے، وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے'' (ازالہ ص ۱۹۰) ''ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آ جائیں''۔ (ازالہ ص ۱۹۶)

۵..... آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولانا نے نبوت کی شرط نہیں ٹھہرائی (توضیح مرام ص ۱۷) وہ ابن مریم جو آنے والا ہے کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (ازالہ ص ۱۴۰) ''جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ چلتا ہے اس کا انہی حدیثوں سے پتہ دیا گیا ہے کہ وہ نبی ہوگا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۵)

۶..... مسیح کو صلیب پر تین گھنٹے گذرے تھے۔ (ازالہ ص ۴۹) ''صرف دو گھنٹے گذرے تھے۔ (ازالہ ص ۳۴۳) ''صرف چند منٹ گذرے تھے''۔ (ازالہ ص ۳۸۰)

۷..... حضرت مسیح کی چڑیاں اور باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے۔ (آئینہ کمالات ص ۲۸) ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۷ حاشیہ)

۸..... سچ صرف یہ ہے کہ یسوع مسیح نے بھی بعض معجزات دکھلائے (ریویو نمبر ۱۹۰۲ء) مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ)

۹..... مسیح ابن مریم اس امت کے شمار میں آ گئے ہیں۔ (ازالہ ص ۶۲۳) حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا کفر ہے۔ (ضمیمہ براہین حصہ ۵، ص ۱۹۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۰.....حضرت موسیٰ کے اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔ (الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء)
بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوّت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھی۔

(حقیقۃ الوحی ص ۹۷ حاشیہ)

تلک عشرۃ کاملۃ

مرزا صاحب کی کتب متضاد اور متناقض اقوال سے بھرپور ہیں۔ قارئین اس کتاب میں کئی جگہ اس اختلاف کا ملاحظہ کر چکے ہوں گے۔ اب ایسے اقوال کے قائل کے حق میں بھی مرزا صاحب کا فیصلہ سنئے۔

''ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے انسان یا پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔'' (ست بچن ص ۳۱) ''اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی ہے کہ کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی ص ۱۸۴) کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی دو ایسے متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔ (ازالہ ۲۳۹) جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔ (ضمیمہ براہین، حصہ پنجم، ص ۱۱۱)

نشانات صداقت

''مسیح موعود کے متعلق جو احادیث میں آیا ہے کہ ان پر ہر دو چادریں ہونگی۔ ان سے مراد حسب تاویل تعبیر خواب دو بیماریاں ہیں جو بندہ میں موجود ہیں۔ دوران سر اور کثرتِ پیشاب۔ موخر الذکر اس شدّت سے ہے کہ رات کو سو سو دفعہ پیشاب کرتا ہوں۔ اس کی وجہ سے خفقان اور ضعف قلب اس قدر ہے کہ ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی پر قدم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رکھتا ہوں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ میں اب مرا کہ مرا۔ جس شخص کو ہر وقت خوف جان لاحق ہو اور موت سامنے نظر آ رہی ہو اس کو کب جرأت ہو سکتی ہے کہ خدائے لم یزل کی نسبت افترا پردازی سے کام لے۔ ڈاکٹروں نے تسلیم کیا ہے کہ کثرت پیشاب کا مریض مسلول ومدقوق کی طرح موت کے نرغہ میں پھنسا ہوا ہوتا ہے اور گھل گھل کر اسکا تمام بدن لاغر ہو جاتا ہے۔'' (اربعین نمبر ۳، ص ۳۰ حاشیہ)

''حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق لکھتے ہیں کہ اسکی پیشگوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے، قحط پڑیں گے، لڑائیاں ہوں گی، پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشگوئیاں اسکی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے؟ کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے؟ کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا؟ پس اس نادان اسرائیلی (عیسیٰ علیہ السلام) نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا۔

(ضمیمہ انجام آتھم، حاشیہ، ص ۴۵)

طاعون میری صداقت کا نشان ہے۔ طاعون میری نصرت کے لئے بھیجی ہے تا کہ نشان پورے ہوں۔ (اشعار درثمین وغیرہ) ''سورۃ فاتحہ میری صداقت کی گواہ ہے کیونکہ اس میں لفظ الحمد ہے جس سے میرا نام احمد مشتق ہوا ہے۔ (نقل از کاویہ) (ایک دفعہ آپ نے گرم لقمہ چبایا تھا تو بے ساختہ ران پر ہاتھ مار کر کہا کہ تتا تتا تو اس وقت یہ پیشگوئی پوری ہوئی تھی کہ امام مہدی لکنت کی وجہ سے ران پر ہاتھ مار کر کلام کیا کریں گے۔ مسیح علیہ السلام کے وقت میں شیر اور بکری کا ایک جگہ مل کر پانی پینا انگریزی حکومت کے کارڈوں پر مندرجہ تصویر سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ظاہر ہے۔(نقل از کاویہ)

''میری طاقت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی رنگ میں میری زندگی تھی اس لئے میری شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا میں نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ دوا میرے منہ میں ڈال رہا ہے چنانچہ میں نے وہ دوا تیار کی اور پھر اپنے تئیں خداداد طاقت میں پچاس پچاس مرد کے قائم مقام دیکھا۔(تریاق القلوب ۷۸)

شجاعت مرزا

''جب تک خدا کسی کی ساتھ نہ ہو یہ استقامت اور یہ شجاعت اور یہ بذل مال ہرگز وقوع میں آ ہی نہیں سکتی کبھی کسی نے اس زمانہ کے کسی مولوی کو دیکھا یا سنا کہ اس نے دعوت اسلام کے لئے کسی اسسٹنٹ کمشنر انگریز کی طرف ہی کوئی خط بھیجا۔لیکن اس جگہ صرف اس قدر بلکہ پارلیمنٹ لنڈن اور شہزادہ ولی عہد ملکہ معظمہ اور شہزادہ نسمارک کی خدمت میں بھی دعوت اسلام کے اشتہار اور خطوط بھیجے گئے۔(شہادۃ القرآن ۷۶)

جب گورنمنٹ کی طرف سے تنبیہ ہوئی تو سابقہ رویہ چھوڑ کر فوراً اپنی جماعت پر نصیحت کرنے لگے۔''میں اس وقت بطور نصیحت اپنی جماعت کو خصوصاً اور تمام مسلمانوں کو عموماً کہتا ہوں کہ وہ اس طریق سخت گوئی سے اپنے تئیں بچائیں اور غیر قوموں کی باتوں پر پورے حوصلہ کے ساتھ صبر کر کے اپنے نیک اخلاق اور درگذر اور صبر کو گورنمنٹ پر ظاہر کریں۔سو یہی نصیحت ہے کہ اپنے طور پر کوئی اشتعال اور کوئی سختی مت کرو اور کسی آزار اٹھانے کے وقت حکام سے استغاثہ کرو۔(کتاب البریہ ۲۷۲) گورنمنٹ کی تنبیہ سے مرعوب ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر لکھا آئندہ میں پسند نہیں کرتا کہ ایسی درخواستوں پر کوئی انذاری پیشگوئی کی جائے بلکہ آئندہ کے لئے ہماری طرف سے یہ اصول رہے گا کہ کوئی ایسی انذاری پیشگوئیوں کیلئے درخواست کرے تو اسکی طرف ہرگز توجہ نہیں کی جائیگی جب تک وہ ایک تحریری حکم اجازت صاحب مجسٹریٹ ضلع کی طرف سے پیش نہ کرے۔ (کتاب البریہ ۹) میں اپنی جماعت کو چند لفظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقوی پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابلہ پر یاوہ گوئی نہ کریں۔ اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں نہ دیں۔ (راز حقیقت ص۱) ''ہم نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے سامنے یہ عہد کرلیا ہے کہ ہم آئندہ سخت الفاظ سے کام نہ لیں گے''۔

حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی مد ظلہ العالی کو خود ہی لاہور میں مقابلہ کی دعوت دی جب پیر صاحب لاہور میں پہنچ گئے تو مرزا صاحب مقابلہ میں نہ آئے اور اشتہار دیا کہ ''میں بہر حال لاہور پہنچ جاتا مگر میں نے سنا ہے کہ اکثر پشاور کے جاہل سرحدی پیر صاحب کے ساتھ ہیں اور ایسا ہی لاہور میں کمینہ اور سفلہ طبع لوگ گلی کوچوں میں گالیاں دیتے پھرتے ہیں الخ۔ مگر دوسری طرف کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوا۔ ''**واللہ یعصمک من الناس** '' خدا تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ اس سے مرزا صاحب کے توکل علی اللہ اور الہام کی صداقت پر عدم ایمان کا ثبوت ملتا ہے اور اپنے آپ کو ''**جری اللہ فی حلل الانبیاء**'' لکھتے ہیں۔

نقل حکم عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

''جی ایم ڈبلیو ڈگلس صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت سے مورخہ ۲۳ اگست ۱۸۹۷ء بمقدمہ سرکار بذریعہ ڈاکٹر کلارک بنام مرزا غلام احمد ساکن قادیان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حسب ریمارک فیصلے ہوئے۔'' جو تحریرات عدالت میں پیش کی گئی ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ وہ فتنہ انگیز ہے انہوں نے بلاشبہ طبائع کو اشتعال کی طرف مائل کر رکھا ہے پس مرزا غلام احمد کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ ملائم اور مناسب الفاظ میں اپنی تحریرات استعمال کریں ورنہ بحیثیت صاحب مجسٹریٹ ضلع ہم کو مزید کاروائی کرنی پڑے گی۔''

اس کے بعد عادت کی بنا پر مجبور ہو کر مرزا سے نہ رہا گیا اس لئے مسٹر ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر گورداسپور کی عدالت میں مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء مرزا غلام احمد کو حسب ذیل حلفی اقرار نامہ داخل کرنے پر مجبور کیا گیا۔

''میں مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو بحضور خداوند تعالیٰ حاضر جان کر با قرار صالح اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ

۱.....میں ایسی پیشگوئی جس سے کسی شخص کی تحقیر (ذلت) کی جائے یا مناسب طور سے حقارت (ذلت) سمجھی جائے یا خداوند تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد ہو شائع کرنے سے اجتناب کرونگا۔

۲.....میں اس سے بھی اجتناب کرونگا شائع کرنے سے کہ خدا کی درگاہ میں دعا کی جائے کہ کسی شخص کو حقیر (ذلیل) کرنے کے واسطے جس سے ایسا نشان ظاہر ہو کہ وہ شخص مورد عتاب الٰہی ہے ظاہر کرے کہ مباحثہ مذہبی میں کون صادق اور کون کاذب ہے۔

۳.....میں ایسے الہام کی اشاعت سے بھی پرہیز کرونگا کہ جس سے کسی شخص کا حقیر (ذلیل) ہونا یا مورد عتاب الٰہی ہونا ظاہر ہو یا ایسے اظہار کے وجوہ پائے جائیں۔

نوٹ:۔ اقرار نامہ کا ایک ایک لفظ غور سے پڑھ کر میرزا صاحب کے اعتماد علی اللہ، توکل اور شجاعت وغیرہ کی صفات اور صداقت کے نشانات کا مطالعہ کریں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(دستخط مرزا غلام احمد قادیانی بقلم خود)

مرزا کی فتوحات

"عین کچہری میں کرسی مانگنے پر اُسے (مولوی حسین بٹالوی کو) وہ ذلت نصیب ہوئی جس سے ایک شریف آدمی مارے ندامت کے مرسکتا ہے۔ یہ ایک صادق کی ذلت چاہنے کا نتیجہ ہے۔ کرسی کی درخواست پر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے جھڑکیاں دیں اور کہا کہ کرسی نہ کبھی تجھکو اور نہ تیرے باپ دادا کو ملی۔ اور جھڑک کر پیچھے ہٹایا اور کہا کہ سیدھا کھڑا ہو جا اور اس پر موت پر موت یہ ہوئی کہ ان جھڑکیوں کے وقت یہ عاجز صاحب ڈپٹی کمشنر کے قریب ہی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جس کی ذلت دیکھنے کیلئے وہ آیا تھا اور مجھے کچھ ضرورت نہیں کہ اس واقعہ کو بار ہا بار لکھوں کچہری کے افسر موجود ہیں اور ان کا عملہ موجود ہے ان سے پوچھنے والے پوچھ لیں۔ (ضرورۃ الامام، صفحہ ۴۱) "مخالفوں کی بدظنی اور شتاب کاری سے ایک دوسری شکست بھی ان کو نصیب ہوئی اور وہ یہ کہ راقم سے ایک صد ستاسی روپے آٹھ پیسے انکم ٹیکس مشخص ہو کر اس کا مطالبہ ہوا سو خدا نے ان تیرہ خیالات لوگوں کی یہ مراد بھی پوری نہ ہونے دی اور بعد تحقیقات کامل انکم ٹیکس معاف[2] کیا گیا۔" (ضرورۃ الامام صفحہ ۳۵)

---

[1] آپ کیوں نہ بار بار لکھیں۔ زندگی بھر میں یہ موقع ملا۔ اور اپنے سفیر خدا سے ایک جھڑک مولوی صاحب کو دلوا کر اپنے خیالات میں اینٹورپ فتح کرلیا۔ مرزا نے اپنی کتابوں میں کئی جگہ اپنی اس عظیم الشان فتح کا ذکر کیا ہے۔ قارئین اس میرزا کا سفلہ انحصام اور سفلہ مزاج ہونا معلوم کر سکتے ہیں۔ (مولف)

[2] اس دوسری فتح عظیم کو خاص عنوان اور خاص شان سے "بعنوان انکم ٹیکس اور تازہ نشان" پر اس نے شائع کیا تھا۔ ایسے نشان دیکھ کر مرزائیوں نے مرزا کو نبی تسلیم کیا ہے ہیں عقل دانش بباید گریست

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عدم ایفائے عہد

۱..... براہین احمدیہ کے متعلق بیان کیا کہ کتاب ۳۰۰ جزو تک پہنچ گئی ہے پیشگی قیمت لوگوں سے طلب کی مسلمانوں نے چندے دئے مگر ۵۰ جلدوں کے بجائے صرف ۵ جلدیں طبع ہوئیں۔ اس کے بعد یہ جلدیں کئی دفعہ طبع ہوئیں مگر مرزا صاحب اشتہاری کتب فروشوں کی طرح دنیا کی نظر میں گندم نما جو فروش ہی ثابت ہوئے۔

۲..... ایک رسالہ ماہوار ''قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ'' اور تفسیر کتاب عزیز چھپوانے کے لئے چندہ جمع کیا مگر نہ رسالہ ماہوار نکلا اور نہ ہی تفسیر شائع ہوئی۔

۳..... جنگ مقدس، ص ۱۹۰ پر لکھا ''آتھم پندرہ ماہ کے اندر آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھکو ذلیل کیا جائے رو سیاہ کیا جائے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے اور مجھے پھانسی دی جائے''۔ وغیرہ وغیرہ مگر آتھم میعاد میں نہ مرا۔ سنا ہے کہ عیسائی رسہ لے کر آئے مگر مرزا صاحب نے وعدہ پورا نہ کیا اور گھر سے باہر نہ نکلے انہیں چاہئے تھا کہ وعدہ کے مطابق خوشی سے رسہ اپنے گلے میں ڈالکر پھانسی پر لٹک جاتے تا کہ مخلوق خدا ان کے دام فریب سے آزاد ہوتی مگر شرم چہ شے است کہ پیش مرزا آید۔

۴..... تحفہ گولڑویہ کے ساتھ ایک اشتہار انعامی پانچ سو روپیہ شائع کیا جس میں لکھا کہ ''اگر کوئی ایسی مضرتوں کا ثبوت دیگا جس نے خدا کا معمور، یا نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور اس دعوے کے بعد ۲۳ برس جیتا رہا ہو تو اس کو مبلغ پانچ سو روپیہ انعام دیا جائیگا۔'' اس کے جواب میں ضلع دار نہر سے رسالہ قطع الوتین شائع کیا گیا جس میں ایک چھوڑ کئی ایسے کاذب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدعیان نبوت پیش کئے جو طبعی موت سے ۲۳ برس دعویٰ کرنے کے بعد مرے۔ مگر مرزا صاحب نے وعدہ پورا نہ کیا اور انعام نہ دیا۔

۵..... ازالہ اوہام میں لفظ توفی کے متعلق ایک ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج دیا علماء نے جوابات بھی دیئے خصوصاً مولانا ابو القاسم محمد حسین کولوتارڑوی صاحب بیس برس سے اس رقم کا مطالبہ کر رہے ہیں مگر مرزائی حلقوں میں برابر سناٹا طاری ہے۔

عام حالات

مرزا صاحب عام طور پر نماز پنجگانہ اور صوم رمضان کے پابند نہ تھے۔ بلکہ اپنی زندگی کے آخری تین سالوں میں بالکل روزہ نہیں رکھا۔ (سیرۃ المہدی، مصنفہ مرزا بشیر احمد پسر مرزا صاحب، ص۱۲) مولوی خدا بخش مرحوم واعظ امرتسری کا بیان ہے کہ ع

تے مرزا جمعہ جماعت کولوں تارک سنیا جائے
حجرے دیوچہ رہے ہمیشہ مسجد وچہ نہ آئے

(کلمہ فضل رحمانی، ص ۱۵)

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں اکثر سفر میں نمازوں کو جمع کر لیتا ہوں اور وقت پر نہیں پڑھ سکتا اور مسجدوں میں جانا کراہت سمجھتا ہوں۔ (ملخص فتح اسلام، ص۴۰) مرزا صاحب کا بدری مرید منشی عبدالعزیز نمبردار بٹالہ اپنی کتاب کا شف اسرار نہانی، ص ۸۵ میں لکھتا ہے کہ مرزا صاحب محض علمائے اسلام کے سب وشتم کی تحریرات کرتے وقت بہتر بہتر نمازیں جمع کر کے ضائع کر دیتے ہیں۔

مریدوں کے اعتراض پر کہا۔ ''میری طبیعت کی افتاد ایسی واقع ہوئی ہے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

افتائے قلب نے ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کرنے کا مشورہ دیا ہم اس وقت روحانی جنگ میں مصروف ہیں۔ پانچوں نمازوں کے جمع کرنے کی راہ کھل گئی ہے۔ (ملخصاً فتاویٰ احمدیہ ص ۱۸۷) ۱۸۹۱ء میں جامع مسجد دہلی میں دسرے لوگوں نے نمازِ عصر ادا کی مگر مرزا صاحب مع اپنے خدام کے علیحدہ بیٹھے رہے۔ مرزائے قادیان نے ماہ رمضان کے دنوں میں بمقام لدھیانہ ایک لیکچر دیا۔ مقامی اخبار نے اس کا لطیفہ ظاہر کیا کہ مرزا صاحب نے علمائے اسلام کی شکایت کرتے ہوئے کہ ان کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کا فتویٰ دیتے ہیں دریافت کیا کہ کیوں وہ ایسا کرتے ہیں کیا ہم تلاوت قرآن نہیں کرتے یا نماز نہیں پڑھتے یا روزہ نہیں رکھتے لطف یہ کہ مرزا صاحب ہر دس منٹ کے بعد ایک جُرعہ دودھ کا نوش فرماتے تھے اور ان کے حواری اور مرید بھی بطور تبرک انکا پسماندہ ایک ایک جرعہ پیتے جاتے تھے۔ گویا مرزا کیساتھ ان کے مریدوں نے بھی روزہ نہیں رکھا تھا۔ اس لئے مرزا صاحب کے اس سوال پر کہ ہم روزہ نہیں رکھتے سامعین تبسم کو ضبط نہیں کر سکے۔

وہی اخبار لکھتا ہے کہ امرتسر میں اور بھی درگت پیش آئی یہاں ۹ نومبر کو ایک وسیع مکان میں آپ کا لیکچر ہوا تھا ابھی آدھ گھنٹہ بھی نہ ہوا تھا کہ مرزا صاحب نے چائے نوشی شروع فرمائی لوگوں نے تالیاں پیٹ کر آوازیں دیں کہ روزہ کیوں نہیں رکھا۔ (بحوالہ اخبار عام مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۰ء منقول از کتاب فیصلہ عدالت آسمانی) مرزا نے اپنی تصویریں کھنچوا کر عام شائع کیں اور اپنے مریدوں کو دیں اس طرح اعلانیہ احکامِ اسلام کی خلاف ورزی کی۔ باوجود استطاعت تمام عمر حج نہیں کیا اپنی کتابوں کے لئے رقم زکوٰۃ طلب کر کے کتابوں کی قیمت اصل مصارف سے سہ چند چہار چند رکھ کر نفع اپنے صرف میں لاتے رہے۔ کتب فروش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اچھے تھے انعامی اشتہار دیئے اور ناجائز شرائط اپنی طرف پیش کرنے کے فن میں یکتا اور موجد تھے۔ آپ سے پہلے لوگ فلسفہ انعام سے ناآشنا تھے۔ مناظرہ کرنے کی کبھی ہمت نہیں ہوئی۔ مولوی محمد بشیر صاحب سے ایک دفعہ تحریری مناظرہ کیا مگر ناتمام چھوڑ کر قادیان بھاگ گئے۔

حضرت قبلہ سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی مد ظلہ العالی کو تفسیر نویسی کے لئے مقابلہ کی دعوت دی حضرت ممدوح معہ چالیس علمائے کرام لاہور میں رونق افروز ہوئے مرزا کو تاریں پر تاریں دی گئیں مگر اسے میدان میں آنے کا حوصلہ نہ ہوا مرزا کے پاس ہزاروں روپیہ رہتے تھے مگر کبھی زکوٰۃ دینا ثابت نہیں ہوا۔ چال چلن کے متعلق ایک رسالہ ''عشق مجازی اور قادیانی کی بوسہ بازی'' مرزا کی زندگی میں شائع ہوا اس کا جواب دینے کا کسی کو حوصلہ نہ ہوا۔ اور مرزا نے اس الزام سے کسی جگہ اپنی بریت ظاہر نہیں کی۔ حال ہی میں انجمن مباہلہ امرتسر کی طرف سے ایک ٹریکٹ بعنوان ''پنجابی بی کی درویشانہ زندگی کے چند دلچسپ نمونے'' شائع ہوا ہے جس میں مرزا کے خطوط سے مرزا کی پرتکلف زندگی اور عیش وعشرت ثابت کی ہے۔ زیورات، ریشمی کپڑے، جالی کی قمیصوں، کلاک، فینسی اشیاء، تانبے کے حمام، کابلی گرم پوستین، عمدہ بیگمی پان، انگریزی پاخانے، عمدہ بستر اور شاندار خیموں کی فرمائشوں کے ذکر کے بعد مرزا کے کئی آرڈر مفرح عنبری، مشک خالص کے درج کیا گیا ہے اور ساتھ ہی سردار دو عالم سید المرسلین ﷺ کی پاکیزہ اور سادہ زندگی کا بھی ذکر کیا گیا ہے تاکہ لوگوں پر مرزا صاحب کے دعویٰ ''منم محمد'' کی حقیقت واضح ہو سکے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا کی ناکامی

اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ زمین پر نہ رام چندر اپوجا جائے گا نہ کرشن نہ حضرت مسیح علیہ السلام۔ (شہادۃ القرآن ضمیمہ، ص۴)'' میں صاف صاف بیان کرنے سے نہیں رک سکتا کہ تفسیر شائع کرنا میرا کام[۲] ہے اور دوسرے سے ہرگز نہ ہوگا۔'' (ازالہ، ص۷۷۳)

'' میرا کام جس کے لئے میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور تثلیث کی جگہ توحید پھیلاؤں حضور کی جلالیت دنیا پر ظاہر کروں پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ حکمت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے اور میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی اگر میں نے وہ کام کر دکھلایا جو مسیح یا مہدی نے کرنا تھا تو میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا[۳] ہوں۔'' (بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶) '' مالکِ خطاب العزۃ۔'' عنقریب ہے کہ خدا اس ملکہ

---

۱ مرزائی ان الفاظ پر غور کریں۔ اور ہندوؤں کی موجودہ سیاسی مذہبی ترقی اور بذریعہ اشدھی ملکانوں کو جذب کرنے کے واقعات سے اپنے گورو کی صداقت کا اندازہ کرلیں۔

۲ مگر مرزا صاحب دنیا سے چل بسے اور کوئی تفسیر شائع نہ کر سکے۔

نوٹ:۔ علاوہ ازیں میرزا صاحب اپنے ہر مقصد و مدعا میں ناکام ہے جس کی تفصیل آگے معلوم ہوگی۔ مثلاً (۱) آتھم میعاد میں نہ مرا (۲) محمدی بیگم کے نکاح کی حسرت دل میں رکھتے ہی چل بسے (۳) حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی مدظلہ العالی و دیگر مخالفین کی زندگی ہی میں مر کر ہلاک ہو گئے۔ (۴) مخالفین کے مرزائی ہونے کا انتظار کرتے رہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

۳ دریں چہ شک میرزائی زندگی اور اس کی موت کے بعد صلیب کو جس قدر سیاسی غلبہ دنیا میں حاصل ہوا ہے اور عیسائیوں کی تعداد میں حیرت انگیز ترقی میرزا کو جھوٹا کرنے کے لئے کافی ہے۔

۴ خوشا بھی کو نوڈی بھی ہے۔ مگر خطاب ملنے کی حسرت لیکر دنیا سے چل بسے۔ اگر کوئی مرزائی کہے کہ انہیں خطاب حاصل کرنیکا شوق نہ تھا۔ تو اس کا کہنا سراسر الغلط ہے۔ انہوں نے اس الہام کو بطور پیشگوئی شائع کیا تھا۔ مرزا صاحب کو عدالت میں ایک دفعہ حاکم نے کرسی دیدی تھی۔ اس کا بطور فخر بیسیوں جگہ اپنی کتابوں میں کیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(وکٹوریہ) نورانی وجہ کے دل اور اس کے شہزادوں کے دلوں میں نورِ توحید ڈال دے۔ ہم دیکھتے ہیں انگریز اسلام کے انڈے ہیں اور عنقریب انہیں سے اس ملت کے بچے پیدا ہوں گے اور ان کے منہ دینِ الٰہی کی طرف پھیرے جائیں گے۔ (نور الحق ص ۴۴) قرآن شریف میں ہے کہ آخری زمانہ میں قرنا میں آواز پھونکی جائے گی تب سب قومیں ایک قوم بن جائیں گی اور ایک ہی مذہب پر جمع ہو جائیں گی۔ (چشمہ معرفت ۲ ص ۶۷) "وہ قرنا مسیح موعود (مرزا) ہے۔" (چشمہ معرفت ص ۷۸) (مسیح موعود کے ذریعہ) خدا تعالیٰ تمام متفرق لوگوں کو ایک مذہب پر جمع کر دیگا۔ (چشمہ معرفت ص ۸۰) پس خدا نے تمام قوموں کو ایک بنانے اور سب کا ایک مذہب بنانے کیلئے ایک امت میں سے ایک نائب (مرزا) مقرر کیا۔ (چشمہ معرفت ص ۸۳)

"مجھے اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دی ہے کہ وہ بعض امراء اور بادشاہوں کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کریگا پھر بعد اس کے عالم کشف میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار[3] تھے۔" (برکات الدعا ص ۳۰) الہام ہوا۔ "عنقریب اُسے (مرزا کو) ایک ملک[4] عظیم دیا جائیگا اور فتح ہوگی"۔ (ازالہ اوہام ص ۸۵۵) الہام ہوا۔ تیری طرف نورِ جوانی کی قوتیں رد کی جائیں گی اور تیرے پر زمانہ جوانی آئیگا اور تیری بیوی کی طرف بھی تر و تازگی واپس کی جائے

---

[1] مگر ملکہ نے مرزائی مذہب قبول نہ کیا۔ اور میرزا صاحب رخصت ہو گئے۔

[2] چشمہ معرفت وہی کتاب ہے جس کی تاریخ طباعت کے چھ دن بعد مرزا مر گیا۔ اب اہل انصاف غور کریں کہ مرزا اپنے مشن میں کہاں تک کامیاب ہوا؟

[3] مرزائی بتائیں وہ بادشاہ کہاں ہیں۔ [4] مرزائیوں! بتاؤ وہ ملک کون ہے۔

[5] مگر اس کے دو سال بعد مرزا صاحب بڑھاپے ہی میں مر گئے۔

نوٹ:۔ مرزا صاحب کو ایک لاکھ فوج کا خواب آیا تھا۔ اور فرشتہ نے پانچ ہزار سپاہی دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اور اس فوج کا سردار منصور بھی کشف سے دکھلایا گیا تھا۔ (ازالہ ص ۹۸ حاشیہ) مگر مرزا صاحب کا یہ خواب پورا نہ ہوا۔ انبیاء کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں۔ مگر مرزا کی یہ خواب بھی غلط نکلی اس طرح محمود ابن مرزا کو بھی افواج ہند کا کمانڈر انچیف بنائے جانے کا خواب آیا تھا۔ مگر پورا نہ ہوا۔ (برکات خلافت ص ۴۵)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گی۔ (۲۴ مئی ۱۹۰۶ء بدر) ''ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں۔'' (میگزین ۱۴ جنوری ۱۹۰۶ء)

برکات مرزا

اس برس چار ہزار عیسائی ہوئے۔ (براہین احمدیہ جلد دوم ص۵، سطر۲۰) ''جب تیرھویں صدی کچھ نصف سے زیادہ گذر گئی تو ایک دفعہ اس دجالی گروہ کا خروج ہوا پھر ترقی ہوتی گئی یہاں تک کہ اس صدی کے اواخر میں بقول پادری بیگر صاحب پانچ لاکھ تک صرف ہندوستان میں کرسٹان شدہ لوگوں کی نوبت پہنچ گئی اور اندازہ کیا گیا کہ قریباً بارہ سال میں ایک لاکھ آدمی عیسائی مذہب میں داخل ہو جاتا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص۴۹۱) تھوڑے عرصہ میں اس ملک میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کرلیا۔ (آئینہ کمالات ص۵۱) اس ملک میں مرتد مسلمان جو عیسائی ہوگئے یا جنہوں نے اور مذہب اختیار کرلیا وہ دو لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ (آئینہ کمالات حصہ دوم ص۳۱۲) مرزا کے مرنے کے بعد مرزا محمود صاحب لکھتے ہیں (آج اسلام کی (۱۹۱۴ء میں) کیا حالت ہے؟ ملک پر ملک مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلا جارہا ہے نہیں۔ بلکہ سب ملک وہ اپنے ہاتھوں سے دے چکے ہیں۔ (تحفۃ الملوک ص۲۵) اسلام کیلئے تھوڑے دنوں کے بعد کوئی جگہ سر چھپانے کی نہ ہوگی۔ (تحفۃ الملوک ص۲۵) اس وقت

---

۱ مگر لاہور ہی میں مرے۔

۲ مرزائی پیدائش ۱۲۵۹ھ میں ہوئی لہذا مرزا صاحب کی تشریف آوری کے ساتھ ہی ارتداد کی وباء پھیل گئی۔ مرزا صاحب جوں جوں ترقی کرتے گئے۔ فتنہ بڑھتا گیا۔ مہدویت کے ادعا کے بعد بارہ سال کے اندر ایک لاکھ آدمی عیسائی ہوگیا۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جبکہ میرزا صاحب مجددیت ومہدویت سے ترقی کر کے مسیحیت کے حقدار بن رہے تھے۔ مسیح قادیانی کے آنے سے حالت بد سے بدتر ہوتی گئی۔ گورنمنٹ کی مردم شماری کے کاغذات کے مطابق ۱۸۸۱ء یعنی مرزا کے مسیح بننے کے وقت پنجاب میں عیسائیوں کی مجموعی تعداد ۳۷۹۶ تھی۔ اسمیں فوجی انگریز بھی شامل تھے۔ اور اس وقت غالباً یہاں کوئی ہندوستانی عیسائی نہ تھا۔ مگر مرزا کے مرنے کے بعد ۱۹۱۱ء میں صرف ہندوستانی عیسائیوں کی تعداد پنجاب میں ۱۶۳۹۹۴ تھی۔ جو ۱۹۲۱ء میں ۳۴۶۲۵۹ تک پہنچ گئی ہے حالانکہ مسیح موعود کے زمانہ میں دین اسلام کا جمیع آفاق واقطار پھیل جانا ضروری تھا۔ (براہین احمدیہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام کی حالت ایسی کمزور ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ (تحفہ،ص۶۲) نام ہی کا اسلام رہ گیا ہے ورنہ کام کے لحاظ سے تو اسلام تو کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ (تحفہ،ص۱۹) ''ہزاروں مسلمان ہیں جو اسلام کو چھوڑ کر دوسرے مذاہب اختیار کر چکے ہیں خود سادات میں سے بیسیوں خاندان مسیحی ہو چکے ہیں''۔ (تحفہ،ص۲۹) ''زمانہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ان ایام میں مسلمان ہی نہیں بلکہ اسلام کا تنزل ہو رہا ہے کیونکہ اسلام دلوں سے مٹ چکا ہے۔'' (تحفہ،ص۳۰)

مرزائی جماعت کی خصوصیات

''وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے وہ ایک سچی مخلص اور خیر خواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں پائی نہیں جاتی وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے جس کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔'' (تحفہ قیصرہ،ص۱۰) کوئی بہت عمدہ اور نیک اثر ابتک اس جماعت کے بعض لوگوں میں ظاہر نہیں ہوا ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیز گاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی بعض حضرات ایسے کجدل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کہہ سکتے انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر ایک دوسرے سے لڑتے اور دست

لے سچے ہیں جیسے گورو ویسے چیلے۔ مرزائی جماعت اقصائے عالم میں تبلیغ اسلام کی علمبردار کہلاتی ہے مگر گھر کا بھیدی خواجہ کمال الدین لاہوری میرزائی لکھتا ہے۔ ''ہم اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ آریہ جماعت کے مقابل میں ہمارے قلم میں کہاں تک مستقل لٹریچر نکلا۔ چند ورقوں کے پمفلٹ یا ہنگامی پوسٹر نکال لینا ویسے ہی بے سود چیزیں ہیں۔ جیسے ہنگامی جوش کے ماتحت لوگوں کے اعمال و افعال ہوا کرتے ہیں۔'' (مجدد کامل،ص۶۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کیوجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینہ پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ خدایا کیا حال ہے یہ کونسی جماعت ہے؟ جو میرے ساتھ ہی نفسانی لالچوں پر کیوں ان کے دل گرے جاتے ہیں بعد میں ایسی بے تہذیبی ہے کہ اگر ایک بھائی ضد سے امن کی چارپائی پر بیٹھا ہے تو وہ سختی سے اس کو اٹھانا چاہتا ہے اور اگر نہیں اٹھتا تو چارپائی کو الٹا دیتا ہے اور اس کو نیچے گراتا ہے پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا اور اس کو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے۔ یہ حالات ہیں جو اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں تب دل کباب ہوتا اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ اگر میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہوں۔ (اشتہار الدعوائے جلسہ ملحقہ شہادت القرآن) ہم پر اور ہماری ذریت پر فرض ہو گیا کہ اس مبارک گورنمنٹ کے ہمیشہ مددگار رہیں۔ (ازالہ ص ۱۳۲) ''اس پاک باطن جماعت (یعنی مرزائی) کے وجود سے گورنمنٹ برطانیہ کو خداوند جل جلالہ کا شکر گزار ہونا چاہئے یہ لوگ سچے دل اور دلی خلوص سے اس گورنمنٹ کے خیرخواہ اور دعا گو ہونگے۔'' (ازالہ اوہام ص ۸۴۹) مرزا کے خلف و خلیفہ مرزا محمود نے مرزائیوں کو حسب ذیل سرٹیفکیٹ عطا کئے۔

''اس (مرزائی جماعت) کے بعض افراد کی اولاد نہایت ہی گندہ اور شرمناک نمونہ اخلاق کا دکھا رہی ہے اور وہ اپنے خبث باطن کیوجہ سے دنیا کے خبیث ترین وجودوں سے مشابہت رکھتی ہے کیا تم قیامت کے دن وہ لعنتیں لیکر کھڑے ہوگے جو تم نے دنیا میں کمائیں؟ کیا تم نے کبھی شیشہ میں منہ بھی دیکھا ہے کہ تمہارے چہروں پر وہ رقت وہ نور وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نرمی وہ محبت بھی پائی جاتی ہے جو دلوں کی اصلاح کر سکے؟ تم بھیڑیوں کے چہرے لیکر فرشتوں کا کام کرنا چاہتے ہو؟ تم اصلاح کے طریق نکالتے نکالتے قرآن مجید کو اس طرح چھوڑ رہے ہو جس طرح نعوذ باللہ ایک پرانی جوتی کو اتار کر پھینک دیا جاتا ہے خربوزے کو خربوزہ دیکھ کر رنگ بدلتا ہے تم خود گندے ہو گئے اس لئے تمہیں دیکھ کر تمہاری اولادیں بھی گندی ہو گئیں۔" (الفضل ۲ جون ۱۹۳۲ء)

مرزائیوں کو یہ شہری سند مبارک ہو کیا اسی جماعت کو قائم کرنے کے لئے مرزا صاحب مبعوث ہوئے تھے؟ وہ بقول مرزا محمود دنیا کے خبیث ترین وجودوں سے مشابہت رکھتی ہیں جو بھیڑیوں کا چہرہ لیکر فرشتوں کا کام کرنا چاہتی ہے جو اصلاح کا طریق نکالتے نکالتے قرآن کو منسوخ قرار دے رہی ہے۔ جس کے افراد گندے اور ان کی اولادیں بھی گندی ہیں۔ کیا اثر محبت کا نتیجہ نکلنا تھا؟ اور اس سید المرسلین ﷺ کی ہمسری کا دعویٰ۔

انجام مرزا

"میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا"۔ "کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا"۔ (البشریٰ)

"میرے لئے فیصلہ ہوا کہ گرایا جائے"۔ (البشریٰ وجہ اول) دانیال کی پیشگوئی نقل کر کے کہا۔ "مسیح موعود (مرزا) تیرہ سو پینتیس ہجری تک اپنا کام چلائے گا یعنی چودھویں صدی سے پینتیس برس برابر کام کرتا رہیگا"۔[1] (تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۱۱۶) "میری عمر اسی برس[2] چار پانچ کم یا

---

[1] مرزا صاحب بمقام لاہور ۱۳۲۶ھ میں میلہ بھدرکالی کے دن ہندہیضہ (اللاؤس) کی بیماری سے آناً فاناً مر گئے۔

[2] مگر مرزا صاحب ۶۸ سال کی عمر میں ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں مر گئے۔ ان کا سال پیدائش ۱۸۴۰ء بحوالہ کتاب البریہ پہلے درج ہو چکا ہے انبیاء جہاں فوت ہوتے ہیں وہیں دفن ہوتے ہیں۔ مگر مرزا صاحب کی لاش کو خر دجال پر سوار کرا کر قادیان لایا گیا اور وہاں جوہڑ کے کنارے دفن کیا گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چار پانچ زیادہ"۔ (حقیقۃ الوحی)

نوٹ: ماہ مئی میں بمقام لاہور رسالہ پیغام صلح لکھنے میں مصروف تھے اور اپنی کتاب چشمہ معرفت کی تکمیل سے بھی ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں فارغ ہوئے اسی کتاب میں ڈاکٹر عبدالحکیم کی اپنے سامنے ہلاکت اور اپنی سلامتی کی پیشگوئی تھی اور ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی کہ مرزا ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک مر جائیگا۔ نقل کر کے لکھا تھا کہ اب یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے اختیار میں ہے۔"

"حضرت صوفی پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب علی پوری بھی قضائے موت کی طرح لاہور پہنچ گئے اور انہوں نے بمقام شاہی مسجد بروز جمعہ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء مرزا کو مقابلہ ومناظرہ کیلئے للکارا اور اس کی ہلاکت کیلئے مجمع عام میں دعا کی اور فرمایا کہ مرزا کو تین دن کی مہلت ہے پیر صاحب کی طرف سے روزانہ آدمی مرزا کے پاس آتے جاتے رہے آخر بروز اتوار پیر صاحب نے کہلا بھیجا کہ اب صرف ایک دن کی مہلت ہے توبہ کرلو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے مرزا کو مقابلہ میں آنیکا حوصلہ نہ ہوا سنا گیا ہے بروز دوشنبہ خربوزہ کھانے کے بعد ہیضہ ہو گیا اور مارفیائی ڈبل خوراک کھانے کی وجہ سے الاؤس کا عارضہ لاحق ہو گیا آخر کار مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دیدی۔ پیغام صلح کی تصنیف ناتمام رہی اور چشمہ معرفت میں جس مقدمہ کا ذکر کیا تھا اس کا خدا نے چھ دن کے اندر ہی فیصلہ فرما دیا۔ اور سنا گیا ہے کہ اہل ہنود مرزا کے مکان پر حاضر ہوئے اور کہا کہ ہمارے کرشن مہاراج کو جلانے کے لئے ہمارے حوالے کرو لاہور کی فضاء کو ناموافق دیکھ کر نورالدین نے لاش کو قادیان لے جانے کا فیصلہ کیا اور خچر گاڑی کا ایک ڈبہ ریزرو کرا کر بٹالہ لے گئے اور وہاں سے لے کر ایک جوہڑ کے کنارے سپرد خاک کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"حصہ دوم"

مرزائیوں کے خلیفہ اول مولوی نورالدین بھیروی کے حالات

ابتدائی حالات

مرزا کے دست راست اور مرزائی سلسلہ کے معاون اعظم مولوی نورالدین کی پیدائش بھیرہ میں ہوئی۔ نسب کے متعلق متضاد اقوال لوگوں میں مشہور ہیں۔ ابتدائی تعلیم بھیرہ میں حاصل کی اسی زمانہ میں استاد الکل، شیخ العصر، رؤس الفقہاء و المحدثین سید العابدین، سلطان التارکین، جدّی ومولائی حضرت مولانا احمد الدین[1] بگوی رحمۃ اللہ علیہ بھیرہ میں رونق افروز ہوئے نورالدین نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور حضرت ممدوح کی خدمت میں بغرض افاضہ تعلیم حاضر ہوا اور اس چشمۂ علم وعرفان سے محروم نہ رہا اور علوم عربیہ سے سند فراغت حاصل کی۔ ایسے لوگ ابھی زندہ موجود ہیں جنہوں نے اپنے کانوں سے حضرت استاذ الکل رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے یہ کلمات سنے تھے کہ "نورالدین مجھے تم سے بو آتی ہے تم دین سے دور ہو جاؤ گے اور مذہب اسلام میں کسی فتنہ کا باعث بنو گے" اس کے بعد ہندوستان میں کئی جگہ مصروف تعلیم رہنے کے بعد مکہ معظمہ و مدینہ منورہ پہنچے۔

---

[1] حضرت مرحوم خاکسار مولف کے جد امجد تھے۔ ظاہری علوم حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ومولانا شاہ محمد اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے تھے اور فیض، باطنی حضرت مجدد مائۃ الحاضرہ شاہ غلام علی شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا۔ جامع کمالات صاحب کشف وکرامات تھے پنجاب میں تنویر قلوب واشاعت وترویج علوم دینیہ میں آپ کا نمایاں حصہ ہے سکھوں کے عہد مظلمہ میں حضرت مرحوم اور حضرت کے بڑے بھائی مولانا غلام محی الدین بگوی رحمۃ اللہ علیہ نے پنجاب میں علوم دینی کی نہریں بہادیں۔ جامع مسجد بھیرہ حضرت مرحوم کی علو ہمتی وایثار کی عظیم الشان یادگار ہے کم وبیش دو ہزار علماء وفضلاء نے آپ سے حدیث کی سند حاصل کی آپ کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں سے متجاوز تھی تیس سال لاہور میں درس دیا۔ اپنی زندگی کے آخری ایام بھیرہ میں گذارے۔ آپ کا مزار مبارک جامع مسجد بھیرہ میں زیارت گاہ ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدینہ منورہ میں حضرت شاہ عبدالغنی کی سفارش سے کتب خانہ شیخ الاسلام عارف آفندی سے ایک کتاب[1] برائے مطالعہ حاصل کی اس کتاب کا دنیائے اسلام میں ایک ہی نسخہ تھا۔ وہ کتاب لیکر ہندوستان چلے آئے حضرت شاہ عبدالغنی نے خطوط لکھے آدمی بھیجے مگر وہ کتاب واپس نہ ہوئی اور صرف اسی کتاب کے گم ہونے پر مخالفین کتب خانہ اور شاہ صاحب حکومت ترکیہ کے زیر عتاب رہے۔

ترک تقلید

حرمین سے واپسی پر نورالدین نے وہابیت اختیار کی اور ترکِ تقلید پر وعظ کئے اور عدم جواز تقلید پر کتابیں تصنیف کیں بھیرہ میں ہیجان عظیم برپا ہوگیا۔ حضرت مولانا غلام نبی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ومولانا غلام رسول صاحب چووی ، ومولانا غلام مرتضیٰ صاحب بیریلوی ، وحضرت زبدۃ العارفین مولانا عبدالعزیز بگوی رحمۃ اللہ علیہ کے دستخطوں سے ایک فتویٰ غیر مقلدین کے خلاف شائع ہوا اور محلہ پراچگاں بھیرہ میں فیصلہ کن مناظرہ کے بعد غیر مقلدین کا بھیرہ میں ناطقہ بند ہوگیا اور نورالدین صاحب بھیرہ کی رہائش ترک کرنے پر مجبور ہوگئے یہاں سے بھاگ کر بھوپال اور وہاں سے جموں پہنچے اور ایک امیر کی سفارش سے مہاراجہ جموں کے ہاں بحیثیت طبیب ملازم ہوگئے۔

نیچریت

ان دنوں سرسید احمد علی گڑھی کی تفسیر شائع ہوئی اور مذہب نیچریت کا فروغ ہوا نورالدین نے اس مذہب کو برضا ورغبت قبول کیا اور اس کی تائید میں منہمک ہوگئے چندے بھی دئے اور کتابیں بھی فروخت کرائیں۔

---

[1] کہتے ہیں کہ وہ کتاب امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف تھی جو بالکل نایاب تھی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چکڑالویت

بعدازاں مولوی غلام نبی چکڑالوی کے دعاوی سن کر حدیث کے منکر ہو گئے مگر ابھی اپنے چکڑالوی ہونے کا اعلان کرنے میں متذبذب تھے کہ مرزائیت میں پھنس گئے۔

دہریت والحاد

دراصل نورالدین صاحب شروع سے آزادی کے دلدادہ تھے مذہبیت سے انہیں لگاؤ نہ تھا سادہ مزاج، سادہ لوح اور موٹی عقل رکھنے والے تھے۔ ہر چمکتی چیز کو سونا سمجھ لینا انکا معمول تھا۔ مجھے جموں کے ایک معتبر وکیل نے بیان کیا کہ ایک دفعہ مولوی نورالدین صاحب نے مجھے اپنی ایک تصنیف دکھائی جس میں یہ ثابت کیا تھا کہ مذاہب عالم کو مٹائے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔ دہریت والحاد کے اس پلندہ کو وہ شائع کرنا چاہتے تھے مگر بعدازاں جمہور کی ممانعت کے اندیشہ سے شائع نہ کرسکے۔

مرزا کی مریدی

مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ کا اشتہار دیا مرزا کی کتابوں کا مطالعہ کر کے مولوی نورالدین کو انسیت پیدا ہوئی اور مدت سے جس بات کی تلاش میں تھے وہ مل گئی۔ مرزائی تعلیم انہیں اپنی طبیعت و مزاج کے موافق معلوم ہوئی مرزائی تعلیم وہابیت، نیچریت، چکڑالویت، دہریت والحاد کا ایک مرکب یا نچوڑ تھی جسے مولوی صاحب نے فوراً قبول کرلیا۔ انہی دنوں میں ارکان حکومت کشمیر کیساتھ ان کے تعلقات کشیدہ ہو رہے تھے اس لئے اپنے مطلب وغیرہ کیلئے کسی نئے میدان کی تلاش تھی۔ آخر کار مہاراجہ نے انہیں ملازمت سے سبکدوش کردیا اور ان کا ریاست کی حدود سے جبری اخراج عمل میں آیا نور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الدین وہاں سے بھاگ کر قادیان میں فروکش ہو گئے اور مرزا کے گلے لگ کر کہا ع

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

تائید مرزائیت

اس کے بعد مرزائی مذہب کی تائید میں نورالدین نے اپنا تمام زورِ قلم صرف کر دیا۔ بعض اصحاب کی رائے ہے کہ مرزا کی تصانیف کا اکثر حصہ نورالدین کی امداد سے مرتب ہوا۔ محمد حسن امروہی، عبدالکریم سیالکوٹی وغیرہ نورالدین کے ہم خیال قادیان میں جمع ہو گئے اور مرزا کے الہام کے مطابق اسلام کے گھر کو بدلنے اور نبی ﷺ کی احادیث کو کترنے میں مشغول رہے۔

نورالدین کا ایک بچپن کا دوست حکیم فضل دین بھیروی بھی وہاں جا پہنچا مرزا نے دعاؤں سے اور نورالدین نے دواؤں سے پوری سعی کی مگر فضل دین کے گھر کوئی اولاد نہ ہوئی۔ دوسری شادی بھی کرادی مگر فضل دین ناکام و نامراد دنیا سے رخصت ہوا۔ نورالدین نے مرزا صاحب کو نبوت کی دوکان چلانے کے لئے جب تین ہزار روپیہ دیا تو مرزا صاحب خوشی سے جھومنے لگے اور یہ شعر پڑھنے لگے شعر

چہ خوش بودے اگر ہر یک زِ امت نورِ دین بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

(نشانِ آسمانی، ص ۴۵)

عام حالات

نورالدین سے ملنے والے بیان کرتے ہیں کہ مرزائی مذہب کی کامیابی کا دارومدار نورالدین کی سادہ زندگی، حلم، مہمانداری اور لوگوں کی آؤ بھگت اور خوش اخلاقی پر مبنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا۔ سادہ لوح عوام دل پر اس کی ملاقات کا گہرا اثر لے کر جاتے تھے۔نورالدین ایک باکمال اور کامیاب طبیب تھا دور دراز سے لوگ اس کے مطب میں حاضر ہوتے تھے اور مرزائیت کا اثر لے کر جاتے تھے۔نورالدین اکثر احادیث وتفاسیر کی کتابوں پر پاؤں رکھ کر یا ان پر ٹانگیں رکھ کر بیٹھا کرتا تھا اور وہ ان کے آداب کا چنداں قائل نہ تھا یوز آصف کی قبر کو قبر مسیح ثابت کرنا نورالدین کا ہی حصہ تھا۔ نورالدین کا عقیدہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام بے پدر پیدا نہیں ہوئے مگر مصلحتاً اس کا اظہار نہیں کیا۔ (عصائے موسوی،ص ۳۸۱)

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نورالدین پر مادہ حسن ظنی ایسا غالب تھا کہ اس کے سبب یا غلبہ فطرت کے باعث عمداً مکار، دغاباز اور فریبیوں کے فریب میں بھی آجاتا رہا اور ان کے کہنے کی تعمیل دھوکہ کھا کر بعد تجربہ بھی کرتا رہا۔ایسے مواقع کا ذکر اس نے اپنے کئی دوستوں سے کیا اس لئے یہ بات سب میں اس کے دوستوں تک مشہور ہے کہ اس میں مردم شناسی کا مادہ نہ تھا۔مرزا کی صحبت میں رہ کر مزاج میں کسی قدر تلوّن، درشتی، تعلّی وغیرہ پیدا ہوگئی تھی۔

کرامات

لاہور میں مورخہ ۲ جولائی ۱۹۰۰ء مضمون امساک باران پر وعظ کیا اور بڑی بڑی قسمیں کھا کر مرزا کو صادق ثابت کرنے کی سعی کی اور کہا کہ مسلمان جب تک مرزا صاحب کو امام وقت نہ مانیں گے ہرگز بارش کا منہ نہ دیکھیں گے اور کئی اور بلیات دیکھیں گے اور بجائے بارش کے خاک وگرد و بجائے ٹھنڈک کے ان پر آگ برسے گی۔ دوسرے دن نورالدین لاہور سے چلا گیا اس کے جانے کے بعد نزول باران رحمت شروع ہوگیا اور اخیر جولائی تک چھ مرتبہ پرزور بارش ہوئی اور خداوند کریم نے اپنی عاجز مخلوق کو اغوا اور تذبذب سے نجات دلائی۔ (عصائے موسیٰ بحوالہ اخبار ائل گزٹ ۱۶ جولائی ۱۹۰۰ء،ص ۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تفقّہ و علمی کمالات

نورالدین نے فتویٰ دیا کہ میری تحقیق میں نکسیر، قے اور قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (فتاویٰ احمدیہ جلد اول، ص ۳۸) مولوی نورالدین نے ایک کتاب کا نام ''**فصل الخطاب لمقدمة الكتاب**'' رکھا تھا اس نام کے خلاف محاورہ عربی و غلط ہونے کے اکثر چرچا رہا۔ شاید اپنے گرو کی سنت پر عمل کر کے غلط نویسی سے کام لیا ہوگا۔ (عصائے موسیٰ) ایک دفعہ مفتی غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم میانوی سے بمقام لاہور بتاریخ ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء مکالمہ ہوا جس میں نورالدین اپنے دعویٰ **مات عیسیٰ یقیناً** کو ثابت کرانے کیلئے کوئی ایسی دلیل بیان نہ کر سکے جس میں تقریب تام ہونے کا دعویٰ کر سکتے اور لاجواب ہو کر خاموش ہو گئے۔

(الظفر الرحمانی، ص ۲۰۷)

اسی طرح ایک دفعہ مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی صاحب کے سوالات کے جواب میں بمقام قادیان ایسے بدحواس ہوئے کہ اپنے گرو سے پوچھ کر بتانے کا وعدہ کیا۔ مولانا تین دن وہاں مقیم رہے مگر ان کا بیان ہے کہ نورالدین موٹی عقل کا آدمی اور بالکل سادہ لوح انسان تھا اور حسن ظنی کی بنا پر یا مرزا کے عقائد کو اپنے مذہب کے موافق پا کر مرزائی دلدل میں پھنسا رہا۔

دینی رنگ

مرزائیوں کی مایۂ ناز کتاب **عسل مصفّٰی** میں لکھا ہے کہ نورالدین نے خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی منڈی ہوئی ہے۔ (استغفر اللہ) مولوی کرم الدین رئیس بھین کے مقدمات جو مرزا صاحب کے ساتھ ہوئے ان میں نورالدین صاحب مرزا کو فکر دامنگیر ہوا کہ کہیں نورالدین بھیرہ میں رہ کر کسی نیک صحبت کا اثر قبول کر کے مرزائیت ترک نہ کر دے۔ اس لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی شہادتیں ہوئیں شہادتوں میں اس قدر جھوٹ بولے کہ لوگ حیران رہ گئے روئیداد مقدمات بنام ''تازیانۂ عبرت'' طبع ہوچکی ہے اُس میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ پیغمبر صاحب کے زمانہ میں یوسف علیہ السلام موجود تھے۔ یہ اغلباً بدحواسی کے عالم میں کہا ہوگا۔ جھوٹوں کی تعداد صرف ایک ہی بیان میں دس کے قریب پہنچ چکی ہے۔ یہ صرف مرزا صاحب کی صحبت کا اثر تھا۔

مرزا سے عقیدت

اکثر معتبر اشخاص سے سنا گیا ہے کہ مرزا کی عقیدت کا جذبہ کئی دفعہ نورالدین کے دل سے جاتا رہا مگر چونکہ حسن ظنی کا مادہ غالب تھا اور توفیق ایزدی شامل حال نہ تھی اس لئے توبہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ دراصل حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید ترک کرنے اور اُن کی شان میں بُرا بھلا کہنے کا نتیجہ بارگاہ خداوندی سے اسی دنیا میں مل گیا امام حق کی تقلید سے نکل کر امام ضلالت کی غلامی کا پٹہ گلے میں ڈال لیا اور عقل وعلم سے بے بہرہ ہوکر دین و ایمان سب اس کے حوالہ کردیا۔ چنانچہ ایک دفعہ کہا ''میرا تو یہ ایمان ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) صاحبِ شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کریں اور قرآنی شریعت کو منسوخ قرار دیں تو بھی مجھے انکار نہ ہو۔'' (سیرۃ المہدی، ص۱۰۳)

مرزا کے مرنے کے بعد محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق یہ جواب دیا کہ ''میرے نزدیک اگر مرزا صاحب کی اولاد میں سے کسی زمانہ میں کسی کا نکاح محمدی بیگم کی اولاد میں سے کسی لڑکی کے ساتھ ہوگیا تو پیشگوئی پوری ہوجائیگی۔ خدا جسے گمراہ کرے اُسے کون ہدایت دے سکتا ہے۔ جان بوجھ کر جو اندھا بنے اور کنوئیں میں گرے اُس کا کوئی علاج نہیں۔ نورالدین عقل وعلم وخرد مرزا کے حوالہ کرچکا تھا اور عقل سے کسی جگہ کام لینا جائز نہ سمجھتا تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزائیوں میں درجہ

مرزائے قادیانی نے اپنی تصانیف میں کئی جگہ نورالدین کی بڑی تعریف کی ہے۔ اُسے فاروق اور حکیم الامۃ کا خطاب دیا گیا **عسل مصفٰی** میں لکھا ہے کہ اس کا مرتبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و دوسرے صحابہ کے برابر تھا۔ مرزا نے ایک دفعہ کہا تھا جس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھنا ہو، عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھنا ہو، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، سلمان رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، اور علی رضی اللہ عنہ کو دیکھنا ہو، وہ نورالدین کو دیکھ لے۔ (**استغفر اللہ** چہ نسبت خاک را با عالم پاک)

مرزا کے مرنے کے بعد بالاتفاق نورالدین خلیفہ قرار پایا۔ چھ سال خلیفہ رہا۔ اس کی زندگی میں کسی قسم کا اختلاف مرزائیوں میں رُونما نہ ہوا۔ اسکی افضلیت سب کے نزدیک مسلّم تھی۔ اس لئے کسی دعویدارِ خلافت کو مقابلہ کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔

مرزا صاحب نے نہایت ہوشیاری سے نورالدین کے ذریعہ اپنے مشن کو کامیاب بنایا۔ ہر وقت ان کا دل بہلانے میں مصروف رہتا تھا۔ جب کبھی نورالدین کہیں باہر جاتا تھا تب بھی اُسے خوش رکھنے کیلئے خطوط کا سلسلہ جاری رکھتا تھا جن میں اُس کی حد درجہ خوشامد کی جاتی تھی۔ چنانچہ ذیل میں مرزا کے دو خط بنام نورالدین نقل کئے جاتے ہیں۔ جن میں نورالدین کو ازواج مطہرہ کا معزز خطاب دیا گیا ہے۔

مخدومی و مکرمی حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یقین کہ آن مکرم بخیر و عافیت بھیرہ میں پہنچ گئے ہونگے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ خدا

لہ مرزا کو فکر دامن گیر ہوئی کہ کہیں نورالدین بھیرہ میں رہ کر کسی نیک صحبت کا اثر قبول کر کے مرزائیت ترک نہ کر دے۔ اسلئے یہ خوشامد سے بھرا ہوا خط لکھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ بہر حال آپ سے بہتر معاملہ کریگا۔ میں نے کتنی دفعہ جو توجہ کی تو کوئی مکروہ امر میرے پر ظاہر نہیں ہوا۔ بشارت کے امور ظاہر ہوتے رہے اور دو دفعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا **انی معکما أسمع وأری**. ایک دفعہ دیکھا گیا کہ گویا ایک فرشتہ ہے اس نے ایک کاغذ پر مہر لگادی اور وہ مُہر دائرہ کی شکل پر تھی اس کے کنارہ پر محیط کی طرف اعلیٰ کے قریب لکھا تھا ''نورالدین'' اور درمیان میں یہ عبارت تھی ''ازواج مطہرۃ'' میری دانست میں ازواج دوستوں اور رفیقوں کو بھی کہتے ہیں۔ اس کے یہ معنی ہونگے کہ نورالدین خالص دوستوں میں سے ہیں کیونکہ اسی رات اس سے پہلے میں نے ایک خواب دیکھا کہ فرشتہ نظر آیا کہ وہ کہتا ہے کہ تمہاری جماعت کے لوگ پھرتے جاتے ہیں۔ فلاں فلاں اپنے اخلاص پر قائم نہیں رہا۔ تب میں اُس فرشتہ کو ایک طرف لے گیا اور اس کو کہا کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں تم اپنی کہو کہ تم کس طرف ہو؟ تو اُس نے جواب دیا کہ ہم تو تمہاری طرف ہیں۔ تب میں نے کہا کہ جس حالت میں خدا تعالیٰ میری طرف ہے تو مجھے اُس کی ذات کی قسم ہے کہ اگر سارا جہان پھر جائے تو مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ پھر بعد اس کے میں نے کہا کہ تم کہاں سے آتے ہو؟ اور آنکھ کھل گئی۔ اور ساتھ الہام کے ذریعہ سے یہ جواب ملا کہ **اجیٔ من حضرۃ الوتر** میں نے سمجھا کہ چونکہ اس بیان سے جو فرشتہ نے کیا وتر کا لفظ مناسب تھا کہ وتر تنہا اور طاق کو کہتے ہیں اسلئے خدا تعالیٰ کا نام الوتر بیان کیا۔ اس خواب اور اس الہام سے کچھ مجھے بشریت سے تشویش[1] ہوئی اور پھر سو گیا تب پھر ایک فرشتہ آیا اور اس نے ایک کاغذ پر مہر لگادی اور نقش مہر جو چھپ گیا دائرہ کی طرح تھا اور وہ اس قدر دائرہ تھا جو ذیل میں لکھتا ہوں اور تمام شکل یہی تھی۔

---

[1] معلوم ہوا کہ پہلے جو قسم کھائی تھی کہ مجھ کو پرواہ نہیں وہ قسم جھوٹی تھی، مرزا صاحب قسمیں کھانے کے عادی تھے۔ ان کی دوسری قسموں کا حال بھی اس سے معلوم ہوسکتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نوردین
ازواج مطہرۃ

مجھے دل میں گذرا کہ یہ میری دل شکنی کا جواب ہے اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ ایسے خالص دوست بھی ہیں جو ہر ایک لغزش سے پاک کئے گئے ہیں جن کا اعلیٰ نمونہ آپ ہیں۔

والسلام خاکسار غلام احمد از قادیان۔ بخدمت اخویم حکیم فضل دین صاحب السلام علیکم

مرزا کا دوسرا خط

مخدومی ومکرمی اخویم حضرت مولوی صاحب سلمہٗ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچ کر باعثِ مشکوری ہوا۔ عام طور پر لوگ آں مکرم کے استقلال کو بڑی تعجب[1] کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ درحقیقت اللہ جلّ شانہٗ کے بندے جو اس کی ذات پر توکل رکھتے ہیں اُن کے لئے خدا تعالیٰ کافی ہے۔ کسی رئیس کی کیا پرواہ ہے جبکہ اس بات کو مان لیا کہ خدا ہے اور ان صفتوں والا کہ ایک **طرفۃ العین** میں جو چاہے کر دے تو پھر ہم کیوں غم کریں اور زید و عمر کی بے التفاتی سے ہمارا کیا نقصان۔ آپ کو اپنے بہت سے برکات کا مورد بنادے کہ آپ نے اس عاجز کی للّٰہ وہ خدمت کی ہے کہ جس کی نظیر اس زمانہ میں ملنا مشکل ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ چونکہ انسان کے بعض اخلاق مخفیہ کا خلقت پر ظاہر ہونا کسی قسم کی تکلیف پر موقوف ہے اس لئے وہ رحیم وکریم اپنے مستقیم الحال بندوں پر حوادث بھی نازل کرتا ہے تا ان کے دونوں قسم کے اخلاق جو ایام راحت اور ایام رنج سے متعلق ہیں ظاہر ہو جائیں۔ اسی وجہ سے ہم خدا تعالیٰ کی مشیت میں کھینچے چلے

---

[1] میرزا کو خود بھی تعجب تھا۔ دل میں خوشی ہوگی کہ عجب آدمی ہاتھ آیا ہے جس میں عقل وخرد کا نام نہیں۔ ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جاتے ہیں تا جو کچھ ہمارے اندر ہے ظاہر ہو جائے اس عاجز کا پہلا خط جس میں ایک دو الہام درج ہیں شاید پہنچ گیا ہوگا۔ والسلام خاکسار غلام احمد از قادیان ۳ ستمبر ۹۲ء۔

منقول از زمیندار ۱۹، نومبر ۱۹۳۲ء۔

انجام

مولوی نورالدین نے اپنے مرنے سے چند روز پہلے میرے اخ مکرم حضرت زبدۃ العارفین مولانا محمد ذاکر بگوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا جس میں خاندان بگویہ کے اخلاق کریمانہ وعنایات کا ذکر کرنے کے بعد اپنے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ اور اپنی عمر کے آخری افعال سے ندامت کا اظہار کیا تھا اور اس کے الفاظ سے ظاہر ہوتا تھا کہ نورالدین کو تنبیہ ہو چکی ہے۔ سنا گیا ہے کہ مرنے سے آٹھ دن پہلے حجرہ کے اندر ہی رہا۔ میرے حضرت بھائی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ یقیناً توبہ کر کے مرا ہے۔ **واللہ اعلم بحقیقۃ الحال.**

مولوی نورالدین نے ۱۹۱۴ء میں انتقال کیا اور اس کے بعد اُمت مرزائیہ میں افتراق وانشقاق کا بازار گرم ہو گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"حصہ سوم"

مرزائیوں کے فرقے

مولوی نورالدین کی وفات کے بعد امت مرزائیہ اختلاف عقائد کی بنا پر کئی حصوں میں منقسم ہوگئی۔ ان میں سے اگرچہ لاہوری وقادیانی زیادہ مشہور ہیں۔ مگر دوسرے فرقے بھی اپنی تفرقہ انداز سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ اس لئے ان کا مختصر تذکرہ قارئین کی دلچسپی کیلئے درج کیا جاتا ہے۔

محمودیہ

اس فرقہ کا مرکز قادیان ہے اس لئے یہ فرقہ قادیانی بھی کہلاتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا بڑا لڑکا مرزا محمود احمد اس گروہ کا امام یا پیشوا ہے۔ یہ لوگ مرزا کی نبوت کا اعلانیہ پرچار کرتے ہیں اور مرزا کے تمام دعاوی کو اس کے اصلی الفاظ میں صحیح ودرست تسلیم کرتے ہیں۔ مرزا کے دعوے: **من فرق بینی وبین المصطفٰی ماعرفنی ومارای** کے مطابق قادیانی اُسے محمد ﷺ کا بروز سمجھتے ہیں اور **وللاخرۃ خیرلک من الاولیٰ** کے مطابق مرزا کی بعثت کو بعثت اوّل یعنی رسالت مآب ﷺ سے افضل اعتقاد کرتے ہیں۔ اسی جماعت کا ایک شاعر کہتا ہے۔ شعر

محمد پھر اُتر آئے ہیں ہم میں — اور ہیں پہلے سے بڑھ کر عزوشاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل — غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

مرزا محمود احمد کو یہ لوگ فخر المرسلین لکھا کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد نے اپنے اس لڑکے کی تعریف میں لکھا تھا شعر

اے فخر رُسل قرب تو معلوم شد — دیر آمدۂ از رہ دُور آمدۂ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا محمود کے عقائد در بارہ مرزا غلام احمد قادیانی ملاحظہ ہوں:

''مرزا صاحب بلحاظ نبوت کے ایسے ہیں جیسے اور پیغمبر اور ان کا منکر کافر ہے''۔ (الفضل ۱۹۱۴ء نمبر ۱۲۲۔ ص ۸) ''جو مرزا صاحب کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔'' (تشحیذ الاذہان، ص ۱۴۰، نمبر ۴، ج ۶) ''مرزا صاحب نے اُس کو بھی کافر ٹھہرایا ہے جو سچا تو جانتا ہے مگر بیعت میں توقف کرتا ہے۔'' (تشحیذ، ص ۱۴۱، نمبر ۴، اپریل ۱۹۱۴ء) مرزا صاحب کا انکار کفر ہے (فضل ج ۲، ۹ جنوری ۱۹۱۵ء) ''مرزا صاحب عین محمد تھے''۔ (ذکر الٰہی، ص ۶۰) اگر نبی کریم کا منکر کافر ہے تو مسیح موعود کا منکر بھی کافر ہے کیونکہ مسیح موعود (مرزا صاحب) نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہ تھے اس لئے اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں ہے تو نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں۔ اور یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ بعثت اوّل میں تو آپ کا منکر کافر ہو اور آپ کی دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اکمل اور اشد ہے آپ کا انکار کفر نہ ہو۔ (ریویو موسومہ کلمۃ الفضل، ص ۱۴۶) ''کیا اس بات میں شک ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا جب تک **اٰخرین منھم** کی آیت موجود ہے اس وقت تک تو مجبور ہے کہ مسیح موعود کو محمد ﷺ کی شان میں قبول کرے۔'' (کلمۃ الفضل، ص ۵) ''(مرزا) بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا ہے۔'' (حقیقۃ النبوۃ، ص ۲۵۷) تمام انبیاء (جس میں نبی کریم بھی شامل ہیں) پر فرض ہے کہ مسیح موعود (مرزا صاحب) پر ایمان لائیں تو ہم کون ہیں جو نہ مانیں''۔ (الفضل ص ۶ ج ۳، نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۱۵ء) ''کیا یہ پرلے درجہ کی بے عزتی نہ ہوگی کہ ہم آیت **لانفرق** میں داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام وغیرہ کو تو شامل کرلیں اور مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو شامل نہ کریں۔'' (کلمۃ الفضل، ص ۱۱۷) ''مسیح موعود نے خطبہ الہامیہ میں بعثت ثانی کو ''بدر'' کا نام رکھا ہے اور بعثت اوّل کو ''ہلال'' جس سے لازم آتا ہے کہ بعثت ثانی کا کافر بعثت اوّل کے کافروں سے بدتر ہے۔'' (الفضل ص ۴، ۱۵ر جولائی ۱۹۱۵ء)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا محمود اپنے متعلق لکھتا ہے: ''جس طرح مسیح موعود کا انکار تمام انبیاء کا انکار ہے اسی طرح میرا انکار انبیاء بنی اسرائیل کا انکار ہے جنہوں نے میری خبر دی۔ میرا انکار رسول اللہ ﷺ کا انکار ہے جنہوں نے میری خبر دی''۔ میرا انکار شاہ نعمت اللہ ولی کا انکار ہے جنہوں نے میری خبر دی۔ (الفضل ۲۲ ستمبر ۱۹۱۷ء) ''وہ خلیفہ اسلامی جس کی اتباع تمام مشرقی و مغربی دنیا پر فرض ہے وہ میں ہوں۔'' (ریویو اکتوبر ۱۹۲۴ء، ص ۳۵)

اپنے والد کی متابعت میں مرزا محمود نے جنگ عظیم کے دوران میں برطانیہ کی وفاداری کے راگ الاپے اور کہا کہ اگر مجھ پر بارِ خلافت نہ ہوتا تو میں رنگروٹ بنکر فوج میں بھرتی ہو جاتا۔ ۱۹۱۹ء میں جنگ افغانستان کے موقعہ پر افغانستان کو کچلنے کے لئے احمدی رجمنٹیں بھرتی کرنے کا ارادہ کیا بغداد و بیت المقدس کے فتح ہونے پر قادیان میں جشن چراغاں منایا گیا۔ اُس دن منارۃ المسیح قادیان پر گیس کے ہنڈے روشن تھے اور جزیرۃ العرب پر غیر مسلموں کے قابض ہو جانے کی خوشی میں ہر قادیانی فرطِ مسرت سے پھولے نہ سماتا تھا انہیں اپنے نبی کے مشن کا ثمرہ نظر آ رہا تھا۔ مرزا محمود کے چال چلن و اخلاق کے متعلق کئی روایات مشہور ہیں۔ اس کے شباب اور لڑکپن کے کئی قصے زبان زد خلائق ہیں۔ مرزا غلام احمد کے سامنے بھی اس کے برے چال چلن کی شکایتیں ہوئی تھیں چنانچہ اُسی زمانہ میں ایک لڑکی کے ساتھ ناجائز تعلق کا الزام اس پر لگایا گیا تھا۔ عہد خلافت میں بھی مرزا محمود کے ''**مشی فی النوم**''۔ ''کنارِ بیاس کے خاص مشاغل''۔ ''مدرسہ نسواں'' وغیرہ کے متعلق اخبارات میں کئی بیان شائع ہو چکے ہیں۔ مولانا عبدالکریم صاحب ایڈیٹر ''مباہلہ'' امرتسر اور اُن کا خاندان پکا مرزائی تھا اور وہ بہشتی مقبرہ کا ٹکٹ بھی حاصل کر چکے تھے مگر مرزا محمود کی عیاشیوں اور دیگر کارروائیوں سے واقف ہو کر اُن کی آنکھیں کھل گئیں اور خدا کے فضل و کرم سے انہیں دوبارہ داخل اسلام ہونے کی توفیق حاصل ہوئی۔ مولانا ممدوح نے بذریعہ اخبار مباہلہ مرزا محمود کو مباہلہ کے لئے چیلنج دیا۔ مگر مرزا محمود نے مباہلہ قبول کرنے کی بجائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ارکان انجمن مباہلہ کے خلاف اپنے مریدوں کو اشتعال دلایا۔ آخر کار مولانا کو "**اعلاء کلمۃ الحق**" کی پاداش میں قادیان سے جلاوطن ہونا پڑا۔ ان کے مکانات سورج کی روشنی میں دن کے وقت جلا دیئے گئے۔ ہزار ہا روپیہ کا سامان نذر آتش کر دیا گیا اور مولانا عبدالکریم پر قاتلانہ حملہ ہوا اور اُن کے ایک ہمراہی مستری محمد حسین صاحب شہید کر دیئے گئے۔ مگر الحمدللہ کہ مولانا نہایت صبر و استقامت کے ساتھ امرتسر میں رہ کر اخبار "مباہلہ" کیلئے قادیان کے سربستہ رازوں کا انکشاف کر رہے ہیں۔

مرزا محمود انگلستان کی سیاحت بھی کر چکا ہے۔ وہاں اُس نے "احمدیت" یعنی مرزائیت پر ایک لیکچر دیا تھا اور لنڈن کے "لڈگیٹ" میں اقامت اختیار کی تھی۔ مرزائیوں نے اُسی وقت اعلان کر دیا کہ احادیث میں جو آیا ہے کہ مسیح علیہ السلام دجال کو بابِ لد[1] پر قتل کریں گے وہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ مرزا محمود کا انگلستان کے اخبارات میں مرزا محمود نے ہزار ہا روپیہ خرچ کر کے اپنی ذات کے متعلق پروپیگنڈا کیا۔ لنڈن کے اخبارات میں "ہز ہولی نیس خلیف ٹل مسیح"۔ (تقدس مآب خلیفۃ المسیح) کے لقب سے اس کا ذکر کیا گیا۔ عوام نے سمجھا کہ دراصل خلیفہ صاحب کا نام "ٹل مسیح" ہے کیونکہ انگریزی میں "خلیفہ ٹل مسیح" شائع ہوا تھا۔ اس لئے اس کا نام "ٹل مسیح" مشہور ہوگیا۔

۱۹۲۲ء میں قادیانیوں میں بہائیت کا چرچا ہونے لگا۔ محفوظ الحق علمی مولوی فاضل اور کئی دیگر اشخاص نے اعلانیہ "بہائی مذہب" قبول کر لیا اور اعلان کر دیا کہ مرزا غلام احمد نے بہاءُ اللہ کی تعلیمات، بہائی عقائد و طرزِ استدلال سے فائدہ حاصل کیا تھا ورنہ دراصل مسیح موعود اور مہدی اور زمانہ کا رسول بہاؤ اللہ ہی تھا۔ مرزا محمود نے اس زبردست

---

[1] کتب لغت اور کتب احادیث میں لد ایک گاؤں کا نام ہے۔ جو فلسطین میں ہے مرزائیوں نے فن تاویل میں تمام گذشتہ ملحد فرقوں سے فوقیت نامہ حاصل کر لی ہے دمشق سے مراد قادیان، ابن مریم سے مراد غلام احمد، لد سے لنڈن کا لڈگیٹ، منارہ شرقی سے مراد قادیان کا منارہ۔ غرض مرزائیوں کے نزدیک محمد ﷺ کی تعلیم ایک معمہ تھی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رد کے مقابلہ میں اپنے آپ کو عاجز پا کر مقاطعہ کے ہتھیار سے کام لیا۔ علمی و دیگر بہائی قادیان کی رہائش ترک کرنے پر مجبور ہو گئے اور اُنہوں نے ''کوکب ہند'' کے نام سے ایک اخبار آگرہ سے جاری کیا جو ملک ہند میں بہائیت کی تبلیغ کرنے والا واحد پرچہ ہے اس میں قادیانی مذہب کی تردید بھی نہایت عمدگی سے کی جاتی ہے۔

مذہب مرزائیت کی تبلیغ اور پروپیگنڈا کے فن میں مرزا محمود اپنے والد سے زیادہ ماہر اور ہوشیار ثابت ہوا ہے، گورنمنٹ برطانیہ کو ہر حال میں اپنے موافق رکھنے کے لئے خوشامد چاپلوسی اور اظہار وفاداری میں کوئی غدار ملت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ممالک غیر میں اس کے کئی مبلغین ''خدمات خصوصی'' پر مامور ہیں، اور ان کی خدمات کو خدمات اسلام ظاہر کر کے سادہ لوح مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے۔ اکثر بے خبر جاہل اور نئی روشنی کے دلدادہ جنٹلمین انہیں مبلغ اسلام اور خادم اسلام سمجھ کر ان کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں۔ اور اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر ان کو چندہ دینے لگتے ہیں، سرمد شہید نے عالم کشف میں شاید ان ہی لوگوں کو دیکھ کر کہا ہو ؎

یاراں چہ عجب راہ دورنگی دارند　　مصحف بہ بغل دین فرنگی دارند

مرزائیوں کی غیر ممالک میں تبلیغ کی حقیقت حسب ذیل تصریحات سے واضح ہو سکتی ہے، قارئین بعد ازاں الفاظ کا مطالعہ کر کے اندازہ لگائیں۔

خواجہ کمال الدین مرزائی لکھتا ہے، کہ'' قادیانی بھائیوں نے جا کر ولایت میں کہا کہ احمدی فرقہ دوسرے مسلمانوں سے الگ ہے اور اُنہوں نے ماسٹر پیغمبر (محمد ﷺ) اور شاگرد پیغمبر (مرزا) کا فلسفہ بھی انگلستان میں پیش کر کے دیکھ لیا۔ یہ پچھلا امر بھی انگلستان میں اُن کی ترقی کی روک کا باعث ہو گیا قادیانی مبلغین میں سے ایک نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ اتوار کے دِن وہ اٹرلو اسٹیشن پر آجاتے اور اس ٹوہ میں رہتے کہ کون لنڈن سے مسجد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ووکنگ کی طرف جارہا ہے اگر انہیں کسی ایسے شخص کا پتہ مل جاتا تو اُس کے ہمراہ گاڑی میں بیٹھ جاتے اور ووکنگ تک مرزا صاحب کی نبوت کی تلقین کرتے، چنانچہ ایک دن ملک بیلجیم کی ایک نومسلم خاتون اپنے بچوں کو لیکر ووکنگ آرہی تھی، تو اُس کے ساتھ قادیانی مبلغ بھی بیٹھ گئے اور نبوت مرزا پر زور دینے لگے اس پر خاتون نے کہا کہ بڑی سے بڑی بات جو تمہاری تقریر سے مجھے نظر آئی ہے وہ یہ ہے کہ محمد ﷺ کے ماتحت ایک چھوٹا پیغمبر پیدا ہوا ہم تو اب تک بڑے پیغمبر سے عہدہ برآ نہیں ہوئے جس وقت ہم بڑے پیغمبر کی تعلیم پر پورے عامل ہو جائیں گے، اُس وقت چھوٹے پیغمبر کا بھی خیال کرلیں گے یہ الفاظ قادیانی جماعت کے غور کرنے کے قابل ہیں وہ عملی رنگ کو اپنے سامنے رکھیں، آخر انہوں نے دیکھ تو لیا کہ جن وجوہ[2] سے انہوں نے اوّل جرمن اور بعد میں اپنے امریکن مشن کو بند کیا وہ ہی صورت ان کے انگلستانی مشن کی ہو رہی ہے"۔ (مجدد کامل، ص ۸۸)

مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں "میں گورنمنٹ کی پولیٹیکل خدمت وحمایت کیلئے ایسی جماعت تیار کر رہا ہوں جو آڑے وقت میں گورنمنٹ کے مخالفوں کے مقابلے میں نکلے گی اور گورنمنٹ کے متعلق مجھے الہام ہوا ہے کہ جب تک تو گورنمنٹ کی عملداری میں ہے خدا گورنمنٹ کو کچھ تکلیف نہ دیگا اور جدھر تیرا منہ ہوگا اُسی طرف خدا کا ہوگا اور میرا منہ[3] گورنمنٹ انگلشیہ کی طرف ہے لہٰذا خدا کا منہ بھی اسی گورنمنٹ کی طرف ہے"۔

(الہامی قاتل جلد ۱۸، ص ۵)

---

[1] مرزائیوں کی یہی "اسلامی" خدمات ہیں جن کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے۔ اور سادہ لوح عوام انہیں ممالک فرنگ میں اسلامی مبلغ تصور کر لیتے ہیں اور انہیں چندہ دیتے ہیں اور مرزائی جھوم جھوم کر کہتے ہیں کہ ہم وہ ہیں جنہوں نے مغرب میں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیا ہے۔ فافہم (مؤلف)

[2] یعنی اہل جرمن وامریکہ قادیانی جماعت کو انگریزی جاسوس سمجھنے لگے اور مرزا غلام احمد کی نبوت کا پرچار نہ ہو سکا۔

[3] بخاری کتاب الجہاد میں روایت ہے۔ کہ قیصر روم نے ابوسفیان سے دریافت کیا۔ کہ پیغمبر اسلام کے ماننے والے مسکین غریب لوگ زیادہ ہیں یا سردار اور قوی لوگ؟ ابوسفیان نے جواب دیا مسکین اور غریب لوگ۔ ہرقل نے اس جواب پر کہا کہ ہر ایک نبی کے پہلے ماننے والے مسکین غریب لوگ ہی ہوتے رہے ہیں۔ (رحمۃ للعالمین ص ۱۷۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمارے گروہ میں عوام کم اور خواص[1] زیادہ ہیں اس گروہ میں بہت سے سرکار انگریزی ذی عزت عہدہ دار ہیں۔ (کتاب البریہ، صفحہ ۱۷ حاشیہ)

مرزا محمود کہتا ہے ہم گورنمنٹ کی ایسی خدمت کرتے ہیں جو پانچ پانچ ہزار روپیہ تنخواہ پانے والے نہیں کرتے۔ (الفضل)

مرزا محمود ۱۹۱۴ء سے لیکر ۱۹۲۴ء تک اہل اسلام سے ترک تعاون پر عمل پیرا رہا، اُس نے مسلمانان عالم کو کافر، مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا اور اُن سے رشتہ ناطہ و برادری کے تعلقات قائم کرنا اُن کی شادی یا غمی کی رسومات میں شریک ہونا بلکہ ان کے بچوں کا جنازہ تک پڑھنا اپنے مریدوں کے لئے ناجائز و حرام قرار دیا مگر ۱۹۲۴ء کے بعد کسی پولیٹکل مصلحت سے مسلمانانِ ہند کی قیادت و رہنمائی کا شوق اس کے دِل میں سما چکا ہے انہیں "کافروں، مرتدوں، اور بے دینوں" کی بھلائی و بہبودی کی فکر بقول مرزائیان اُسے ہر وقت بے چین کئے رکھتی ہے، فتنۂ ارتداد کے زمانہ میں بے شمار مرزائی حلقۂ ارتداد میں مبلغین اسلام بن کر پہنچے علمائے اسلام اُسی وقت اُن کے عزائم کو تاڑ گئے تھے۔ مگر مدعیانِ قیادت یعنی نئی ظلمت کے شیدائیوں نے ہر جگہ علمائے اسلام کا استخفاف کیا اور قادیانیوں کی اسلامی ہمدردی کا شکریہ ادا کیا گیا، مرزائیوں نے تبلیغ و انسداد فتنۂ ارتداد کے لئے لاکھوں روپیہ مسلمانوں سے وصول کیا اور اُس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ۱۹۳۲ء کے جلسہ قادیان میں اعلان کیا گیا کہ "ساندھن (حلقۂ ارتداد) سے احمدیوں کا قافلہ غلام احمد کی جے کے نعرے لگاتا ہوا قادیان پہنچا ہے اور احمدیت وہاں اچھی طرف پھیل رہی ہے۔ گویا آریہ بننے سے بچ کر ملکانوں کی ایک جماعت مسلمانوں کے لاکھوں روپیہ کے صرف سے مرزائی بن گئی، محمد رسول

[1] مرزا اور مرزائیوں کا قبلہ انگریز ہیں۔ فافہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ ﷻ کی اُمت سے نکل کر قادیانی نبی کی امت میں شامل ہو گئے۔

لاہور کے ایک ہندو راجپال نے ایک دل آزار کتاب ''رنگیلا رسول'' تصنیف کی جس سے مسلمانانِ ہند میں ایک ہیجانِ عظیم برپا ہو گیا، قادیانیوں نے قیادت کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا، بڑے بڑے لمبے پوسٹر ہر ہفتہ مرزا محمود کی طرف سے شائع ہو کر بڑے بڑے شہروں کے در و دیوار پر چسپاں ہونے لگے جن میں مسلمانوں کو ہندوؤں کے ساتھ معاشرتی و تجارتی مقاطعہ کی تلقین کی جاتی تھی اُس زمانہ میں عام طور پر لوگ مرزائیوں کو نبی اکرم ﷺ کا عاشق اور اسلام کے بہادر سپاہی خیال کرتے تھے مرزا محمود نے اپنی جماعت کے ذریعہ اپنی قیادت کا ڈھنڈورہ پٹوایا اور سادہ لوح مسلمانوں سے لاکھوں کی تعداد میں دستخط کرا کر ایک میموریل وائسرائے کے نام بھجوایا جس میں انبیاء و بانیان مذاہب کی توہین کو جرم قرار دینے کے لئے کسی خاص قانون کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا تھا چنانچہ گورنمنٹ نے تعزیراتِ ہند میں مجوزہ ترمیم کو قبول کر لیا، مسلمانوں کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی مگر اس چالبازی اور فریب کی حقیقت جلد ہی ظاہر ہو گئی، مرزائیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی بانیانِ مذاہب اور انبیاء میں ظاہر کیا اور اس کی ذات پر بھی نکتہ چینی بموجب قانون جرم قرار دی گئی اب تک کئی خادمانِ اسلام اس قانون کی زد میں آ چکے ہیں مگر بدگو و مفسد اشخاص ابھی تک محفوظ ہیں۔ غازی علم الدین شہید کے خنجر نے راجپالی فتنہ کا خاتمہ کر دیا، اور اس سچے عاشق رسول ﷺ نے اپنی جان عزیز اس مقصد کیلئے قربان کر دی مسلمانوں کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب اُنہوں نے مدعیانِ تحفظِ ناموس شریعت یعنی قادیانیوں اور اُن کے پیشوا مرزا محمود کی زبان سے علم الدین کی مذمت کے الفاظ سُنے اور قادیان کے سرکاری صحیفہ ''الفضل'' میں اعلان کیا گیا کہ علم الدین اپنے گناہ سے توبہ کرے اُس سے ایسی حرکت سرزد ہوئی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو شرعاً قابل معافی نہیں۔اس کے بالعکس حاجی مستری محمد حسین صاحب شہید کے قاتل محمد علی مرزائی کی تعریفیں کی گئیں اور پھانسی کے بعد اُس کے جنازہ کو مرزا محمود نے کندھا دیا اور اُسے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

مرزائیوں کے اِس فعل سے ثابت ہو چکا ہے کہ اُن کے دلوں میں نبی اکرم ﷺ سے زیادہ مرزا محمود کی محبت وعزت موجزن ہے، مرزا محمود کے دشمن کا قاتل ان کے نزدیک جنتی ہے اور نبی کریم ﷺ کو گالیاں دینے والے کو اگر کوئی مسلمان غضب میں آکر قتل کر دے تو ان کے نزدیک وہ شرعی مجرم ہے گناہ گار ہے اور مستحق دار ہے اور اُسے توبہ کرنی چاہئے اور ایسے شخص کو اگر پھانسی دی جائے تو اُسے شہید کہنا جائز نہیں۔

مرزا محمود کے نزدیک سیاسیات میں دخل دینا ناجائز تھا وہ اعلان کر چکا تھا کہ مسلمانوں کے لئے سیاسیات کی طرف متوجہ ہونا ایک ایسا زہر ہے جسے کھا کر بچنا محال بلکہ ناممکن ہے۔ (برکات خلافت، ص ۵۱) ''ان لوگوں کو جانے دو جو سیاسیات میں پڑتے ہیں''۔ (برکات خلافت، ص ۲۹) خواجہ صاحب (کمال الدین) باوجود حضرت مسیح موعود کے سخت ناپسند فرمانے کے مسلم لیگ میں شامل ہوئے۔ (الفضل ۱۷ر فروری ۱۹۱۷ء)

مگر اب مرزا محمود نے سیاسیات میں عملی حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔اس کے مرید ظفر اللہ و مفتی محمد صادق مسلم لیگ و مسلم کانفرنس کے ہر اجلاس میں شریک ہوتے ہیں اور سیاسیات کے متعلق مسلمانوں کو مشورے دئے جاتے ہیں مسلمانوں کو ایسے خطرناک مفسدین سے ہوشیار رہنا چاہئے ممکن ہے کہ یہ لوگ آئندہ زمانہ میں سکھوں کی طرح اپنی ایک علیحدہ سیاسی حیثیت گورنمنٹ سے تسلیم کرالیں اور اپنی تعداد بڑھا کر مسلمانوں کیلئے مستقل خطرہ ثابت ہوں، یہ پولیٹکل گرگٹ کئی رنگ بدل رہے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا غلام احمد قادیانی نے اعلان کیا تھا کہ ''اللہ تعالیٰ ایک جماعت الگ بنانا چاہتا ہے، اسلئے اس کے منشاء کی کیوں مخالفت کی جائے، جن لوگوں سے وہ جدا کرنا چاہتا ہے، بار بار اُن میں گھسنا یہی تو اُس کی منشاء کے مخالف ہے۔ (البدر مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۰۳ء)

مگر جب مرزا محمود کو قیادت کا شوق سمایا، اور مصلحت وقت سے کام لینا چاہا تو ہمدرد اسلام بن کر مسلمانوں کے سامنے نمودار ہوا اور ۲۶ر جون ۱۹۲۵ء کو نیا رُوپ بدلا اور تقریر میں کہا:

''میں نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ کہ اب تک ہماری جماعت سے ایک غلطی ہوئی ہے میں نے بارہا اس سے روکا بھی ہے مگر اس جماعت نے جو اخلاص میں بے نظیر ہے تا حال اس پر عمل نہیں کیا اور وہ یہ کہ مباحثات کو ترک کر دو میرے نزدیک وہ شکست ہزار درجہ بہتر ہے جو لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہو، بہ نسبت اس فتح کے جو لوگوں کو حق سے دُور کر دے۔ پس ایک دفعہ پھر جب کہ ہمارے مبلغ تبلیغ کیلئے جا رہے ہیں انہیں اور دوسروں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ مباحثات کو چھوڑ دیں اور ایسا طرز اختیار کریں جس سے دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور خدا تعالیٰ سے خشیت ظاہر ہو مگر ساتھ ہی یہ خیال رکھنا چاہئے کہ وہ مبلغ کی حیثیت سے نہیں جا رہے بلکہ مدبّر کی حیثیت سے جا رہے ہیں ان کا کام یہ دیکھنا ہے کہ اس ملک میں کس طرح تبلیغ کرنی چاہئے۔'' (الفضل ۱۱ر جولائی ۱۹۲۵ء)

کشمیر میں مسلمانوں پر ظلم ہوا مظلومین کی ہمدردی کے جذبہ سے مسلمانانِ ہند بے چین تھے ایسی حالت میں مرزا محمود نے شملہ میں چند نام نہاد لیڈروں کو جمع کر کے کشمیر

لے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزائیوں کو ہر جگہ مناظروں میں ذلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور مرزائیت کی حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے اس لئے مرزا محمود کو نئے طریقہ سے کام لینا پڑا اور منافق بن کر ظاہری ہمدردی دکھا کر تدبیر و حکمت سے لوگوں کے دل و دماغ میں اپنا اثر قائم کرنا چاہا۔ (مولف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کمیٹی قائم کی اور اسکی صدارت کے فرائض اپنے ذمے لئے اور اس کا سیکرٹری اپنا ایک مرید عبدالرحیم درد کو بنایا، اور کمیٹی کا صدر مقام قادیان میں مقرر کر کے طول وعرض ہند میں چندہ کی اپیلیں شائع کیں اور کئی لاکھ[1] روپیہ غریب مسلمانوں نے اپنے کشمیری مظلوم بھائیوں کی امداد کیلئے دیا مگر وہ روپیہ مرزائیت کی تبلیغ پر صرف ہوا کمیٹی کی صدارت کے نام سے ناجائز فائدہ حاصل کیا گیا، مرزائیوں نے کشمیر میں پیراپیگنڈا کیا کہ مرزا محمود کو مسلمانانِ ہند نے اپنا پیشوا خلیفہ اور امیر تسلیم کرلیا ہے کشمیری بچوں کے جلوس نکالے گئے اور اُن سے ''مرزا بشیر الدین محمود زندہ باد'' کے نعرے لگوائے گئے کشمیری زعماء کو مالی اعانت سے اپنا ہم نوا بنایا گیا چنانچہ سنا گیا ہے کہ کشمیر کے ہر بڑے قصبہ میں سرکردہ مسلم پیشوا یا سردار کو قادیان سے ماہواری رقم موصول ہوتی ہے اس طرح تالیف قلوب سے کام لیکر مرزائیت کے بیسیوں مبلغ دیہات وقصبات میں دورہ کر رہے ہیں حکومت کشمیر پر بھی مرزائیوں کا اثر ہے اس لئے مرزائیت کے مخالفین کی زبان بندی کرائی جاتی ہے ان کا داخلہ ممنوع قرار دیا جاتا ہے[2] نوجوان ذہین اور مستعد طلباء فراہم کر کے بغرض تعلیم قادیان روانہ کئے جاتے ہیں تاکہ انہیں مبلغ بنا کر اُن کے وطن میں واپس بھیجا جائے۔ صرف علاقہ شوپیاں (کشمیر) سے دس طلباء بھیجے جا چکے ہیں، مرزائیت کے خلاف آواز بلند کرنیوالے کا گلا اتحاد کی رٹ لگا کر دبانے والے ہر جگہ موجود ہیں اور اگر چند دِن یہی حالت رہی تو اندیشہ ہے کہ تمام کشمیر میں مرزائیت کی جڑیں نہایت محکم واستوار ہو جائینگی۔ علمائے کرام کا فرض ہے کہ اس فتنہ کو فتنہ شدھی سے زیادہ خطرناک سمجھ کر مردانہ وار میدان عمل میں آئیں ورنہ بعد میں پچھتانے سے

---

[1] صرف شہر بھیرہ سے کئی سو روپیہ اعانت مظلومین کا نام لیکر بعض فریب خوردہ اشخاص نے جمع کیا اور قادیان میں ارسال کیا۔ اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ تمام ہندوستان سے کس قدر رقم فراہم ہوئی ہوگی۔

[2] کشمیر میں تبلیغی وفد بھیجنے کا مسئلہ حزب الانصار کے زیرغور ہے مگر مالی کمزوریاں سدِ راہ ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کچھ نہ بنے گا۔ تحریک احرار نے حد تک قادیانی فتنہ کے سد باب میں حصہ لیا مگر گورنمنٹ نے اس تحریک کو کامیاب نہ ہونے دیا اس کے بعد مرزا محمود نے نیا رنگ اختیار کیا۔ یومِ سیرت کے نام سے ہر سال مقررہ تاریخوں طول وعرض ہند میں ہر جگہ جلسے منعقد کرائے جن میں نبی کریم ﷺ کی سیرت کے پردہ میں مرزائیت کی تبلیغ کی گئی۔ عاشقانِ سید المرسلین ﷺ جوق در جوق ان جلسوں میں شامل ہوئے اور سادہ لوح عوام نے مرزائیوں کو مداحِ رسول سمجھا علمائے کرام میں سے بھی اکثر اس رو میں بہہ گئے مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ مرزائیوں کا مقصد ان جلسوں سے سوائے جلب زر حصول منفعت اور ذاتی جاہ واقتدار کے حصول کے سوا کچھ نہ تھا۔ اپنے آپ کو سید المرسلین ﷺ کا محب ظاہر کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیا۔ اور غیر ممالک میں تبلیغ کی کہ مرزا محمود ہندوستان کے مسلمانوں کا پیشوائے اعظم ہے اس کے اشارہ پر سات کروڑ مسلمان ایک وقت اور ایک ساعت میں ہر جگہ جلسے منعقد کیا کرتے ہیں، اس طرح غیر ممالک اور غیر اقوام میں مرزائی جماعت کا وقار حاصل کیا گیا۔

منافقانہ حکمت عملیوں میں ناکامی کا منہ دیکھ کر مرزا محمود نے ۱۹۳۲ء کے اخیر میں تمام پنجاب ویو، پی میں مبلغین کے وفود بھیجے ان کے مبلغین نے جہاں میدان خالی دیکھا مناظرہ کی دعوت دی اور جہاں خادمانِ اسلام کو مقابلہ کے لئے آمادہ پایا، وہاں سے فرار ہو گئے، ضلع شاہ پور میں حزب الانصار کی سرگرمیوں کی وجہ سے مرزائیت کا قلع قمع ہو رہا تھا اس لئے اپنے چوٹی کے مناظر اور مبلغ صاحبان اس علاقہ میں دورہ کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے جن کو اپنے مقصد میں ناکامی ہوئی۔

مرزا غلام احمد اور مرزا محمود یعنی باپ اور بیٹے کے خیالات میں جس قدر اختلاف ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سلسلہ کی بنیاد ہی عقلی ڈھکوسلوں پر ہے اور ''دروغ گورا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حافظہ نباشد'' کی مثل ان پر صادق آتی ہے جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک نہر امرتسر نے چند اُمور پر روشنی ڈالی ہے جن میں بیٹے نے باپ کے خلاف رائے ظاہر کی ہے جن کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اقوال میاں محمود احمد صاحب

۱.....دیکھو آنحضرت ﷺ سے زیادہ کس پر خدا کے فضل ہونگے۔ لیکن جس قدر آپ پر خدا کے فضل اور احسان ہیں اُسی قدر آپ عبادت اور شکر گذاری میں بھی سب سے بڑھ کر تھے۔ نادان ہے وہ شخص جس نے کہا

ع کرمہائے تو مارا کرد گستاخ''

کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے بلکہ اور زیادہ شکر گذار اور فرمانبردار بناتے ہیں۔ (الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء، ص ۱۳)

۲.....نادان مسلمانوں کا خیال تھا کہ نبی کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے یا پہلے احکام میں سے کچھ منسوخ کرے یا بلاواسطہ نبوت پائے، لیکن اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے ذریعہ اس غلطی کو دور کروادیا اور بتایا کہ یہ تعریف قرآن کریم میں تو نہیں۔ (حقیقۃ النبوۃ، ص ۱۳۳)

۳.....''بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے نبی کا متبع نہیں ہوسکتا اور اسکی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ **وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللّٰہ** اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں لیکن یہ سبب بہ سبب قلت تدبر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ خود دوسری جگہ فرماتا ہے کہ **اِنّا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی ونور یحکم بھا النبیّون**.....الخ یعنی ہم نے توریت اُتاری ہے۔ جس میں ہدایت ونور ہے اس کے ذریعے سے بہت سے انبیاء یہودیوں کے فیصلے کرتے رہے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اب بتاؤ اگر ایک نبی دوسرے نبی کے ماتحت کام نہیں کرسکتا تو بہت سے انبیاء تورات کے ذریعے فیصلہ کیونکر کرتے رہے ہیں ان کا تورات پر عمل پیرا ہونا بتاتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے وہ پیرو تھے، گو یہ ایک اور بات ہے کہ انہوں نے موسیٰ کے ذریعہ نبوت حاصل نہیں کی۔ (حقیقۃ النبوۃ، ص ۱۵۵)

۴..... آنحضرت ﷺ سے پہلے کوئی اُمتی نبی نہیں آسکتا، اس لئے کہ آپ سے پہلے جس قدر انبیاء گذرے ہیں ان میں وہ قوت قدسیہ نہ تھی جس سے وہ کسی شخص کو نبوت کے درجے تک پہنچا سکتے اور صرف ہمارے آنحضرت ﷺ ہی ایک ایسے انسان کامل گذرے ہیں جو نہ صرف کامل تھے بلکہ مکمل تھے یعنی دوسروں کو کامل بنا سکتے تھے"۔ (حقیقۃ النبوۃ، ص ۴۰)

۵..... "نبوت کے لحاظ سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور حضرت مسیح موعود، دونوں نبی ہیں، فیضان پانے کے لحاظ سے حضرت مسیح ناصری نے براہ راست فیضان پایا ہے"۔

(حقیقۃ النبوۃ، ص ۱۳۷)

۶..... "دوسری دلیل حضرت مسیح موعود کے نبی علیہ السلام ہونے پر یہ ہے کہ آپ کو آنحضرت ﷺ نے نبی کے نام سے یاد فرمایا ہے اور نواس بن سمعان کی حدیث میں نبی اللہ کر کے آپ کو پکارا ہے"۔ (حقیقۃ النبوۃ، ص ۱۸۹)

۷..... رسول کریم ﷺ کو جو مقام حاصل ہے وہ کسی دوسرے نبی کو نہیں اگر مسیح موعود علیہ السلام کو یہ درجہ حاصل ہوا تو آنحضرت ﷺ کی غلامی سے ہی حاصل ہوا ہے مگر چونکہ آنحضرت کو گذشتہ انبیاء کے نام نہیں دیئے گئے تھے اسلئے لوگ مسیح وغیرہ کے منتظر رہے اور اب بھی ہیں مگر آپ کے منتظر نہیں"۔ (الفضل ۱۶ر جون ۱۹۱۷ء، ص ۵)

حضرت یحییٰ علیہ السلام کو صرف ایک نبی کا نام دیا گیا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جن کیلئے حضرت یحییٰ علیہ السلام ایک دلیل کے طور پر ہیں تمام گذشتہ انبیاء کے نام دیئے گئے ہیں۔ (الفضل ۱۶ر جون ۱۹۱۷ء، ص ۶)

۸..... ''پس اس آیت یعنی **ومبشراً برسولٍ یاتی من بعدی اسمہٗ احمد** میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت ﷺ نہیں ہو سکتے ہاں اگر وہ تمام نشانات جو اس احمد نامی رسول کے ہیں آپ کے وقت میں پورے ہوں تب بیشک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں احمد نام سے مراد احمدیت کی صفت کا رسول ہے کیوں کہ سب نشانات جب آپ میں پورے ہو گئے تو پھر کسی اور پر اس کے چسپاں کرنے کی کیا وجہ ہے لیکن یہ بات بھی نہیں''۔ (انوارِ خلافت، ص ۲۳)

۹..... ''فارقلیط کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ کے متعلق ہی ہے اور ہمارے نزدیک آپ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں''۔ (انوارِ خلافت، ص ۲۵)

''غرض **اسمہ احمد** کے ساتھ فارقلیط والی پیشگوئی کا کوئی تعلق نہیں ان دونوں میں کوئی تعلق دلائل سے ثابت نہیں کہ ہم ان دونوں پیشگوئیوں کو ایک ہی شخص کے حق میں سمجھنے کے لئے مجبور ہوں''۔ (انوارِ خلافت، ص ۲۷)

اقوال مرزا غلام احمد صاحب

۱..... **رَبِّ نجنی من غمی ایلی ایلی لما سبقتنی** کرمہائے تو ما را کرد گستاخ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔ (براہین احمدیہ ص ۵۵۵، ۵۵۶)

۲..... انبیاء اس لئے آتے ہیں تا کہ ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرائیں اور بعض احکام کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام لائیں

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۳۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳.....صاحب نبوت تامہ ہرگز اُمتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور رسول اللہ کہلاتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا اُمتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رُو سے بکلی ممتنع ہے۔ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے: **وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ** یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کیلئے بھیجا جاتا ہے اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔ (ازالہ اوہام، ص ۵۶۹)

۴.....اخبار الحکم جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۳ نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۵، اخبار الفضل مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۷ اور الفضل مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۸ پر مرزا صاحب کا قول یوں درج ہے:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع سے اُن کی اُمت میں ہزاروں نبی ہوئے"

۵.....اور پھر قرآن کہتا ہے کہ مسیح کو جو کچھ بزرگی ملی وہ بوجہ تابعداری حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ملی کیونکہ مسیح آنجناب پر ایمان لایا اور بوجہ اس ایمان کے، مسیح نے نجات پائی پس قرآن کی رُو سے مسیح علیہ السلام کے منجی پاک ہمارے نبی ﷺ ہیں (مکتوبات احمدیہ، جلد ۳، ص ۱۲)

۶.....(۱) یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے (ازالہ اوہام، ص ۲۲۰)

(۲) وہ دمشقی حدیث جو امام مسلم نے پیش کی ہے، خود مسلم کی دوسری حدیث سے ساقط الاعتبار ٹھہرتی ہے اور صریح ثابت ہوتا ہے کہ نواس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکہ کھایا ہے۔ (ازالہ اوہام، ص ۲۳۰)

(۳) اور مسلم میں اس بارے میں حدیث بھی ہے کہ مسیح نبی اللہ ہونیکی حالت میں آئیگا اب اگر مثالی طور مسیح یا ابن مریم کے لفظ سے کوئی اُمتی شخص مراد ہو، جو محدثیت کا مرتبہ رکھتا ہو تو کوئی بھی خرابی لازم نہیں آتی۔ (ازالہ اوہام، ص ۵۸۶، ۷۰۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۷.....بات یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام، ص ۳۴۳)

۸.....حضرت رسول کریم کا نام احمد ہے جس کا ذکر حضرت مسیح نے کیا **یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ** ۔ **مِنْ بَعْدِیْ** کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بالفصل آئیگا یعنی میرے اور اس کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ الفاظ نہیں کہے بلکہ انہوں نے **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا[1] مَعَهٗ اَشِدَّاءُ**.....الخ میں حضرت رسول کریم ﷺ کی مدنی زندگی کی طرف اشارہ کیا ہے جب بہت سے مومنین کی معیت ہوئی جنہوں نے کفار کے ساتھ جنگیں کیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آنحضرت کا نام محمد ﷺ بتلایا کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام خود بھی جلالی رنگ میں تھے اور عیسیٰ علیہ السلام نے آپکا نام احمد بتلایا کیونکہ وہ خود بھی ہمیشہ جمالی رنگ میں تھے۔

(اخبار الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء، ص ۱۱)

۹.....الحکم ۴۱/۶، ۱۷، نومبر ۱۹۰۲ء بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس حسب معمول شہ نشین پر اجلاس فرما ہوئے۔ تو کسی شخص کا اعتراض پیش کیا گیا کہ وہ کہتا ہے جب فارقلیط کے معنی حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے تو قرآن شریف میں جو ﴿**مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ**﴾ والی پیشین گوئی مسیح علیہ السلام کی زبانی بیان فرمائی گئی ہے وہ انجیل میں کہاں ہیں؟

فرمایا یہ ہمارے لئے ضروری نہیں کہ ہم انجیل میں سے یہ پیشین گوئی نکالتے پھریں، وہ محرّف مبدّل ہوگئی ہے جو حصہ اس کا قرآن مجید کے خلاف نہیں اور قرآن نے

---

[1] پارہ ۲۶ سورہ فتح کی آخری رکوع کی آیت ہے اس میں لفظ "اٰمنوا" نہیں ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کی تصدیق کی ہے وہ ہم مان لیں گے۔

فارقلیط کی پیشین گوئی انجیل میں ہے اور اس کے معنی حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے اور یہ آنحضرت ﷺ کا نام ہے کیونکہ قرآن کا نام اللہ تعالیٰ نے فرقان رکھا ہے اور آپ صاحب القرآن ہیں اور پھر **اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم** ط میں لفظ بسیط بھی آگیا ہے جس کے معنی شیطان کے ہیں بہرحال فارقلیط آنحضرت ﷺ کا نام ہے اور آپ کا نام جو احمد ہے۔ احمد کے معنی ہیں ''خداوند تعالیٰ کی بہت حمد کرنے والا'' اور آنحضرت سے بڑھ کر خدا کی بہت حمد کرنے اور کون ہوگا کیونکہ حق اور باطل میں آپ فرق کرنے والے ہیں اور سب سے بڑھکر وہی حمد کرسکتا ہے جو حق و باطل میں فرق کرے۔ احمد وہی ہے جو شیطان کا حصہ دُور کر کے خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال قائم کرنے والا ہو پس آپ فارقلیط ٹھہرے اور دوسرے الفاظ میں یُوں کہو کہ آپ احمد ہی ہیں گویا فارقلیط کی پیشین گوئی بھی احمد ہی کے حق میں ہے۔ (نیز دیکھو اخبار بدر۔ ۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۲۹)

لاہوری، پیغامی یا اندلسی گروہ

مولوی حکیم نورالدین کی وفات کے بعد مسئلہ خلافت کے متعلق اُمت مرزائیہ میں اختلاف پیدا ہوا بڑی بحث و تمحیص کے بعد حکیم محمد احسن صاحب امروہی خلیفہ قرار پائے مگر حکیم محمد صاحب نے مرزا محمود کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ ''تم لوگوں نے مجھے انتخاب کیا ہے اور میں اس صاحبزادہ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں''، اس پر سب لوگوں نے مرزا محمود سے بیعت کرلی، مگر مسٹر محمد علی، خواجہ کمال الدین اور اُن کے ہم خیال اشخاص کو پہلے ہی مرزا محمود سے اختلاف رہا کرتا تھا اور ان کے دلوں میں اس کا وقار علمی بہت کم تھا اسلئے انہوں نے بیعت سے انکار کردیا اور قادیان کی رہائش ترک کر کے لاہور میں اقامت اختیار کرلی۔ اس کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خلافت کا انکار کر دیا اور اپنی جماعت کی علیحدہ تنظیم قائم کی اور مسٹر محمد علی۔ ایم۔ اے کو اپنا امیر منتخب کر لیا۔ کچھ عرصہ کے بعد مولوی حکیم محمد احسن امروہی بھی اس جماعت میں شامل ہو گئے اُس وقت سے مرزائیوں کے یہ دو بڑے گروہ قادیانی و لاہوری کا نام سے موسوم ہوئے چونکہ قادیان مرزا صاحب کے الہام کے مطابق دمشق کا قائم مقام ہے اسی نسبت سے قادیانیوں کو آج کل دمشقی اور لاہوریوں کو اندلسی بھی کہا جاتا ہے۔ ہر دو گروہ ایک ہی شجر خبیثہ کی دو شاخیں ہیں۔ ان میں بلحاظ عقائد کسی قسم کا اختلاف نہیں ان کا باہمی اختلاف محض لفظی و اصطلاحی ہے مگر مسلمانوں کیلئے لاہوری گروہ زیادہ خطرناک ثابت ہو رہا ہے ان کا منافقانہ طرز عمل اکثر اشخاص کو صراطِ مستقیم سے علیحدہ کر دیتا ہے اور لوگ انہیں مسلمان سمجھنے لگتے ہیں۔ یہ گروہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا مقتدا پیشوا، مجدد وقت، محدث، مسیح موعود، کرشن، امام الزمان سب کچھ مانتا ہے اور کہتا ہے کہ مرزائی تعلیمات پر ہم ہی لوگ قائم ہیں مگر اس معاملہ میں قادیانی گروہ مرزا کی تعلیمات پر عمل پیرا ہے۔ لاہوری پارٹی کا دعویٰ ہے کہ مرزا غلام احمد نے حقیقی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور مرزا نے جن الفاظ میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے اس سے مراد محدثیت ہے مگر دراصل یہ گروہ حقیقت حال کو پوشیدہ رکھنے کیلئے دور از کار تاویلات سے کام لے رہا ہے اصل بات یہ ہے کہ لاہوریوں نے دیکھا کہ مسلمان دعویٰ نبوت سے بھڑکتے ہیں اور ایسے متوحش ہوتے ہیں کہ پھر کسی طرح ان کے شکار کی امید نہیں کی جا سکتی اور ظاہر ہے کہ چندہ وغیرہ جو کچھ وصول ہو سکتا ہے وہ یا تو مسلمانوں سے یا مرزائیوں سے، مگر مرزائیوں کی غالب اکثریت مرزا محمود کے ساتھ تھی اس لئے مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملانے اور اُن کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے منافقانہ طرزِ عمل اختیار کرنے پر مجبور ہوئے اور اعلان کر دیا کہ ہم مرزا کو نبی نہیں مانتے اور مرزا کو نبی نہ ماننے والوں کو کافر نہیں کہتے چنانچہ اس پالیسی سے وہ بہت کچھ فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ سادہ لوح مسلمان جس قدر جلد اُن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے فریب میں آجاتے ہیں قادیانی پارٹی کے فریب میں نہیں آتے۔ نواب شاہ جہاں بیگم والیہ بھوپال کی تعمیر کردہ مسجد ووکنگ لندن ان کے قبضہ میں ہے اور لندن مشن کے اخراجات سب مسلمانوں کے چندوں سے پورے ہو رہے ہیں۔ مسٹر محمد علی نے قرآن مجید کا انگریزی زبان میں ترجمہ معہ تفسیری نوٹوں کے شائع کیا ہے۔ جس کی طباعت کیلئے حنفی وسنی تاجران رنگوں نے یکمشت سولہ ہزار روپیہ دیا تھا۔ مسٹر محمد علی نے اب قرآن کی تفسیر اُردو میں بھی شائع کی ہے تفسیر وترجمہ سرسید اور مرزا کے تمام باطل عقائد، تحریفات معنوی، تاویلات، معجزات کے انکار وغیرہ سے بھرپور ہیں، اس ترجمہ اور تفسیر نے ہندوستان میں روح الحاد کو زندہ کر دیا ہے، انگریزی خوان طبقہ سوائے انگریزی کے اور کسی چیز کا مطالعہ کرنا پسند نہیں کرتا اس لئے یہ ترجمہ ان میں رائج ہو رہا ہے اور ان کے دینی عقائد کو متزلزل کر کے انہیں دہریت والحاد کی جانب لے جا رہا ہے۔ افسوس ہے کہ آج تک ہندوستان کی کسی مقتدر اسلامی سوسائٹی نے اس خطرناک زہر کے علاج کی طرف توجہ [1] نہیں کی۔

لاہوری جماعت کے مبلغین غیر ممالک میں اپنے پیشوا یعنی مرزا کی سنت پر عمل کر رہے ہیں اور شاید اسی سنت پر عمل کرنیکی بدولت اُن کی مرکزی انجمن کو کئی مربعے اراضی زرعی علاقہ منٹگمری میں گورنمنٹ کی طرف سے عطا ہوئے ہیں۔ خواجہ کمال الدین نے اپنی تصنیف ''مجدد کامل'' میں اقرار کیا ہے کہ تمام اسلامی ممالک کے نزدیک ہماری حیثیت انگریزی جاسوس سے زیادہ نہیں رہی۔ لاہوری جماعت کے ممتاز اراکین مرزا کی نبوت کے

---

[1] شیخ غلام حیدر صاحب ہیڈ ماسٹر پلیڈر سرگودہا نے مسٹر محمد علی مرزائی کے انگریزی ترجمہ پر نہایت عمدہ ریویو لکھا ہے۔ جو ان سے غالباً بقیمت ۱۲ مل سکتا ہے۔ اس ریویو کی عام اشاعت کا ہونا ضروری ہے۔ بلکہ ہیڈ ماسٹر صاحب کو چاہئے کہ اس کا ترجمہ انگریزی میں کر دیں تا کہ انگریزی خوان طبقہ اس کا مطالعہ کر کے گمراہی سے بچے۔ تمام اسلامی مجالس کو چاہئے کہ اس دینی خدمت میں ہیڈ ماسٹر صاحب کی حوصلہ افزائی اور امداد کریں۔ بحمدہ تعالیٰ اسے بھی احتساب قادیانیت میں شامل کیا جائے گا۔ (مرتب)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قائل تھے اور اب بھی ہیں صرف مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے اور اہل اسلام میں اپنا وقار حاصل کرنے کیلئے، انکار کر رہے ہیں ورنہ لاہوری جماعت کے امیر مسٹر محمد علی نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی ایڈیٹری کے زمانہ میں لکھا تھا'' آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ جس شخص (مرزا) کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دنیا کی اصلاح کیلئے مامور و نبی کر کے بھیجا ہے وہ بھی شہرت پسند نہیں''۔ (ریویو اردو جلد ۵، نمبر ۴ ص ۱۳۲) ''یہی وہ آخری زمانہ ہے جس میں موعود نبی کا نزول مقدر تھا''۔ (ریویو اردو جلد ۲ نمبر ۳ ص ۸۳) آیت کریمہ میں جن لوگوں کے درمیان اس فارسی الاصل نبی کی بعثت لکھی ہے انہیں آخرین کہا گیا ہے۔ (ریویو جلد ۲ نمبر ۳، ص ۹۶) ''نبی آخر الزمان کا ایک نام **رجل من ابناء فارس** بھی ہے''۔ (ریویو جلد ۲ نمبر ۳، ص ۹۸)

''ایک شخص (مرزا) جو اسلام کا حامی ہو کر مدعی رسالت ہو''۔ (ریویو جلد ۵ نمبر ۵، ص ۱۶۶)

مگر مسٹر محمد علی اور ان کے متبعین دنیا کی آنکھ میں خاک جھونکنے کیلئے کہہ رہے ہیں کہ ہم نے مرزا صاحب کو کبھی نبی تسلیم نہیں کیا، مولوی نورالدین کی زندگی میں ایک دفعہ اس جماعت کے بعض افراد پر الزام لگایا گیا تھا کہ یہ لوگ نبوت مرزا کے منکر ہیں۔ اِس الزام کو دُور کرنے کیلئے انہوں نے تین بار اعلان کیا تھا کہ ''معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو غلط فہمی میں ڈالا گیا ہے کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے اصحاب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا حضور حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے مدراج عالیہ کو اصلیت سے کم استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت میں اخبار پیغام صلح سے تعلق ہے خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ کا نبی و رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایمان سمجھتے ہیں''۔(اخبار پیغام صلح جلد اول ص ۴۲، ۱۶/ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا ایمان یہ ہے کہ مسیح موعود یعنی (مرزا) اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کیلئے دنیا میں نازل ہوئے۔ آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔(پیغام صلح جلد ۱ ص ۳۵، ۷/ ستمبر ۱۹۱۳ء)

ان دو بڑے فرقوں کے علاوہ اور بھی کئی مرزائی فرقے ہیں جن کی تعداد اگرچہ قلیل ہے تاہم ان کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ان کا تذکرہ بھی مختصراً درج کیا جاتا ہے۔

اروپی یا ظہیری

اس فرقہ کا پیشوا محمد ظہیر الدین اروپی ہے۔یہ فرقہ مرزا غلام احمد قادیانی کو صاحب شریعت اور مستقل نبی مانتا ہے اور ان کا دعویٰ ہے کہ مرزا ناسخ شریعت محمد یہ تھا،ان کا کلمہ: **لاالہ الااللہ احمد جری اللہ** ہے۔

تیماپوری

اس فرقہ کا پیشوا عبداللہ تیماپوری ہے۔تیماپور ریاست حیدرآباد دکن میں واقع ہے۔پہلے یہ شخص مرزائی تھا۔اب اپنے آپ کو مظہر اوّل قدرت ثانی،**فی الارض خلیفة اللّٰہ وفی السماء، محمد بن عبد اللّٰہ، مامور من اللّٰہ، یمین السلطنة**، حکم وعدل مہدی معہود صاحب قرآنی تیماپوری کے لقب سے ملقب کرتا ہے۔وہ کہتا ہے کہ مجھے سب سے پہلے یہ وحی ہوئی ''**یاایھا النبیُّ** تیماپور میں رہیو'' اس کی جماعت ریاست میسور دکن میں دن بدن بڑھ رہی ہے۔جاہل اشخاص اس کے قابو میں آ رہے ہیں۔۱۳۲۴ھ میں اس نے دعویٰ نبوت کیا تھا اس کو دعویٰ کئے ہوئے ۲۷ سال کا طویل عرصہ گذر چکا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چنانچہ اپنی کتاب محاکمہ آسمانی مطبوعہ ۱۳۳۴ھ نعمت پریس دکن کے صفحہ ۳۱ پر مرزائیوں کو اُس نے حسب ذیل الفاظ میں چیلنج دیا ہے

''اللہ پاک کا آسمانی قانون ہے کہ مفتری عصی اللہ اور جھوٹا مامور من اللہ یمین السلطنت اور حکم وعدل ہونے کا دعویٰ کرے پھر اپنی صداقت میں الہام حق کو جاری کرے اور لوگوں کو اطاعت حق میں اپنے اتباع کی طرف بلائے، ماننے والوں کو خوشخبری اور نہ ماننے والوں کو عذاب حق سے ڈرائے، ایسا شخص سرکار آسمانی کا باغی ہے، ایسے مدعی کا دستِ یمین گرفت کر کے رگِ گردن کاٹ دی جائیگی۔ اس عاجز پر صحیفہ آسمانی نازل ہوئے دسواں (۱۳۳۴ھ میں) سال ہے، اللہ پاک نے خاکسار کے عروج کے لئے دس، پانچ، پندرہ سال کا الہام نازل کیا ہے، اگر کسی دشمن خلافت کو مقابلہ منظور ہے تو اس کے لئے میدان مباہلہ موجود ہے اگر حوصلہ ہو تو آئیں''۔

اس چیلنج کے جواب میں مرزائیوں کو مقابلہ کا حوصلہ نہ ہوا۔ تیماپوری نے اپنے سلسلہ کا نام سلسلۂ محمدیہ رکھا ہے، اسی کتاب محاکمہ آسمانی کے صفحہ ۱۶ پر لکھتا ہے ''یہ کتاب ۱۳۳۴ھ میں لکھی گئی اس سے قبل ۴۰ سال سے الہامات شروع تھے مگر ۱۳۳۴ھ سے وحی کا اعلیٰ مرتبہ شروع ہوا''۔ مرزا غلام احمد کے متعلق لکھتا ہے ''حضرت صاحب (مرزا) کا مرتبہ شہور تک عروج تھا، مقام وجودتک ان کی رسائی نہ تھی، خاکسار نے ہر دو کو اپنے میں صحیح پایا، اس لئے دونوں مراتب کا جامع قرار پا کے ظلِ محمد واحمد بن کر ہر دو مراتب کا مظہر بنا ہے، اللہ پاک نے اس عاجز کے سلسلہ کا نام طریقہ محمدیہ رکھا ہے، حضرت مسیح موعود (مرزا) کے الہامات میں اسی راز کی طرف اشارہ ہے۔ **کان اللّٰہ نزل من السماء وجائک النور وھو افضل منک** یعنی وہ یحییٰ مظہر خدا ہوگا اور بعض کمالات کی استعداد میں حضرت مسیح موعود (مرزا) سے افضل ہوگا۔ اے قوم احمدی میرے حق ظاہر کرنے پر غصہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مت ہو، کیا خدا کے کلام پورے ہوتے دیکھنا نہیں چاہتے آخر مسیح کا الہام پورا ہونا ہے یا نہیں؟؟"۔ (محاکمہ آسمانی صفحہ ۸ حاشیہ) "باوجود ان تمام خوشخبریوں کے خاکسار کو اس انعام الٰہی کا اقرار ہے کہ حضرت غلام احمد مسیح موعود اور یہ خاکسار مہدی معہود ہر دو خدا کی طرف سے مامور و مرسل ہونیکی وجہ سے ہم دونوں آپس میں بھائی بھائی ہیں ایک دوسرے کے ظل ہو کر ایک میوے کے دو ٹکڑے تک ہیں یا ایک تخم کے دو دال دانے ہمارے ہر دو کے ملاپ سے دور ثانی عروج اسلام کا آغاز ہوا ہے جو لوگ ہم میں تفریق کرتے ہیں وہ ہم میں سے نہیں ہیں بلکہ اپنے ایمان کے تخم میں تفریق کرتے ہیں **یا ایھا الذین اٰمنوا اٰمِنوا باللّٰہ ورسولہ**" (محاکمہ آسمانی ص ۱۹) "یہ (مرزا) وہی انسان ہے جس کے لئے ساری دنیا انتظار کر رہی تھی" (محاکمہ آسمانی ص ۱۹) "اس طرح حضرت صاحب (مرزا) کی نبوت اور خاتم النبیین کی نبوّت اور مرتبہ میں کوئی فرق نہیں ہے" (محاکمہ آسمانی ص ۲۰)

"حضرت صاحب (مرزا) کا علمی اکتساب اعلیٰ درجہ پر تھا کئی استاد آپ کو ایک زمانے تک تعلیم [۲] دیتے رہے لیکن وحی ظل نبوّت جو آپ پر نازل ہوئی وہی ہے کہ خاکسار کی استدعا اور نزول وحی دونوں وہی ہیں" (محاکمہ ص ۱۸)

"مامور کو تیس سے چالیس مردوں کی قوت عشق عطا ہوتی ہے، یہاں تک کہ بعض حالت میں وہ انزال کے لئے جب تک اپنی رضامندی ظاہر نہ کرے، انزال نہیں ہوتا اس سے میں نے حورانِ بہشت کے راز کو پایا ہے، یہ سب خدا کا فضل ہے" (محاکمہ آسمانی ص ۹)

"میرے دونوں کندھوں کے درمیان مُہر نبوّت کا عکس دکھایا گیا" (محاکمہ آسمانی ص ۱۷)

---

[۱] اس سے ثابت ہوا کہ قادیانی اپنے آپ کو خاتم النبیین ﷺ سے افضل سمجھتا ہے اور مرزا کو خاتم النبیین کا ہم مرتبہ ظاہر کر کے اپنے کو مرزا سے افضل سمجھتا ہے۔ **اللھم احفظنا من شرور الکاذبین**۔ (مولف)

[۲] مگر مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میرا استاد کوئی نہیں۔ (مولف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"اللھُم صَلِ علی محمد عبد اللّٰہ" (محاکمہ آسمانی ص۱۶)

''میں مرزا صاحب کو ظل نبی مانتا ہوں''۔ (محاکمہ آسمانی ص۲۵)

کذاب تیماپوری نے ۱۳۳۹ھ میں کتاب سود کا مسئلہ اور قدسی فیصلہ شائع کیا تھا، جس میں ظاہر کیا کہ ''سود کی شرح آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں نہ ہونے پائی تھی وہ اس زمانہ کے لئے خدا کیطرف مامور کے ذریعہ ہوتا تھی مجھے الہام ہوا کہ سینکڑہ ساڑھے بارہ روپیہ سالانہ سود کی آخری حد ہے جس کی اجازت ہے''۔

تیماپوری نے اپنی امت کے لئے کئی آسانیاں بہم پہنچائی ہیں۔ اپنی کتاب رحمت آسمانی صفحہ ے پر لکھتا ہے:

''ماہِ رمضان کے تیس روزوں کے بجائے تین روزے کافی ہیں، عورتوں کو بے پردہ رہنے کی اجازت ہے، ساڑے بارہ روپیہ سینکڑہ سالانہ سود لینا جائز ہے''۔

عبداللہ تیماپوری پر اعتراض ہوا کہ تم ناسخ شریعت محمدیہ ہونے کا دعویٰ کر رہے ہو، اس پر اُس نے وہی جواب دیا جو مرزائی دیا کرتے ہیں، ''یعنی میں بروزی طور پر عین محمد ہوں لہٰذا میں کچھ نہیں، جو کچھ ہے وہ ہے، اس لئے محمد ﷺ خود اپنی شریعت میں ترمیم کر رہے ہیں، اس پر کسی کو اعتراض نہ ہونا چاہئے''۔

کذاب تیما پوری کی تصانیف میں سے تفسیر فاتحہ، طوفانِ کفر، تقریر آسمانی، مبشرات آسمانی، صحیفۂ آسمانی، شان تعالیٰ، حقیقت وحی الہ، اسلامی گیت، ام العرفان، تفسیر قصہ آدم، قدرت ثانی، رحمت آسمانی، ارشادات، توحید آسمانی، شناخت آسمانی، مکار مرشدوں کے ارشادات، فرمانِ محمدی، کسر صلیب، رسمی شادی، وغیرہ کئی کتابیں طبع ہو کر شائع ہو چکی ہیں۔ اس کا سب سے بڑا معاون میر حسن مرزائی میل کنٹریکٹر موٹر سروس ٹمکور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صوبہ دکن ہے یہ شخص تیماپوری کے دعاوی کی اشاعت میں بے دریغ روپیہ صرف کررہا ہے۔

چن بسویشور

یہ شخص نہایت چالاک مفتری اور خطرناک ثابت ہوا ہے اس کا اصلی نام صدیق تھا۔ اس نے اپنا تخلص دیندار رکھا اور اس کے پیرو دیندار کہلاتے ہیں۔ اہلِ ہنود کو اپنے کسی موعود چن بسویشور کا انتظار تھا، یہ مدعی ہے کہ چن بسویشور میں ہی ہوں، یہ شخص پہلے مرزائی تھا۔ اس کا اصلی وطن گدگ علاقہ بیجاپور دکن ہے۔ قادیان میں کچھ مدت مقیم رہنے کے بعد نبوت کے دعویٰ کا شوق دل میں سمایا، وہ اپنی کتاب ''خادم خاتم النبیین'' میں لکھتا ہے کہ قادیانی جماعت نے مرزا غلام احمد کو نبی قرار دے کر حضور سرورِ عالم ﷺ پر ایسا حملہ کیا ہے جو اب تک کسی غیر نے یا اپنے والے نے نہیں کیا تھا۔ اس حملہ کے دفعیہ کے لئے ایسا زبردست پہلو ہونا چاہئے تھا، کم از کم اتنا تو ہو کہ جس بزرگ کی شان میں غلو کیا گیا ہے اس کا ایک ہم پلہ انسان پیدا ہوا اور اپنے وجود کو میزان کے پلہ میں برابر تول کر دکھائے اور باور کرائے کہ باوجود اس شان و شوکت کے حضور ﷺ کے بعد میں بھی نہیں بن سکتا تو مرزا صاحب کی کیا مجال ہے کہ وہ نبی بن سکے''۔ (خادم خاتم النبیین ص۶)

مگر اس دعویٰ کے باوجود وہ لکھتا ہے کہ ''میں میاں محمود احمد صاحب کو دکن کی بشارتوں کی بنا پر خلیفہ جماعت احمد یہ مانتا ہوں گو لاہور کی جماعت مخالف ہی کیوں نہ ہو، میری سمجھ میں نہیں آتا جس کا ظہور ہو چکا ہے اس کا انکار کیسا'' (ص۳۰۲) ''چند دن کے بعد دنیا دیکھ لے گی کہ وہ (محمود) اولوالعزم مختلف اقوام کا سردار ہوگا، فقیر جانتا ہے کہ وہ متقی مرد ہے'' (صفحہ، دیباچہ) ''مرزا غلام احمد مامور وقت کرشن اوتار تھا''۔ (صفحہ، دیباچہ)

تیماپوری کی طرح یہ بھی مرزائیوں کو چیلنج دیتا ہے کہ **لو تقول علینا** (الآیۃ) سے ثابت ہے کہ کون انسان ہے جو خدا پر افتراء باندھے اور بچ جائے میرے دعویٰ ماموریت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی ۱۹۲۳ء[1] سے برداشت کا مادہ وحی کا بڑھتا گیا، اس وقت یہ حال ہے کہ متعدد جملے الہاماً نازل ہوتے ہیں"۔ (صفحہ ۳۰)

"ایک زمانہ سے اللہ تعالیٰ کا مکالمہ مجھ سے جاری ہے"۔ (ص ۳۰)

"حضرت مرزا صاحب نے ۸/اپریل ۱۸۸۶ء میں یہ اعلان کیا کہ ایک مامور قریب میں پیدا ہونیوالا ہے یعنی آج سے ایک مدت حمل میں دنیا میں آئیگا وہ رُوحِ حق سے بولیگا۔ اس کا نزول گویا خدا کا آنا ہے وہ ایک عظیم الشان انسان ہے" (ص ۱۷) "اگر میں احمدیوں کا مامور و موعود نہیں ہوں تو دوسرا کوئی بتائے" (ص ۱۸) "میرے متعلق اس کثرت سے نشان بیان کئے گئے ہیں کہ مسلمانوں میں مہدی اور مسیح کے بھی نہیں اتنی عظمت اس مامور کو اس وجہ سے دی گئی ہے کہ وہ بڑی خدمت کرنے والا ہے حضور ﷺ کی ذات پاک پر جو حملہ ہو رہا ہے اور بے عزتی و ہتک ہو رہی ہے اس کے دُور کرنے کیلئے ایسے شان و شوکت سے اتنے ہی نشانوں سے اتنی ہی دھوم دھام سے ایک شخص مختلف اقوام کیلئے رحمت کا نشان بن کر اشاعت اسلام کا بہترین ذریعہ بن کر ساری اقوام کا پیارا بن کر آنا چاہئے تھا کہ اللہ پوری طاقت کے ساتھ آسمان سے آتا ہوا نظر آئے" (ص ۱۱) "خود اس مجدد (مرزا) سے بڑھ کر زمین اور آسمان نے میرے لئے نشانات ظاہر کئے تاکہ اتمام حجت میں کوئی کسر نہ رہے۔ (ص ۲۱) شعر

عید مناؤ اے احمدیو سب ملکر منتظر جس کے تھے تم آج وہ موعود آیا

(ص ۹)

---

[1] یعنی ۱۹۳۳ء میں چن باسویشور کو دعویٰ کئے ہوئے دس سال ہو چکے ہیں۔ اس کی جماعت بھی ترقی کر رہی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ مرزائی اسے اپنے مقرر کردہ بیان کردہ معیار کے مطابق سچا نہیں سمجھتے۔ اسی طرح کذاب تیاپوری کو دعویٰ کئے ۲۸ سال ہو چکے ہیں مگر ابھی تک زندہ موجود ہے اور اپنے مشن کو کامیاب بنا رہا ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک کسی مفتری علی اللہ کا دیر تک زندہ رہنا اس کی صداقت کا نشان نہیں ہو سکتا۔ سچے انبیاء کئی قتل ہوئے۔ اور تیاپوری کی طرح کئی کاذبوں کو لمبی عمریں ملیں۔ (مولف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''خدا نے اپنے فضل سے مجھے پیشوا بنایا ہے، میں اپنے اندر سارے عالم کو دیکھتا ہوں،

اور میں خود کو سارے عالم میں بھرا ہوا پاتا ہوں، میری تبلیغ عام ہے میری تلقین وارشادات عام ہیں''۔ (ص۱۵)

مرزا صاحب نے میرے متعلق خبر دی تھی کہ نعر

باغ میں ملت کے ہے کوئی گل رعنا کھلا ؎ آئی ہے باد صبا گلزار سے مستانہ وار

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اُس کا انتظار

فرزندِ گرامی ارجمند **مظهر الاوّل والآخر مظهر الحق والعلا كان الله نزل من سماء**۔ (ص۵۵)

''اس کو حضرت (مرزا) صاحب کے مکان کا بچہ خیال کرنا نادانی ہے کیونکہ اس کو خدا تعالیٰ نے اپنے فعل سے غلط ثابت کیا ہے یعنی اس بشارت کے بعد مکان میں ایک اور ایک لڑکا پیدا ہوتے ہیں۔ لڑکا کم سنی میں مرجاتا ہے'' (ص۵۷) ''اے جماعت احمدیہ کے دانشمندلوگو! اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہ نسبت دوسروں کے؟ (ص۹۹) ''میں پکا قادیانی ہوں''

(ص۳۹)

مرزا غلام احمد کی اتباع میں چن بسویشور کے دعاوی بھی متضاد ہیں اور وہ سب کچھ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مگر ہوشیاری ومکاری سے دعویٰ نبوت کا انکار کردیتا ہے، ایک جگہ لکھتا ہے کہ میں کیا ہوں: ع

سارے قوموں کے میرے سامنے ہیں اصل اصول

جگ کی ہر قوم کے دنگل کا پہلواں ہوں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی عیسائی و مُوسائی و زردشتی ہوں
آریا ہوں، ولنگائیت ہوں و قرآں ہوں میں
چھتری ہوں، ویش ہوں، شودر ہوں، برہمن ہوں میں
سکھ، کائیتھ ہوں، دُرّ حلقۂ بھگوان ہوں میں
قادیانی ہوں و لاہوری و نجدی ہوں میں
نیچری ہے میرا مذہب اس سے فرحاں ہوں میں

(کتاب خادم خاتم النبیین، ص۴۰)

ایک جگہ لکھتا ہے۔ ''کیا اللہ پر بھی جادو ہوسکتا ہے؟ میرا وجود میرا نہیں'' (ص۴۳)

''میں خود قرآن ہوں۔'' (ص۴۶)

تیما پوری کذاب کی طرح چن بسویشور بھی اپنی کتاب میں فخریہ ذکر کرتا ہے کہ فلاں عورت میری روحانیت کے اثر سے مجھ پر اس قدر فریفتہ ہوگئی کہ وہ جس طرف دیکھتی تھی اُسے چن بسویشور ہی نظر آتا تھا، مُرغ کی اذان، بچے کے رونے غرض ہر آواز سے چن بسویشور کے الفاظ ہی سنتی تھی۔ (ص۴۷)

ایک عورت تنہائی میں رات کے وقت میرے پاس آیا کرتی تھی اور فلاں عورت آدھی رات کے وقت پھول وزیورات سے آراستہ ہوکر میرے لحاف میں آگھسی اور میرے منہ پر منہ رکھ دیا۔ (ص۶۶) یہ شخص اپنے آپ کو صدیق، دیندار، یوسف موعود چن بسویشور کہلاتا ہے اور اپنے آپ کو حضرت یوسف علیہ السلام سے چھ امور میں افضل قرار دیتا ہے''۔ (ص۶۶، ۶۷) قادیانی ولاہوری ہر دو جماعتیں اسکی حوصلہ افزائی وامداد میں منہمک ہیں اور تعجب ہے کہ میر حسن میل کنڑ یکٹر موٹر سروس ٹمکور اس کی بھی امداد کرتا ہے اور اس نے پانچ ہزار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روپیہ اس کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ (ص ۸۔) پر لکھتا ہے کہ ''حضرت مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ایک خط میں مجھے اطلاع دی ہے آپ سے ہماری جماعت کا ہر فرد خوش ہے'' نیز اسی صفحہ پر قادیان کے ایک خط کی نقل شائع کی ہے جس میں ناظر دعوت وتبلیغ قادیان نے لکھا ہے کہ ''آئندہ سال کے پروگرام میں دکن کی طرف وفد بھیجنے اور آپ کے کام میں دلچسپی پیدا کرنے کی خاص کوشش کی جائیگی بہر حال آپ کام کرتے جائیں اللہ تعالیٰ کے وعدے اپنے وقت پر ضرور پورے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ کام کی رپورٹ براہِ کرم ضرور بھیج دیا کریں''۔

اس سے ثابت ہوتا کہ دراصل مرزائی فرقے عقائد ومقاصد میں متفق ہیں اور سب مرزا غلام احمد کے قائم کردہ شجر خبیثہ کی شاخیں اور ثمر ہیں اور اپنے اصل کی طرف راجع ہیں۔

گناچوری

اس فرقہ کا پیشوا عبداللطیف ساکن گناچور ضلع جالندھر ہے۔ اس نے ۱۹۲۱ء میں دعویٰ نبوت کیا۔ یہ امام آخرالزمان ومہدی معہود ہونیکا مدعی ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود تسلیم کرتا ہے۔ اس نے ایک کتاب ۵۰۰ صفحات کی ''چشمہ نبوت'' تالیف کی ہے جس میں اپنی صداقت کی ۳۶۰ دلیلیں دی ہیں۔ اس کے دلائل عام طور پر وہی ہیں جو مرزا نے اپنے لئے دیئے ہیں، عبداللطیف نے مرزا محمود کو اور اپنے تمام مخالفین کو دعوت مباہلہ بھی دی تھی۔

رجل یسعیٰ

یہ شخص چیچہ وطنی ضلع منٹگمری میں پٹواری ہے۔ اپنے آپ کو ''احمد، محمد، عبداللہ حارث حراث مہدی آخرالزمان **رجل یسعیٰ**'' کہلاتا ہے۔ اس نے ایک کتاب ''ہدایۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

للعالمین'' تالیف کی ہے جس کے تین حصے شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے دعاوی و الہامات نہایت عجیب وغریب ہیں۔ اپنے آپ کو کئی انبیاء سے افضل سمجھتا ہے اور قرآن فہمی میں اپنا کمال بیان کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے: **وجاء من اقصی المدینة رجل یسعٰی** (ترجمہ: ایک آدمی شہر کے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا)، اس کا دعویٰ ہے کہ وہ **رجل یسعٰی** میں ہوں۔

احمد نور کابلی

قادیان کے نبی خیز قطعہ سے ایک اور شخص مدعی نبوت ظاہر ہوا ہے اس کا نام احمد نور کابلی ہے۔ یہ شخص مبروص ہے اور اس نے پنساری کی دوکان کھول رکھی ہے بنفشہ وگاؤزبان بیچتے بیچتے ''نبی'' بن گیا۔ اس کے ایک پیرو عبدالرحمٰن ساکن ہولاگنج ضلع کان پور نے اس کا ایک اعلان مطبع احمد المطابع کان پور سے طبع کرا کر شائع کیا ہے جو بجنسہ نقل کیا جاتا ہے۔

اعلان

اے اللہ تعالیٰ کے ماننے والو! اور رسولوں کے ماننے والو! اے تمام آدم علیہ السلام کی اولاد۔ میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت خبر دیتا ہوں کہ میں اللہ کی طرف سے مامور ہو گیا ہوں دنیا کے واسطے رسول اور نبی **مامور من اللّٰہ** ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کا ویسا ہی رسول ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام، جیسے موسیٰ علیہ السلام، جیسے عیسیٰ علیہ السلام جیسے محمد ﷺ جیسے مسیح علیہ السلام مرزا صاحب! میری آمد تمام انبیاء کی آمد ہے۔ میں تمام انبیاء کا مظہر ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کا مظہر ہوں۔ میرے ساتھ وہ خدا جس نے تمام انبیاء کے ساتھ کلام کیا ہے کلام کرتا ہے اُس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے آرڈر دیا ہے کہ میری رضا کی خاطر خبر دو کہ اگر اللہ سے محبت کرتے ہو، تو میری بات مان لو، میری تابعداری کرو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ محبت کریگا۔ میں نے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے خبر دی، جو مانیگا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کا وارث بنے گا۔ باقی اللہ تعالیٰ کا انعام جس کو وہ پسند کرتا ہے۔

اعلان کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے رسول احمد نور کابلی احمدی

اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں کے ماننے والے

میں ایمان کا درخت ہوں جیسا کہ تمام انبیاء اور جیسے کہ ابراہیم علیہ السلام اور جیسے موسیٰ علیہ السلام جیسے کہ عیسیٰ علیہ السلام جیسے کہ محمد ﷺ اور جیسا کہ مسیح علیہ السلام الغرض تمام انبیاء ایمان کے درخت ہیں۔ سب کے ماننے سے ایمان کا پھل ملتا ہے، خدا تعالیٰ کا قرب ملتا ہے۔ اور جنت ملتی ہے، میں بھی اسی طرح ایمان کا درخت ہوں، میرا انکار اُسی طرح زہر قاتل ہے جیسا تمام انبیاء کا انکار زہر قاتل ہے۔

احمد نور کابلی احمدی اللہ کا رسول مقام قادیان پنجاب، میری آواز پر لبیک کرنا اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کرنا ہے، وہ آدمی لبیک کرنیوالا اپنے گھر بیٹھا ہوا خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث بن سکتا ہے جیسا کہ ہر ایک نبی کا ماننے والا اپنے گھر قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل کا وارث بنتا ہے اور میرا نہ ماننے والا اپنے گھر میں خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا اور باغی بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آواز سے غافل اور غفلت کرنے والا ہو جاتا ہے۔ میں مجنون نہیں ہوں۔ مجنون کے ساتھ اللہ کا کلام نہیں ہوتا اور اس کو اللہ تعالیٰ رسول کے نام سے، ہادی کے نام سے اور نبی کے نام سے نہیں پکارتا ہے۔ دنیا کے لوگو اللہ کی رضا لو، اللہ کو ناراض مت کرو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معراجکے

ایک شخص مسمّٰی نبی بخش مرزائی ساکن معراجکے ضلع سیالکوٹ نبوّت کا مدعی ہے۔ اس نے اعلان کیا تھا کہ میں نبی ہوں۔ میرے والدین نے میرا نام نبی بخش اسی لئے رکھا تھا اور میرے مولد و مسکن کا نام ''معراج کے'' ہیں۔ کسی ظریف الطبع نے جس کا نام خدا بخش تھا، اس کے جواب میں اعلان کیا کہ میں نے نبی بخش کو نبی نہیں بنایا اس لئے وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

سمبڑیالی

اس فرقہ کا پیشوا محمد سعید مرزائی سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کا رہنے والا ہے۔ مرزا غلام احمد نے کہا تھا **سیاتی قمر الانبیاء** محمد سعید کہتا ہے کہ میں قمر الانبیاء ہوں۔ اس کو گلپھڑوں کی بیماری ہے یعنی ٹھوڑی کے نیچے گردن پر نہایت بدنما ورم ہے اس کا دعویٰ ہے کہ یہ مُہر نبوّت ہے۔

علاوہ ازیں اُمّت مرزائیہ میں اور کئی مدعیانِ نبوّت پیدا ہو گئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ مرزا کے خاص مرید مولوی محمد فضل چنگوی نے حال ہی میں دعویٰ نبوّت کیا ہے۔ غلام حیدر جہلمی، محکم الدین پٹیالوی، محمد زمان سندھی و دیگر کاذب مدعیان نبوّت پہلے مرزائی تھے، درسگاہِ مرزا سے اُنہوں نے **افتراء علی اللّٰہ** کا سبق سیکھا۔ حیرت ہے کہ مرزائی جبکہ اجرائے نبوّت کے قائل ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ان مدعیانِ نبوّت کو راستباز تسلیم نہیں کرتے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزائیوں کی تعداد

مرزائیوں کی عادت ہے کہ جہاں کسی ناواقف سے گفتگو کا موقع ملے اپنی کثرت تعداد کا ذکر شاندار الفاظ میں کرتے ہیں۔ مرزائیوں کی تعداد بھی ایک چیستان اور معمہ بنی ہوئی ہے۔ مرزائیوں کے اقوال اس قدر مختلف اور متضاد ہیں کہ صحیح اندازہ کرنا دشوار ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب اپنی آخری تصنیف پیغامِ صلح میں لکھتے ہیں کہ اس وقت میرے ماننے والوں کی تعداد چار لاکھ ہے۔ ان کے ایک مرید عبدالعزیز بھڈانوی نے اپنی کتاب ''کوکب دُرّی'' میں پانچ لاکھ بیان کی ہے۔ مقدمہ اخبار مباہلہ میں مرزائیوں نے اپنی تعداد دس لاکھ بیان کی تھی مگر کوکب دُرّی کا مصنف لکھتا ہے کہ ۱۹۳۰ء میں ''احمدیوں'' کی تعداد بیس لاکھ ہے۔ مناظرہ بھیرہ میں مولوی مبارک احمد مرزائی نے مجمع عام میں اعلان کیا تھا کہ سلسلہ مرزائیہ میں اس وقت پچاس لاکھ آدمی موجود ہیں، مولوی مذکور نے اپنی تحریر بنام مولانا ابوالقاسم صاحب میں بھی مرزائیوں کی تعداد پچاس لاکھ بیان کی ہے مگر مرزا محمود صاحب اپنے خطبہ مندرجہ اخبار الفضل ۲۷ر جون ۱۹۳۱ء میں بیان کرتے ہیں کہ:

''آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ اپنی تعداد کے لحاظ سے مخالفین کے مقابل میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں، پنجاب میں ہماری جماعت سب سے زیادہ ہے۔ پنجاب میں ۵۵ ہزار احمدی قرار دیئے گئے، قادیان میں پانچ ہزار دوسو احمدی ہیں، بٹالہ کی ساری تحصیل کے کل احمدی (مرزائی) ۸ ہزار مردم شماری میں لکھے گئے''۔

مرزا محمود صاحب کے اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ مرزائیوں کی سب سے بڑی تعداد پنجاب میں ہے اور وہ سب سے بڑی تعداد بھی ۵۵ ہزار سے زیادہ نہیں۔ یہ تعداد بھی مرزائیوں کی بیان کردہ ہے ورنہ دراصل تعداد اس سے بھی کم ہے۔ اب قارئین مولوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مبارک احمد مرزائی کی ایمانداری اور استبازی کا اندازہ کرلیں اور اسی سے مرزا غلام احمد سے لے کر اس کے ہر چھوٹے بڑے مرید کی راست پسندی کا حال معلوم ہوسکتا ہے۔

خلاصہ

اخبار زمیندار لاہور مورخہ ۶ نومبر ۱۹۳۲ء میں سرور شاہ صاحب گیلانی کا مرتبہ ایک نقشہ شائع ہوا تھا جس سے مرزائی تعلیم اور مرزائیت کے نتائج نہایت واضح ہوتے تھے۔ وہ نقشہ کسی قدر تصرف کیساتھ درج ذیل ہے۔ اس نقشہ میں کتاب ھذا میں مندرجہ حوالوں کا خلاصہ مل سکتا ہے۔

www.aqaideislam.com/news

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

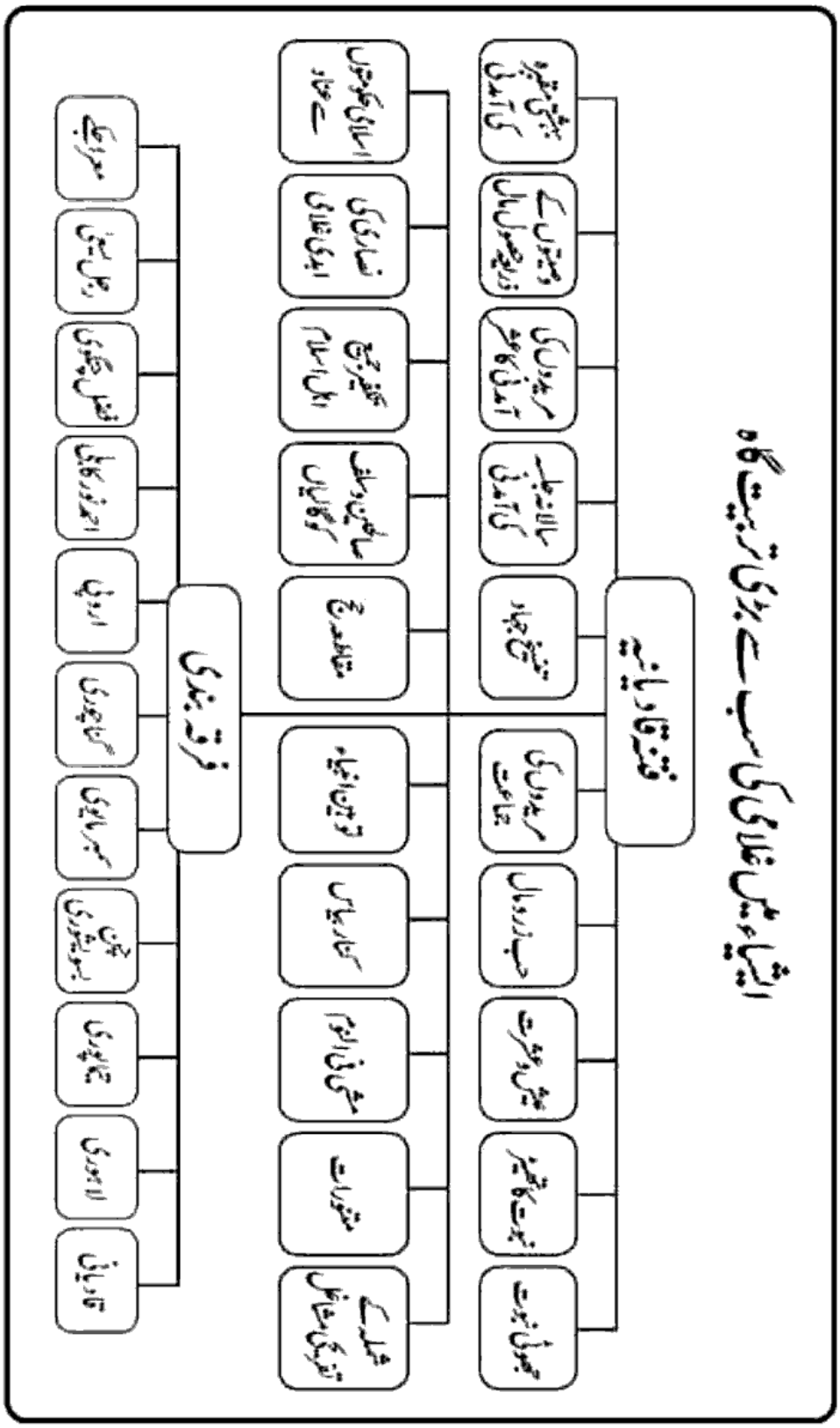

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"حصہ چہارم"

ضلع شاہ پور میں مرزائیوں کا دورہ

حزب الانصار بھیرہ کی مساعی جمیلہ سے مرزائیت کی تحریک مردہ ہو رہی تھی، ارباب قادیان نے اس کے احیاء کے لئے پوری سرگرمی سے کام کرنے کا فیصلہ کیا۔ انجمن مرزائیہ سرگودہا نے ضلع بھر میں تبلیغ کا ایک پروگرام بنایا اور قادیان سے دو مبلغ مولوی احمد خان و مولوی عبداللہ اعجاز ضلع کا دورہ کرنے کیلئے منتخب ہوئے۔ قادیانیوں کا ارادہ تھا کہ دو ماہ مسلسل دورہ کر کے ہر جگہ مقامی علماء کو دعوت مناظرہ دیکر پریشان کیا جائے، وہ جانتے تھے کہ علمائے کرام قادیانی مذہب کی حقیقت سے قطعاً ناواقف ہیں اس لئے وہ مناظرہ پر آمادہ نہ ہونگے اور اگر اسلام کی عزت کے تحفظ کیلئے مقابلہ پر آمادہ بھی ہوئے تو مرزائی عقائد و مرزائی علم کلام سے ناواقفیت، ان کے لئے سدِ راہ ثابت ہوگی۔ حزب الانصار نے وقت کی اہم ضرورت کا احساس کر کے مرزائی مبلغین کے کامل تعاقب اور مقابلہ کا فیصلہ کیا۔ مالی مشکلات نے کارکنان کو پریشان کر رکھا تھا اور مزید مصارف کیلئے کہیں سے روپیہ حاصل ہونیکی امید نہ تھی مگر تحفظ اسلام کی غرض سے محض خدا کے بھروسہ پر ایک تبلیغی وفد مرتب کیا گیا تاکہ وہ ضلع بھر میں ہر جگہ مرزائیوں کے تعاقب اور ہر جگہ مناظرہ کی دعوت قبول کرنے کا کام سرانجام دیں۔ اس وفد کے ارکان مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی صاحب، مولانا محمد شفیع صاحب، خاکسار مؤلف کتاب ھذا، مولانا عبدالرحمن صاحب مبلغ حزب الانصار قرار پائے علاوہ ازیں دیگر کئی حضرات نے دورہ میں ساتھ رہ کر ممنون فرمایا۔ یکم ستمبر ۱۹۳۲ء لیکر ۱۰/ اکتوبر ۱۹۳۲ء تک مرزائیوں کا تعاقب جاری رہا۔ اس عرصہ میں ان کے ساتھ دس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معرکے پیش آئے۔ ہر معرکہ میں مسلمانوں کو خداوند کریم نے فتوحات عطا فرمائیں۔

پہلا معرکہ ..... میانی

بھیرہ سے جانب مشرق ۹ میل کے فاصلہ پر قصبہ نمک میانی آباد ہے جہاں کے مفتی غلام مرتضیٰ صاحب نے مولوی نورالدین قادیانی کو لاہور میں لاجواب کیا تھا اور مناظرہ ہریا میں شمس قادیانی کی گت بنائی تھی۔ مفتی صاحب مرحوم کے انتقال کے بعد مرزائی چوہے اپنے بلوں سے نکل آئے اور انہوں نے میدان خالی دیکھ کر اپنا اثر و اقتدار جمانا چاہا۔ چنانچہ مورخہ ۳۱/اگست ۱۹۳۲ء شام کی گاڑی سے قادیانی مبلغین وہاں پہنچے۔ دوسرے دن صبح حزب الانصار کے وفد کے اراکین بھی میانی جا پہنچے۔ مرزائیوں پر بدحواسی طاری ہوگئی۔ مسلمانوں میں اس قدر بیداری پیدا ہونیکی انہیں توقع نہ تھی۔ مسلمانانِ میانی نے علمائے کرام کا شاندار استقبال کیا اور بمقام چنگی شاہ جلسہ کے لئے پنڈال بنایا گیا تھا۔ میانی کے مرزائی کئی دن سے مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دے رہے تھے اسلئے علمائے اسلام نے مرزائیوں کا چیلنج قبول کر کے انہیں تصفیہ شرائط کیلئے پیغام بھیجا مگر مرزائی عبداللہ و احمد خان نے مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا اس پر مورخہ یکم و ۲/ستمبر ۱۹۳۲ء ہر دو روز صبح سے لیکر شام تک مسلمانوں کے شاندار جلسے منعقد ہوئے جن میں مرزائیت کے پرخچے اڑائے گئے اور دعاوئ مرزا و الہامات مرزا کی حقیقت کھولی گئی۔ مرزائیوں کو مناظرہ کی دعوت پر دعوت دی گئی مگر انہیں مقابلہ میں آنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ ان کے جلسہ میں حاضرین کی تعداد دس یا بارہ سے زیادہ نہ ہوسکی۔ یہ حالت دیکھ کر انہوں نے قادیان میں تاریں دیں اور ان حالات میں تبلیغی دورہ کے التوا کی خواہش ظاہر کی مگر مرزا محمود نے اپنے مبلغین کا حوصلہ قائم رکھنے کیلئے بہترین مناظر و مبلغ بھیجنے کا وعدہ کیا۔ قادیانی مبلغین مورخہ ۲/ستمبر کو میانی سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھیرہ پہنچے۔علمائے اسلام بھی شام کی گاڑی میں میانی سے روانہ ہوکر شاندار جلوس کے ساتھ بھیرہ میں وارد ہوئے۔

دوسرا معرکہ..... بھیرہ

دریائے جہلم کے کنارے شہر بھیرہ ایک قدیم تاریخی قصبہ ہے۔سکندر اعظم کا یہاں سے گذر ہوا۔سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے مجاہدین نے اس کی دیواروں پر بروزِ شمشیر رایت اسلام نصب کیا۔بابر نے اپنے تزک میں اس شہر کا ذکر نہایت عمدہ الفاظ میں کیا ہے۔جہانگیر نے کابل جاتے ہوئے اس جگہ اقامت اختیار کی تھی اور یہاں کے علماء و مشائخ وفقراء کو داد و دہش سے مالا مال کیا تھا۔سکھوں کے عہد میں یہ قصبہ اہل ہنود کے قبضہ میں تھا اور مسلمانوں کی حالت نہایت ہی کمزور تھی۔شیر شاہ سوری کی تعمیر کردہ جامع مسجد کھنڈرات کا ڈھیر ہوگئی تھی اور سکھوں نے اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی مگر سید العلماء والمحدثین استاذ الکل حضرت مولانا احمد دین بگوی رحمۃ اللہ علیہ کے قدوم میمنت لزوم سے اسی بھیرہ سے علوم دینی کے چشمے جاری ہوئے ہر طرف علم کی نہریں جاری ہوئیں، ہزارہا اشخاص اس چشمۂ علم سے سیراب ہوئے، سرزمین پنجاب اسی خطہ کی بدولت دوبارہ منور ہوئی، مسلمانوں کی حالت نے پلٹا کھایا، ابرِ رحمت نے آبیاری کی، حضرت مرحوم کی باطنی توجہ اور ہمت سے جامع مسجد کی شاندار عمارت تعمیر ہوئی او ہر گھر میں دینی چرچا ہونے لگا، مولانا غلام قادر صاحب بھیروی، مولانا غلام رسول صاحب اور زبدۃ العارفین حضرت قبلہ مولانا عبدالعزیز بگوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عمریں خدمت اسلام میں بسر کیں مگر جہاں گل ہوتے ہیں وہاں خار بھی ہوتا ہے۔افسوس یہی شہر حکیم نورالدین کی بدولت دنیا بھر میں بدنام ہوا اور نورالدین کے اثر سے جو لوگ غیر مقلد ہو چکے تھے، وہ مرزائی بن گئے، مرزائیوں کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نزدیک قادیان کے بعد بھیرہ، ایک مقدس شہر ہے اور وہ لوگ اسے ''مدینۃ خلیفۃ المسیح'' کہا کرتے ہیں۔ مرزائی ایک ماہ سے اپنے مبلغین کی آمد کی خبر سُنا کر اپنے خیال میں لوگوں کو خوف زدہ کر رہے تھے، اعلانیہ کہا جاتا تھا کہ ہمارے شیر آرہے ہیں، کسی کی ہمت ہو تو ان کے مقابلہ پر آئے مگر علمائے اسلام کے ورود اور میانی میں حسرت ناک ناکامی کی خبر سن کر گھبراہٹ کا عالم طاری ہو گیا۔ قادیان میں تاریں دی گئیں۔ ۲؍ستمبر کا دن انہوں نے کرب و اضطراب میں کاٹا۔ انہیں جلسہ کرنے کا بھی حوصلہ نہ ہوا۔ دوسرے دن صبح کی گاڑی میں قادیان سے مرزائی مبلغین کا نیا قافلہ بسر کردگی مولوی محمد سلیم پہنچ گیا اور مرزائیوں کی جان میں جان آئی اور انہوں نے اپنے جلسہ کا اعلان نہایت زور شور سے کیا، منادی کرنے والے کے ہاتھ میں تلوار تھی اور اس کا رویہ نہایت اشتعال انگیز تھا۔ اس منادی میں کھلے لفظوں کے ساتھ علمائے کرام کو دعوت مناظرہ دی گئی۔

مرزائیوں کیساتھ خط و کتابت

مرزائیوں نے ندائے حق کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا جس میں علمائے اسلام پر ناجائز الزام لگائے گئے۔ اس کے جواب میں ''دعوتِ حق'' کے عنوان سے سیکرٹری جماعت اسلامیہ کی طرف اشتہار شائع ہوا بعد ازاں مرزائیوں کی طرف سے حسب ذیل تحریر موصول ہوئی۔

جناب مولوی ظہور احمد صاحب۔ **السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ**۔ مشمولہ رقعہ ہذا اطلاعاً آپکی خدمت میں اتمام حجت کے لئے ارسال کیا جاتا ہے۔

(۳/۱۹/۱۹۳۲ سیکریٹری انجمن احمدیہ محمد الدین کریم)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باسمہٖ سبحانہ

صاحبان! عرصہ دراز سے علماء حنفیہ کی طرف سے جماعت احمدیہ پر ناجائز حملے کئے جارہے ہیں۔ اتفاق سے آج کل علماء جماعت احمدیہ میں چند مبلغین تبلیغی جلسہ کے لئے بھیرہ میں آئے ہیں اس لئے ہم تمام متلاشیان حق کو عموماً اور بھیرہ کے صاحب وقار اصحاب کی خدمت میں خصوصاً اپیل کرتے ہیں کہ وہ حفظِ امن کی باقاعدہ طور پر ذمہ داری اُٹھا کر مولوی ظہور احمد صاحب بگوی یا ان کے کسی نمائندہ کو تبادلہ خیالات کیلئے میدانِ عمل میں لائیں بعدازاں شیخیاں مارنی فضول ہونگی۔ مورخہ ۳/۹/۱۹۳۲

۴/ماہ ستمبر حال کی شام تک فیصلہ ہونا لازمی ہوگا۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا مضمون کی شہر بھیرہ میں منادی کرائی جارہی ہے۔

(پرسنل اسسٹنٹ جنرل سیکریٹری انجمن احمدیہ بھیرہ)

اس کے جواب میں سیکریٹری صاحب تبلیغ جماعت اسلامیہ کی طرف سے حسب ذیل تحریر مرزائیوں کو بھیجی گئی۔

اتمامِ حجت

بنام سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ بھیرہ

السّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ جناب کی طرف سے ایک اشتہار بعنوان شاندار جلسہ شائع ہوا ہے اور سیکریٹری تبلیغ احمدیہ نے ندائے حق کے نام سے اشتہار شائع کیا ہے ابھی ابھی ایک اشتہار منجانب سیکریٹری انجمن انصار اللہ احمدیہ موصول ہوا ہے، ان ہر سہ اشتہارات میں غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ اور اگر مگر اور خوشنما الفاظ کی آڑ میں مناظرہ کرنے سے انکار و اقرار اور فرار کیلئے راہیں محفوظ رکھی گئی ہیں اس لئے بذریعہ تحریر ہذا، جناب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو چیلنج دیا جاتا ہے کہ اگر ہمت ہے تو اپنے علماء کو شیرانِ اسلام یعنی علمائے اسلام کے سامنے لانے کی جرأت کریں اور صاف لفظوں میں مناظرہ پر آمادگی کا اعلان کردیں اور مقام و شرائط کے تصفیہ کے لئے اپنے دو معتبر اشخاص نامزد کردیں اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ کے فرار کی حقیقت عالم میں آشکار ہو جائیگی چونکہ آپکی طرف سے زبانی چیلنج مناظرہ اہل اسلام کو مدت سے مل رہا ہے اسلئے حفظِ امن کا انتظام وغیرہ بھی آپ کے ذمہ ہوگا۔

(عبدالرحمٰن سیکریٹری تبلیغ جماعت اسلامیہ جامع مسجد بھیرہ)

اُسی روز حضرت مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی صاحب کی طرف سے حسب ذیل اشتہار شائع ہوکر شہر کی دیواروں پر چسپاں ہوگیا۔

مرزائیت کی موت

جملہ مرزائیوں کو اور خصوصاً مرزائیان بھیرہ کو واضح ہو کہ میں نے ستمبر ۲۸ء کے ''العدل'' میں ایک مکتوب مفتوح بنام مرزا محمود احمد صاحب قادیانی شائع کیا تھا کہ میں مرزا کے انعامی اشتہار در بارہ لفظ ''**توفی**'' کی دوسری شق کے مطابق ثابت کردوں گا کہ اس کے معنی جسم مع روح کو باہیئت کذائی وصورت مجموعی اپنے قبضہ میں لے لینے کے ہیں۔ آپ میرے ساتھ منصفانہ شرائط طے کرنے کے بعد فیصلہ کرلیں۔ لیکن مرزائیت کے علمبردار نے کوئی جواب نہ دیا اس کے بعد مختلف مواقع پر مرزائی مولویوں کو مناظروں میں فیصلہ کی دعوت دی گئی مگر صدائے برنخواست مارچ ۳۲ء کے رسالہ شمس الاسلام میں مکرر بعنوان ''اتمام حجت'' اس مضمون کو مشتہر کیا گیا لیکن مرزائیوں کی طرف سے کوئی آمادگی نہ ہوئی **العدل** اور **شمس الاسلام** کے پرچے بذریعہ رجسٹری خلیفہ قادیان کے پاس بھیجے گئے پھر بھی انہیں مقابلہ کا حوصلہ نہ ہوا حق کا رعب ان کے دلوں پر مسلط ہو چکا ہے لہٰذا ان میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جرأت نہیں ہے کہ اس فیصلہ پر آمادہ ہوں جملہ مرزائیوں کو لازم ہے کہ اپنے خلیفہ کو اس فیصلہ پر آمادہ کریں ورنہ سمجھ لیں کہ مرزائیت مرگئی لہٰذا اس کی تجہیز و تکفین کر کے میرے ہاتھ پر توبہ کرلیں۔ حجت تمام ہو چکی۔ خدا کے حضور میں تمہارے پاس کوئی عذر نہ ہوگا اگر تمہارے مولوی جو قادیان سے آئے ہیں فیصلہ پر آمادہ ہوں تو فوراً بذریعہ تار اپنے خلیفہ سے اپنی نیابت کی تصدیق کرائیں اور خلیفہ صاحب لکھدیں کہ ان علماء کا ساختہ پرداختہ، میرا ساختہ پرداختہ ہے، ان کی فتح، میری فتح اور ان کی شکست، میری شکست ہے۔

(ابوالقاسم محمد حسین عفی عنہ، مولوی فاضل از کولوتارڑ حال وارد بھیرہ)

نوٹ: یہ چیلنج لفظ **توفی** سے متعلق ہے۔ سیکرٹری تبلیغ اسلامیہ کی طرف سے جو چیلنج مناظرہ کا دیا گیا تھا اس کے لئے نیابت کی سند کی ضرورت نہیں اس کے لئے ہم ہر طرح سے تیار ہیں۔

مرزائیوں نے اس کے جواب میں حیلہ سازی اور ٹال مٹول سے کام لینا چاہا اور علمائے اسلام کو مسجد مرزائیہ میں شرائط کے تصفیہ کے لئے مدعو کیا مگر اپنی طرف سے دو نمائندگان منتخب نہ کئے اس حالت میں حسب ذیل خط سیکرٹری تبلیغ جماعت اسلامیہ کی طرف سے انہیں بھیجا گیا۔

بخدمت جناب جنرل سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ بھیرہ

والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔ جناب کا رقعہ موصول ہوا۔ جواباً التماس ہے کہ آپ نے اپنی طرف سے معتبر اشخاص نامزد نہ کر کے خواہ مخواہ معاملہ کو تاخیر میں ڈالنا چاہا۔ آج بوقت منادی آپ کی جماعت کے افراد کا تلواروں اور سنگینوں سے مسلح ہو کر اشتعال انگیز الفاظ کہنا، نہایت شرمناک و خطرناک حرکت ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ اپنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جماعت کوایسی مفسدانہ حرکات سے باز رکھیں ورنہ اس کے نتائج کے آپ ہر طرح ذمہ دار ہونگے۔ اگر آپ واقعی تحقیق حق کے خواہشمند ہیں تو اپنی طرف سے دو نمائندوں کے اسماء سے مطلع فرمائیں۔ ہماری طرف سے مولوی محمد قاسم صاحب و مولانا مولوی ظہور احمد صاحب تصفیہ شرائط کیلئے منتخب کئے گئے ہیں۔ان کا ساختہ پرداختہ ہم سب کو منظور ہوگا۔ مسجد احمدیہ بحالات موجودہ بہت غیر موزون مقام ہے، کسی غیر جانبدار مقام کا تعین کر کے اطلاع دیں۔ (عبدالرحمن سیکرٹری تبلیغ جماعت اسلامیہ بھیرہ ۳ ستمبر ۳۲ء)

دوسرے دن صبح آٹھ بجے مسٹر ایم،ڈی کریم صاحب مرزائی مع اپنے چند ہمراہیوں کے مقام کا تصفیہ کرنے کے لئے جامع مسجد پہنچے اور آخر کار انہوں نے میاں محمد رحیم صاحب درویشانہ پراچہ کا بنگلہ واقع محلہ پراچگان بھیرہ میں گیارہ بجے دن پہنچ کر شرائط کا تصفیہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔عین گیارہ بجے دن، خاکسار مع مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مقام مقررہ پر پہنچ گیا مگر مرزائیوں کی طرف سے صرف ایم۔ڈی کریم صاحب پہنچے اور ان کے ساتھ ہی بابو محمد امین پراچہ مرزائی محلہ پراچگان کے سربرآوردہ و معزز اشخاص کو ہمراہ لیکر پہنچا۔تمام پراچوں نے بالاتفاق درخواست کی کہ مناظرہ میں فساد کا احتمال ہے اور مسلمانوں کے آئندہ امن وچین کی زندگی پر اس کا بُرا اثر پڑیگا۔اس لئے مناظرہ کو ملتوی کیا جائے۔ بابو محمد امین پورے جوش وخروش سے ان کی وکالت کر رہا تھا، خاکسار نے کہا کہ قادیانیوں نے جو چیلنج دیا ہے اُس کے قبول کرنے کے لئے ہم مجبور ہیں اس لئے اگر ایم ڈی۔ کریم صاحب ان کی طرف سے اس چیلنج کو واپس لے لیں تو میں بخوشی التوا مناظرہ پر رضامند ہوسکتا ہوں۔ اس پر ایم۔ڈی کریم صاحب نے میرے اس بیان کی تردید کی اور کہا کہ چیلنج جماعت اسلامیہ کی طرف سے دیا گیا ہے اور جماعت احمدیہ کا اس میں کوئی قصور نہیں اس پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایم۔ڈی کریم کی تحریر (جس کی نقل پہلے درج ہوچکی ہے)، اُسے دکھائی گئی جس پر اس نے غیر متعلق سلسلۂ گفتگو شروع کر دیا۔ خاکسار نے کہا کہ ایم۔ڈی کریم صاحب صرف یہ لفظ لکھ دیں کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے چیلنج نہیں دیا گیا مگر اُس نے اِس سے بھی انکار کر دیا اور اپنی طویل تقریر میں علمائے اسلام پر تفرقہ اندازی وفرقہ بندی کا الزام عائد کیا اور رسالہ شمس الاسلام میں حیات مسیح علیہ السلام وتردید مرزا میں شائع شدہ مضامین کا حوالہ دیا جس کے جواب میں خاکسار نے تمام معززین کے سامنے حسب ذیل تجویز پیش کیں:

اہل اسلام کی طرف سے میں ذمہ لیتا ہوں کہ آئندہ بھیرہ میں کوئی جلسہ ایسا نہ ہوگا اور کسی جگہ کوئی ایسی تقریر نہ ہوگی جس میں حیات مسیح علیہ السلام، ختم نبوت یا تکذیب مرزا کا ذکر ہو۔ نیز رسالہ شمس الاسلام میں بھی آئندہ ایسے مسائل پر کبھی بحث نہ ہوگی۔

بشرطیکہ

ایم، ڈی کریم صاحب تمام مرزائیوں کی طرف سے اس بات کا ذمہ لیں کہ وہ کبھی بھیرہ میں کوئی جلسہ ایسا نہ کرینگے جس میں وفات مسیح علیہ السلام، اجرائے نبوت یا صداقتِ دعاوی مرزا کے متعلق تقاریر ہوں اور کوئی مرزائی آئندہ ان مسائل پر کسی سے جھگڑا نہ کرے گا نیز مرزا کے اخبارات ورسائل بھی ان اختلافی مسائل کے تذکرہ سے پاک رہیں گے۔

خاکسار کی اس تجویز کو معززین قصبہ نے بے حد پسند کیا مگر ایم، ڈی کریم صاحب نہایت گھبرائے اور کہنے لگے کہ ہم سے ایسا کبھی نہ ہوگا ہم اپنے عقائد کی ضرور تبلیغ کرینگے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ زہر کا اثر دور کرنیکے لئے تریاق کا ہونا ضروری ہے۔ اسلئے ہم مجبور ہیں کہ مدافعانہ کارروائی کے ذریعہ مرزائیوں کی زہریلی تبلیغ کے اثر سے مسلمانوں کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محفوظ رکھیں۔ اس گفتگو سے فریب خوردہ اشخاص پر مرزائیوں کی اتحاد پسندی کی حقیقت ظاہر ہوگئی اور مرزائیوں کیساتھ شرائطِ مناظرہ طے کرنے کے لئے حکیم شاہ محمد صاحب رئیس اعظم شیخوپورہ کا مکان تجویز ہوا جہاں بعد دوپہر ۳ بجے خاکسار اور مولانا محمد قاسم صاحب نے مرزائیوں کے نمائندوں ایم، ڈی کریم اور مولوی عبداللہ اعجاز کا انتظار کیا۔ ۳:۳۰ ساڑھے تین بجے مرزائیوں کے نمائندے وہاں پہنچے اور شرائط مناظرہ طے کرنے کیلئے گفتگو شروع ہوئی۔

عبداللہ نے نہایت ہی اشتعال انگیز، دل آزار، اور گستاخانہ رویہ اختیار کیا۔ اگر ایم ڈی کریم صاحب مصلحت اندیشی سے کام نہ لیتے تو یقیناً یہ تمام گفتگو بے نتیجہ رہتی۔ اس عرصہ میں مرزائیوں نے اپنے مناظر مولوی محمد سلیم کو بھی بلا لیا اور چار گھنٹہ کی مسلسل بحث کے بعد حسب ذیل شرائط پر فریقین کے نمائندوں نے دستخط کر دیئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

شرائطِ مناظرہ مابین جماعتِ اسلامیہ، احمدیہ و جماعت اسلامیہ۔ بھیرہ۔

۱.....مناظرہ تقریری ہوگا۔

۲.....موضوع مناظرہ

(۱) حیاتِ مسیح ناصری علیہ السلام

(۲) ختم نبوت

(۳) صداقت دعوی نبوت مرزا غلام احمد صاحب

۳.....پہلے ہر دو مناظروں میں مدعی جماعتِ اسلامیہ ہوگی۔ تیسرے مناظرہ میں مدعی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جماعتِ اسلامیہ احمدیہ ہوگی۔

۴..... ہر مناظرہ کے لئے کل وقت تین تین گھنٹہ ہوگا۔ پہلی تقریریں نصف نصف گھنٹہ بقیہ تقاریر آخر تک پندرہ پندرہ منٹ ہونگی۔ اگر ضرورت پیش آجائے تو ہر ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد دس منٹ کا وقفہ دیا جائیگا۔

۵..... ہر ایک طرف سے ایک ایک صدر ہوگا جو اپنے اپنے فریق کے حفظِ امن کا ذمہ دار ہوگا اور اس کا فرض ہوگا کہ وہ مناظرین سے شرائط کی پابندی کرائے۔

دلائل صرف قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے پیش ہوں گے۔ اقوال مرزا صاحب، جماعتِ احمدیہ کے لئے حجت ہوں گے اور اقوال امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ جماعتِ اسلامیہ کے خلاف، احمدی مناظر اپنی تائید میں پیش کر سکتا ہے۔

۶..... پہلا مناظرہ بروز دوشنبہ بتاریخ ۹/۵ ستمبر ۳۲ء صبح آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک ہوگا۔ دوسرا اسی دن ۳:۳۰ بجے شروع ہوگا۔ نمازِ عصر کے لئے نصف گھنٹہ کا وقفہ ساڑھے پانچ بجے سے دیا جائے گا۔ تیسرا مناظرہ ۶ ستمبر ۳۲ء صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک ہوگا۔

۷..... خلافِ تہذیب و کلماتِ توہین در شانِ بزرگاں سے اجتناب کرنا، ہر مناظر کا فرض ہوگا۔

۸..... آخری تقریر کے اختتام تک فریقین کے اصحاب ذمہ دار کا ٹھہرنا لازمی ہوگا۔

۹..... اپنی آخری تقریر میں کوئی مناظرنئی بات پیش کرنیکا مجاز نہ ہوگا۔

ظہور احمد بگوی۔ منجانب جماعت اسلامیہ، بھیرہ 4.9.32

بقلم محمد عبداللہ اعجاز (مولوی فاضل) منجانب: جماعتِ احمدیہ بھیرہ 4.9.32

محمد قاسم۔ منجانب جماعت اسلامیہ بھیرہ 4.9.32 بقلم خود ایم ڈی کریم احمدی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شرائط کی توضیح

۱..... مرزائیوں نے اصرار کیا کہ ہماری جماعت کا نام جماعتِ اسلامیہ احمدیہ ہے اس لئے اُن کے زعم کی بناپر ان کی جماعت کا نام جماعتِ اسلامیہ احمدیہ تحریر کیا گیا مگر افسوس ہے کہ محمد سلیم قادیانی نے اسی روز بعدِ نمازِ مغرب اپنے جلسہ میں اعلان کیا کہ علمائے اسلام نے ہمارا اہل اسلام میں سے ہونا تسلیم اور اس طرح مرزائیت کو پہلی ''عظیم الشان فتح'' حاصل ہوچکی ہے۔ مرزائیوں نے اس پر بے انتہا مسرت کا اظہار کیا

ع ''بریں عقل ودانش بباید گریست''

علمائے اسلام کو اس واقعہ سے عبرت حاصل کر کے مرزائیوں کیساتھ خط وکتابت کرتے ہوئے احتیاط سے کام لینا چاہئے۔

۲..... مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے سرسید احمد خاں علی گڑھی نے حیاتِ مسیح علیہ السلام کا انکار کیا تھا اور اپنی کتابوں میں وضاحت کیساتھ اس اسلامی عقیدہ کی تردید میں زورِ قلم صرف کردیا تھا۔ بہاء اللہ ایرانی نے بھی وفاتِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ اختیار کر کے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ مرزا صاحب نے سرسید اور بہاء اللہ ایرانی کی کتابوں کا مطالعہ کر کے اُن کے پیش کردہ دلائل کو ترتیب دے کر وفاتِ مسیح علیہ السلام ثابت کرنیکی سعی کی اور بہاء اللہ کے نقش قدم پر چل کر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو اگر فوت شدہ تسلیم کیا جائے تب بھی مسیحیت کے وہ دعویدار بہاء اللہ اور مرزا غلام احمد میں باہمی سرکشی باقی رہ جاتی ہے۔ وفات مسیح کے اثبات سے مرزا کی صداقت کا کوئی تعلق نہیں۔ مرزا کی شخصیت کو بے نقاب ہونے سے بچانے کیلئے اس مسئلہ سے سپر کا کام لیا جاتا ہے۔ مرزائی ہمیشہ **توفی، رفع، توفیتنی** وغیرہ الفاظ کی آڑ لے کر اور قرآن کی آیات سے مغالطہ دیکر اصل حقیقت پر پردہ ڈالنے کے عادی ہیں حالانکہ مسیح علیہ السلام کی حیات وممات سے مرزا کے دعاوی کا کوئی تعلق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں۔ ہمارا یہ دعوی ہے کہ مرزا صاحب مسلمان نہ تھے بلکہ وہ انسانیت کے عام معیار پر بھی پورے نہیں اترتے۔ مسیح موعود کیلئے کم از کم مسلمان ہونا ضروری ہے۔ مرزائیوں کا فرض ہے کہ انہیں پہلے مسلمان ثابت کریں اس کے بعد مہدویت و مسیحیت وغیرہ کے دعاوی پیش کریں۔

بھیرہ میں مرزائیوں سے کہا گیا تھا کہ طول کلام سے بچنے کے لئے صرف دعاوی مرزا پر مختصر مناظرہ ہو جائے اور اگر مرزا صاحب کو آپ راستباز اور صادق ثابت کر دیں تو اجراء نبوت اور وفات مسیح علیہ السلام تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا مگر انہوں نے اس سے صاف انکار کر دیا اور حیات و ممات مسیح علیہ السلام کو ہی موضوع مناظرہ قرار دینے پر اصرار کیا۔ بالآخر حیاتِ مسیح علیہ السلام، ختم نبوت اور صداقتِ دعاوی مرزا ہر سہ امور پر مناظرہ ہونا قرار پایا۔

۳.....مرزائیوں نے تحریری مناظرہ پر اصرار کیا مگر اس سے عوام الناس کما حقہ مستفید نہ ہو سکتے تھے اس لئے بحث و مباحثہ کے بعد عبداللہ اعجاز سے طے پایا کہ رسالہ شمس الاسلام بھیرہ کیساتھ تحریری مناظرہ کے لئے اپنے کسی جریدہ کو آمادہ کرینگے اور عبداللہ صاحب نے رسالہ شمس الاسلام میں شائع شدہ مضامین کی تردید کا ذمہ لیا مگر انہوں نے آج تک اپنے وعدے کا ایفا نہیں کیا اور مناظرے کے بعد مبارک احمد صدر جماعتِ احمدیہ نے اس طریقہ سے تحریری مناظرہ کرنے سے صاف انکار کر دیا۔

۴.....اہلسنت والجماعت عقائد کے بارے میں قرآن مجید و احادیث صحیحہ کو اصل قرار دیتے ہیں۔ عقائد کیلئے صحیح معیار قرآن مجید اور حدیث صحیح کے بغیر کوئی اور قرار دینا، کھلی گمراہی اور ضلالت ہے۔ ہمارے نزدیک بزرگ وہ ہے جسکا عقیدہ صحیح ہو مگر مرزائی ہم سے منوانا چاہتے تھے کہ عقیدہ صحیح وہ ہے جو کسی بزرگ کا ہو۔ ہم حیران تھے کہ استدلال کے طور پر اقوال بزرگان پیش کرنے سے مرزائیوں کا کیا مقصد ہے مگر حالات و واقعات نے بتا دیا کہ

[1] مبارک احمد نے اپنی تقریر تحریر میں مرزائیوں کی تعداد مناظرہ بھیرہ میں پچاس لاکھ بتائی ہے مرزائیوں کی صحیح مقدار کے متعلق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بزرگان کے عام لفظ سے فائدہ حاصل کر کے تھو، پھتو اور مکوڑی شاہ و گنڈا شاہ کے اقوال پیش کر کے اور بعض مسلمہ بزرگ ہستیوں کے اقوال کو توڑ موڑ کر اور بعض صوفیاء کرام کے شطحیات پیش کر کے یہ جماعت عوام کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے حالانکہ عقائد کے بارے میں قرآن و حدیث صحیح کے سوا اور کسی چیز کا ذکر ہماری کتب عقائد میں نہیں ہے۔ عقیدہ وہی صحیح ہو سکتا ہے جو کسی معصوم کا ہو۔ ہم اولیاء اللہ کو معصوم قرار نہیں دیتے اور شطحیات کی بناء پر کوئی عقیدہ قائم کرنا مرزائیوں کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ امام الصوفیاء حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ کا کشف حجت نہیں بلکہ فرمایا ''مارا نص درکار است نہ فص'' بعض بزرگان دین سے حالتِ سکر میں بعض کلمات سرزد ہوئے مگر ہوش میں آنے کے بعد فرمایا کہ جب ہم ایسے الفاظ کہیں تو ہمیں روک دیا کرو۔

فقہ میں امام ابوحنیفہ اور تصوف میں صوفیائے کرام اور منطق میں شیخ الرئیس وغیرہ کے اقوال پیش ہو سکتے ہیں مگر عقائد کے بارے میں کسی کا قول اہلسنت پر حجت نہیں ہو سکتا، جب تک اس قول کی تائید ہمیں قرآن اور حدیث صحیح سے نہ ملے۔ مرزائیوں نے تین گھنٹہ اسی بحث میں ضائع کر دیئے۔ وہ چاہتے تھے کہ قرآن و حدیث اور اقوال بزرگاں ہر سہ سے استدلال کرنے کا موقع مل سکے مگر انہیں کہا گیا کہ اگر تم تحریر کر دو کہ ''قرآن و حدیث ہمارے دعاوی کے اثبات کیلئے کافی نہیں ہیں تو ہم تمہاری یہ التماس قبول کر سکتے ہیں'' مگر ایسا لکھنا ان کے لئے پیام موت ثابت ہو رہا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ حنفیوں کے لئے اپنے امام کا قول حجت ہے۔ ہم نے کہا کہ فقہ میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہم مقلد ہیں مگر عقائد کے بارے میں آپ اُنکا کوئی قول کسی قرآنی یا حدیثی دلیل کی تائید میں پیش کریں تو ہم تسلیم کرنیکے لئے تیار ہیں۔ مرزائیوں نے کہا کہ اقوال بزرگان تمہیں منظور نہیں تو تم کو اقوال مرزا پیش کرنے کا بھی حق نہیں ہو سکتا۔ خاکسار نے اُن کی غلط فہمی رفع کرنیکے لئے کہا کہ ''قرآن و حدیث کے بعد ہمارا مرکز اتصال جہاں میں فیصلہ کن تھے تو نہ تھے تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم اقرار کرتے ہیں کہ ان کی کتب سے کوئی حوالہ پیش نہ کرینگے اور اگر وہ نبی تھے تو نبی کا قول اپنی امت پر حجت ہوتا ہے اس لئے آپ کو اُن کے اقوال تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہ ہونا چاہئے"۔ اس پر مرزائی مبہوت ہو گئے

۵.....آخری شرط میں مرزائیوں کے پیش کردہ الفاظ یہ تھے:

"آخری تقریر کے اختتام سے پہلے فریقین میں سے جو فریق اُٹھکر چلا جائے گا وہ شکست خوردہ سمجھا جائیگا" مگر اس سے پہلے مناظرہ "مجوکا" میں اس شرط کی حقیقت آشکار ہو چکی تھی مسلمانوں کے مجمع میں سے کچھ دیہاتی جو دور دراز سے آئے تھے اپنے گھروں کو واپس جانے کے لئے بے قرار تھے، سورج غروب ہونے والا تھا مگر مرزائیوں کا یہ اصرار تھا کہ اگر آپ کی جماعت کا ایک آدمی بھی چلا گیا تو آپ کی شکست سمجھی جائیگی۔ صدر جلسہ حضرت علامہ مُعین الدین اجمیری نے بار بار کہا کہ یہ لوگ ثالث کی حیثیت رکھتے ہیں اور فریق سے حضرت علمائے کرام ہی مراد ہو سکتے ہیں مگر مرزائیوں نے کہا کہ شرط میں ذمہ دار کا لفظ موجود نہیں ہم نے بھیرہ میں سابقہ تجربہ کی بناء پر "ذمہ دار اصحاب" کے الفاظ اس شرط میں درج کرالئے۔

۵ ستمبر کی صبح

۵ ستمبر ۱۹۳۲ء صبح آٹھ بجے سے پہلے اہل اسلام میدان مناظرہ میں پہنچ گئے۔ وہاں ہیڈ کانسٹیبل صاحب ایک پروانہ لئے ہوئے پہنچے جس میں مناظرہ کے التوا کا حکم درج تھا۔ میرے استفسار پر ایم، ڈی کریم صاحب اور تمام مجمع کے سامنے ہیڈ کانسٹیبل صاحب نے اعلان کیا کہ احمدی صاحبان ہمارے پاس صبح سویرے یہ استدعا لیکر گئے تھے کہ ہمیں نقض امن کا خطرہ ہے۔ اس لئے پولیس اپنی کارروائی کیلئے مجبور ہے۔ مرزائیوں میں بھگدڑ تو، میں میں شروع ہو گئی۔ ایم، ڈی صاحب کا رنگ فق ہو گیا اور مجمع بادلِ نخواستہ منتشر ہو گیا اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذمہ دار حضرات کا ایک وفد سب انسپکٹر صاحب سے ملا اور انہوں نے حالات سے مطلع ہو کر مناظرے کی اجازت دیدی اور اس طرح مرزائی اپنی سازش میں ناکام رہے۔

پہلا مناظرہ

۵ ستمبر ۱۹۳۲ء بعد نماز ظہر ساڑھے تین بجے حضرت سبحان شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کے سامنے جنگلہ حضرت پیر انور امیر شاہ صاحب کے چبوترہ پر ہر دو فریق کے لئے اسٹیج تیار کئے گئے اور سامعین کیلئے وسیع میدان موجود تھا مگر مرزائیوں نے چبوترہ سے نیچے میدان میں اپنا اسٹیج منتقل کرالیا۔ اس طرح اُن کا زیرِ نظر ہو جانا نیک علامت سمجھی گئی مرزائیوں کی طرف سے صدر، حافظ مبارک احمد صاحب، پروفیسر مدرسہ احمدیہ قادیان، منتخب ہوئے اور اہل اسلام نے خاکسار کو صدر منتخب کیا۔ حافظ مبارک احمد صاحب نے کھڑے ہو کر کہا:

مبارک احمد: اہلسنت کی طرف سے مناظرہ کون کریگا؟

خاکسار: ہماری طرف سے حضرت مولانا ابوالقاسم صاحب مناظر ہونگے۔

مبارک احمد: ہماری دیرینہ آرزو تھی کہ مولوی ظہور احمد صاحب کے ساتھ ہوتا کیونکہ انکی علمی حیثیت مسلمانوں میں مسلمہ ہے اور ان کے ساتھ مناظرہ کرنے سے حق و باطل میں امتیاز ہو جاتا مگر کیا وجہ ہے کہ مولوی صاحب مناظرہ سے گریز کر رہے ہیں؟

خاکسار: ہماری بھی یہ دیرینہ آرزو تھی کہ میاں محمود احمد صاحب کیساتھ مناظرہ ہوتا کیونکہ وہ جماعتِ قادیان کے مسلمہ خلیفہ ہیں۔ ان کے ساتھ مناظرہ کرنے سے احقاقِ حق میں مدد ملتی۔ کیا آپ اُنکو میدانِ مناظرہ میں لا سکتے ہیں؟

مبارک احمد: (نہایت غصہ کی حالت میں) آپ کو کیا حق ہے کہ پچاس لاکھ احمدیوں کے مسلمہ خلیفہ کو اپنے مقابلہ میں بلائیں؟

لہ یہ نظم اور مولوی محمد ازہر صاحب ازہر بھیروی و مولوی عبدالمجید صاحب مجید کی نظمیں طبع ہو چکی ہیں اور مولوی محمد ازہر صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خاکسار: آقائے نامدار، فخر موجودات، **سید المرسلین** ﷺ کے غلاموں کی خاک پاہونیکی حیثیت سے میرا رتبہ اس قدر بلند ہے کہ مرزا محمود بھی میرے مقابلہ میں کھڑا ہونیکی جرأت نہیں کرسکتا۔ ابوجہل کو قتل کرنیوالے دو کم سن لڑکے تھے، رستم ایرانی کو قتل کرنے والا ایک بدوی تھا۔ تاریخ شاہد ہے کہ امتِ اسلامیہ کا ہر فرد کفر کے علمبرداروں کے لئے پیام موت ثابت ہوسکتا ہے۔

اس پر مبارک احمد صاحب نے کچھ کہنا چاہا مگر ان کے مرزائی دوستوں نے انہیں خاموشی کی تلقین کی اور تین بجکر چالیس منٹ پر حضرت مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی صاحب نے حیاتِ مسیح علیہ السلام پر تقریر شروع کی۔ مولانا کی تقریر اس قدر واضح، مدلل اور دلچسپ تھی کہ تمام حاضرین فرطِ مسرت سے جھوم رہے تھے۔ مولانا کی چھ تقریریں ہوئیں اور مرزائی مناظر مولوی محمد سلیم کی پانچ ہوئیں۔ تمام تقاریر کا خلاصہ اسی کتاب میں بطورِ ضمیمہ درج ہے۔ محمد سلیم قادیانی کی آخری تقریر میں آندھی کا طوفان آیا مگر خدا کے فضل وکرم سے اسلامی اسٹیج اس کے اثر سے محفوظ رہا۔ مرزائیوں کے چہرے گرد آلود ہوگئے اور اُن کے مناظر کا منہ مٹی سے بھر گیا، ان کا سائبان اکھڑ گیا، ان پر بدحواسی کا عالم طاری تھا۔ حاضرین نے جنگِ خندق والا سماں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ ۷ بجے شام مرزائی اپنی سر وسینہ اور منہ سے گرد جھاڑتے ہوئے گھروں کو سدھارے۔ مرزائیوں نے تمام رات دعا اور عبادت میں گذاری تھی اور صدقہ وخیرات سے بھی کام لیا مگر آج کی واضح شکست اور اُن کے مایۂ ناز مسئلہ کی حقیقت واضح ہونے پر اُن کی کمر ہمت ٹوٹ گئی۔ مسجد مرزائیہ میں مغرب وعشاء کی اذان بھی دینے کی توفیق نہ ہوئی اور تمام رات نہایت کرب و اضطراب سے بسر کی۔ حاضرین پر مرزائی مذہب کی حقیقت واضح ہوگئی۔ عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، قرآن وحدیث اور مسلماتِ مرزائیہ سے مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی صاحب نے اس قدر وضاحت

تاجر کتب بھیرہ کی دوکان سے بقیمت ۱/- ملتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے ثابت کی کہ ان کے دلائل کا مرزائی مناظر کوئی جواب نہ دے سکا۔ مناظرہ کے اختتام پر ایم۔ڈی کریم اسسٹنٹ سیکرٹری انجمن مرزائیہ بھیرہ نے اقرار کیا کہ حیاتِ مسیح ثابت کرنے میں مولانا کو زبردست کامیابی ہوئی ہے اور اس نے مولانا کو اس کامیابی پر مبارک باد دی۔

دورانِ مناظرہ صدر جماعتِ مرزائیہ نے لفظِ مرزائی کے استعمال سے اسلامی مناظر کو روکنا چاہا مگر مولانا نے فرمایا کہ تم مرزائی ہو۔ تمہارے نبی کا نام خدا نے الہام میں مرزا بتایا ہے، اسے الہام ہوا تھا" **سنفرغ لکَ یامرزا**"۔ مرزائی مناظر قرآن کی آیات غلط پڑھتا تھا اور اس کی آخری تقریر نہایت ہی مہمل تھی۔ بدحواسی کے آثار اُس کے چہرہ پر رونما تھے خدائی قہر کا نشان یعنی آندھی، مٹی سے اسکے منہ کو پُر کرنے میں مصروف تھی، چہرہ خاک آلود تھا۔ مرزائی مناظر نے ریشمین پگڑی سر پر باندھ رکھی تھی اور داڑھی کٹی ہوئی تھی۔ اس کا رویہ نہایت ہی دل آزار تھا۔ اس نے صاف الفاظ میں کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کیا بلا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ توہین سن کر قریب تھا کہ مجمع جوشِ غضب سے بے قابو ہو جاتا مگر خاکسار نے لوگوں کو صبر و تحمل کی تلقین کی۔

دوسرا مناظرہ

مورخہ ۶ ستمبر صبح ساڑھے آٹھ بجے ختم نبوت پر مناظرہ کا آغاز ہوا۔ اسلامی مناظر مولانا ابوالقاسم صاحب نے ۱۸ آیات قرآنیہ، دس احادیث صحیحہ اور دو اقوال مرزا سے ثابت کیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ مرزائی مناظر کی امداد کیلئے اسی روز ملک عبدالرحمٰن خادم قادیان سے پہنچ گیا تھا۔ مرزائی چاہتے تھے کہ کسی طرف کوئی فرار کا راستہ نکالیں مگر مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی نے دلائل کے زبردست شکنجہ میں انہیں جکڑے رکھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مبارک احمد نے دعویٰ کیا کہ میں نحو مجسم ہوں۔ یہ سن کر مولانا مولوی اسمٰعیل صاحب دامانی کھڑے ہوئے اور انہوں نے فرمایا کہ تمام مرزائی مولوی مل کر اس عبارت کی ترکیب کردیں ورنہ دعویٰ علم سے مجمع کے سامنے توبہ کریں **جاء رجل علی باب نحوی فقرع الباب فخرج الصبی فقال اباک ابوک ابیک قال لالولی**۔ تمام مرزائی اس کے جواب سے عاجز آ گئے اور اپنا سامان سروں پر اٹھاتے ہوئے اپنے گھروں کو چل دیئے۔

تیسرا اور آخری مناظرہ

مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۳۲ء بعد نماز ظہر مرزائیوں کی طرف سے آخری اور فیصلہ کن مناظرہ ''دعاوئ مرزا'' کے متعلق تھا۔ اس میں مرزائی مدعی تھے۔ اس لئے پہلی اور آخری تقریر کا حق انہیں حاصل تھا۔ محمد سلیم صاحب کی کمر ہمت ٹوٹ چکی تھی اور مرزائیوں نے ملک عبدالرحمٰن خادم گجراتی کو اپنی طرف سے مناظر مقرر کیا۔ اہل اسلام کی طرف سے حضرت مولانا ابوالقاسم محمد حسین صاحب نے حسب سابق نہایت قابلیت سے حق نمائندگی ادا کیا۔ عبدالرحمٰن خادم نے فحش کلامی، دریدہ دہنی اور گندہ مذاقی کا ثبوت دیا اور حقائق کا منہ چرانے اور جی بھر کر گالیاں دینے سے اپنی شکست کا بدلہ لینا چاہا۔ اُسے کئی دفعہ روکا گیا مگر وہ اپنی عادت سے مجبور تھا۔ اس نے تمام سامعین کو جن میں معززین بھی موجود تھے، بھانڈ اور میراثی کہہ دیا۔ اس پر مجمع میں اشتعال پیدا ہوا اور ہیڈ کانسٹیبل پولیس نے عبدالرحمٰن گجراتی کو ان الفاظ کے واپس لینے پر مجبور کیا۔ یہ آخری مناظرہ مرزائیت کے لئے پیام موت ثابت ہوا۔ حق کا نور چمکا اور باطل بھاگ نکلا۔ مناظرہ کے اختتام پر فقیر آزاد بھیروی نے خوش الحانی سے اپنی فی البدیہہ نظم سنائی جس کے پہلے دو شعر یہ تھے: شعر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہومبارک مومناں نون آج خوش ایام دی ہے لبھ سب برکت خدادی تے خدادی نام دی
لاکھ مرزائی کرن توڑے پئے ڈھنگ بازیاں بجھ نہیں سکدی کدی نوری شمع اسلام دی

علمائے اسلام شاندار جلوس کے ساتھ جامع مسجد پہنچے اور مرزائی کرسیاں سر پر رکھے ہوئے گھروں کو سدھارے۔

شہر بھیرہ کے اندر پیر و جواں بلکہ ہر بچہ کا دل بھی جذبہ مسرت سے لبریز تھا۔ کئی روز تک حق کی عظیم الشان فتح اور باطل کی نمایاں ہزیمت کا تذکرہ ہر مسلم و غیر مسلم کے ورد زبان رہا۔

لوگ مرزائیوں کی ڈھٹائی و بے حیائی اور اُن کی ضد پر حیران تھے۔ مرزائیوں کی کثیر تعداد تذبذب کا شکار ہو چکی تھی۔ اس لئے دوسرے روز مرزائیوں نے جلسہ کیا۔ جس میں محمد سلیم و عبدالرحمٰن نے اپنی جماعت کو ثابت قدم رکھنے کیلئے کذب بیانی، تدلیس و تلبیس سے کام لیا اور بزرگانِ دین کی طرف غلط حوالے و اقوال منسوب کئے اور علمائے کرام کے خلاف سب و شتم سے کام لیا۔

اس کے باوجود ایک مرزائی فضل داد صاحب کو مرزائیت سے توبہ کرنیکی توفیق ہوئی اور اُس نے حسب ذیل اشتہار طبع کرا کر تقسیم کیا۔

میں کیوں مرزائیت سے تائب ہوا

عرصہ سے کفر و ضلالت کے گڑھے میں پڑا ہوا صراط مستقیم کا متلاشی تھا، جب دیکھتا تھا کہ روحانی موت قریب آ رہی ہے اور قادیانی بھول بھلیوں سے نکلنا دشوار نظر آ رہا ہے تو تائید ایزدی شامل حال ہوئی اور خضرِ راہ نے دستگیری کی، کہ سرزمین بھیرہ میں عظیم الشان مناظرہ ہوا اور مولانا محمد حسین صاحب فاتح قادیان کی بصیرت افروز اور قادیانیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شکن تقریر نے میرے دل کے قفل کو کھول دیا اور میں نے اس کے بعد کھلے بندوں اعلان کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا تا کہ اور بھائیوں کو بھی ہدایت ہو لیکن مرزائی پسو میرے پیچھے پڑ گئے اور ہر جائز و ناجائز طریقہ سے مجھے اسلام قبول کرنے سے باز رکھا۔

میں یہ سمجھتا تھا کہ جب تک مرزائیت کا جوا اُتار نہ پھینکوں گا شفاعت محمد ﷺ سے محروم رہوں گا۔

پس میں نے بغیر کسی لالچ کے محض خوفِ خدا اور رسول کی وجہ سے جامع مسجد میں جا کر صراط مستقیم اختیار کیا۔

مرزائیوں کے مغالطے کو دور کرنے کیلئے اصل کارڈ بیعت کی نقل پیش کرتا ہوں۔

نقل مطابق اصل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ کی درخواست بیعت موصول ہوئی، خلیفۃ المسیح الثانی نے اُسے قبول فرما کر آپ کی استقامت کے لئے دینی، دنیاوی بہتری کے لئے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ آپ اس پر عمل کریں احمدیوں سے میل جول رکھیں ان شاء اللہ رشتہ بھی مل جائے گا۔

دستخط:

پرائیوٹ سیکرٹری المشتہر فضل داد (عفی اللہ عنہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مناظرۂ بھیرہ پر غیر مسلم اصحاب کی آراء

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مناظرہ جو کہ احمدی صاحبان کی طرف سے بھیرہ میں مورخہ ۲۔۹۔۳۲، ۶۔۹۔۳۲ کو مولوی صاحب محمد سلیم احمدی اور مولوی محمد حسین صاحب جماعتِ اہلسنت کی طرف سے مُقرر تھے، ذیل کے مضامین پر ہوا:

۱.....حیات ومماتِ مسیح علیہ السلام

۲.....ختم نبوت

۳.....صداقتِ مرزا

بہ دلائل ثابت کیا اور مولوی سلیم صاحب کو ان دلائل کے توڑنے کی جرأت نہ ہوسکی۔ ((پادری) سندرداس۔بھیرہ)

احمدی، سنی مناظرہ

مؤرخہ ۵ اور ۶ ستمبر کو پیر صاحب کے متبرک روضہ پر علمائے سُنی اور احمدی صاحبان کے درمیان چند مذہبی مسائل پر مناظرہ منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد کئی ہزار اشخاص پر مشتمل تھی۔ جن میں ہندو، سکھ، عیسائی وغیرہ ہر فرقہ کے اصحاب شامل تھے۔

مضمون مباحثہ

۱.....حضرتِ مسیح کی موت

۲..... مسئلہ نبوت

۳..... اور صداقت مرزا

احمدی صاحبان کی طرف سے قادیان وغیرہ سے پانچ یا چھ مولوی بغرضِ شمولیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریف لائے تھے اور سنی صاحبان کی طرف سے مولوی ظہور احمد صدرِ مناظرہ کے علاوہ مولوی محمد حسین و دیگر حضرات مضامین پر بحث کر رہے تھے۔ چونکہ بندہ عربی زبان سے ناواقف تھا اس لئے تمام دلائل کو کما حقہ سمجھنے سے قاصر رہا۔

البتہ مولوی محمد حسین صاحب جو سنی حضرات کی طرف سے سوالات کا جواب دے رہے تھے۔ اپنا حق نہایت قابلیت سے ادا کر رہے تھے۔ میرے خیال میں تمام سوالات اور اعتراضات کا پُر دلائل، پُر تاثیر اور پُر تہذیب پیرایہ سے جوابات دے رہے تھے۔ مجھے ان کے جوابات سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک نہایت ہی فاضل ایڈوکیٹ ہائی کورٹ بنچ کے سامنے بحث کر رہے ہیں۔ بھیرہ پبلک پر ان کے دلائل کا گہرا اثر ہوا۔

میں نے مناظرہ میں چند شرمناک، قابل اعتراض واقعات کو دیکھا جن کو بطور شہر بھیرہ کا باشندہ ہونے کے اور اپنے مسلمان بھائیوں کا ہم وطن ہونے کے دل سے محسوس کرتا ہوں اور اُن کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں سب سے زیادہ قابل اعتراض بات پیر احسن صاحب پیر کے متبرک روضہ پر لٹھ بند پولیس کی نمائش تھی، جو ہر وقت موجود رہتی تھی۔

میرے استفسار پر ایک پولیس کے آدمی نے بتایا کہ کسی احمدی نے درخوست دے کر ان کو طلب کیا ہے، میں نے مولوی دلپذیر، ماسٹر خادم حسین و دیگر احمدیوں نے خاص طور سے دریافت کیا لیکن مجھے جواب دیا گیا کہ یہ ہمارے خادم ہیں ان سے مذہبی مجالس میں کام لینا کیا حرج ہے۔ سوال کا دوسرا حصہ کہ پیر صاحب کے روضہ پر یہ ناواجب ہے، اس کا جواب خاموشی میں تھا۔ الغرض ہمارے مذہبی تبادلہ، خیالات میں پولیس کی مداخلت اور نمائش ہماری متبرک درسگاہوں میں میرے خیال میں نہایت قابل اعتراض ہے جس کیلئے مجھے اپنے احمدی بھائیوں سے (اگر واقعی درخواست انکی طرف سے تھی یا ان کے ایما پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بلائی گئی تھی) موزوں شکایت ہے، مجھے امید ہے یا تو وہ اپنے مذہبی تبادلۂ خیالات میں ضرور ان باتوں کا خیال رکھیں گے یا وہ ایسی مجالس کو بند کر دینگے، جو بغیر پولیس کے ڈنڈے کے سرانجام نہ پاسکیں، ایسے قوموں پر پولیس کی امداد اپنے دلائل کی کمزوری کا اعتراف ہے۔

۲.....میرا دوسرا اعتراض احمدیوں کے مولوی صاحب کے چند کلمات پر ہے، جن میں انہوں نے بھیرہ کی مہذب پبلک کو لفظ میراثی اور بھنڈ سے مخاطب کیا اور باوجود ہمارے اعتراض کے واپس لینے سے انکار کر دیا، مولوی محمد حسین صاحب نہایت تہذیب اور شرافت سے بھیرہ پبلک کو دونوں دن مخاطب کرتے رہے اور آداب مجلس کو پوری طرح ملحوظ رکھا لیکن میرے احمدی بھائیوں میں یہ کمی دیکھ کر مجھے بہت افسوس ہوا میرے خیال میں آئندہ ان باتوں کا ضرور خیال رکھا جائیگا۔ الراقم جوندہ رام بی۔اے، ایل ایل بی اسٹوڈنٹ۔ بھیرہ

مرزائیوں کی شرمناک کذب بیانی

مسلمانانِ بھیرہ مرزائیوں کے صحیفہ ''الدجل'' قادیان کے منتظر تھے، اس واضح و بین شکست کو فتح قرار دینے میں مرزائیوں کے دلائل کا نہایت بے تابی سے انتظار کیا جارہا تھا، الدجل نے کامل ڈیڑھ ماہ خاموشی سے کام لیا اور مسلمانوں نے سمجھ لیا کہ ابھی مرزائیوں میں کسی قدر شرم وحیا کا جوہر موجود ہے، مگر ۲۰/اکتوبر ۱۹۳۲ء کے الفضل میں ''احمدیت کی عظیم الشان فتح'' کے عنوان سے بھیرہ کے مناظرہ کا حال پڑھ کر لوگوں کے غیض وغضب کی انتہا نہ رہی عوام الناس حیران تھے کہ اس قدر سیاہ جھوٹ سے کام لینا مرزائیوں کا ہی کام ہوسکتا ہے، صحیفہ ''الدجل'' میں دجالیت کا مظاہرہ حسب ذیل طریقہ سے کیا گیا۔

۱.....''پہلی شکست غیر احمدیوں کو یہ ہوئی کہ انہوں نے اس بات سے انکار کر دیا کہ علماء سلف اہلِ سنت والجماعت کی کتب اور ان کی تحریریں ان کے خلاف پیش ہوسکیں، گویا اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بزرگوں کی تحریروں سے انکار کر دیا۔"

حالانکہ "الدجل" کے اِن الفاظ ہی سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزائی قرآن وحدیثِ صحیح سے اپنے دعاوٰی کو ثابت کرنے سے عاجز تھے اور گمنام وبعض غیر معروف اشخاص کو بزرگ ظاہر کر کے ان کے اقوال پیش کر کے عوام کو مغالطہ دینا چاہتے تھے، مرزائی مناظر محمد سلیم نے سلانوالی کے مناظرہ میں ایک بزرگ سردار گنڈا سنگھ کے اشعار بطور استدلال وفاتِ مسیح پر پیش کئے تھے اور مرزائیوں کی حدیث کی کتاب سیرۃ المہدی میں ان کے کئی معتبر راوی سردار جھنڈا سنگھ جیسے ہیں مرزائیوں کی اصلی غرض یہ تھی کہ غیر معتبر کتب سے بعض اقوال بیان کر کے اُن کتب کے معتبر ہونے یا ان اشخاص کے بزرگ ہونے کے غیر متعلق بحثوں میں ہی وقت ضائع ہو جائے مگر اُن کا یہ دجل وزور بھیرہ کے مناظرہ میں کامیاب نہ ہو سکا اور قرآن وحدیث کے دائرہ کے اندر رکھ کر ان کے لئے موت کا سامان فراہم کیا گیا، بھیرہ میں طے شدہ شرائط کی تلخی انھیں ہمیشہ یاد رہے گی، خوشاب، سرگودہ، سلانوالی، چک نمبر ۳۷ غرض کسی جگہ بھی انہوں نے شرائط بھیرہ پر مناظرہ کرنا گوارا نہ کیا اور ان شاء اللہ کسی جگہ بھی اُنہیں ان شرائط کے ماتحت مناظرہ کرنے کا حوصلہ نہیں ہو سکتا۔ قرآن وحدیث سے انہیں کوئی دلیل نہیں مل سکتی۔

آگے چل کر لکھتا ہے کہ:

۲....."ہم نے چیلنج دیا کہ اگر فریق مخالف قرآن کریم میں حضرتِ عیسیٰ کے واقعہ کے ساتھ آسمان کا لفظ اور لفظ جسد عنصری اور زندگی کا ثابت کر دے تو مقرر شدہ انعام لے، یہ مطالبہ آخر تک کیا گیا، لیکن فریقِ مخالف اس کی تردید نہ کر سکا۔"

حیاتِ مسیح علیہ السلام کا اثبات قرآن سے سمجھانے کا تعلق جہاں تک زبان سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے وہاں تک تو اسلامی مناظر نے کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہیں کیا، مگر قلندر کے بندر کی طرح سر ہلا کر بار بار یہ کہنا کہ ''میں نہ مانوں'' اس کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں، اس کا بہترین جواب ہم ان کو کہاں دے سکتے تھے یا قبر کے اندر منکر ونکیر سے مرزائیوں کو مل سکے گا۔ مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی کے دلائل اسی کتاب میں درج کئے گئے ہیں۔ قارئین خود فیصلہ فرمالیں کہ مولانا نے اس سوال کا جواب کس خوبی سے دیا اور ''الدجل'' کا یہ بیان کس قدر کذب وافتراء سے مملو ہے۔

۳.....پھر لکھتا ہے کہ:

''اس دفعہ ایک نیا رنگ تھا جو اثباتِ حیاتِ مسیح میں فریق مخالف نے اختیار کیا کہ سارا دارو مدار کتب مسیح موعود پر رکھا۔''

اس میں شک نہیں کہ اسلامی مناظر نے کتب مرزا کے حوالوں سے ثابت کیا کہ قرآن دانی کا دعوی کرنے کے بعد بھی مرزا حیاتِ مسیح کا معتقد رہا اور مرزا کا دعوی ہے کہ اس نے اس عقیدہ میں تبدیلی قرآن کی بنا پر نہیں کی، بلکہ اس تبدیل کی بنا الہام ووحی بیان کی ہے، اسلامی مناظر نے اس سے ثابت کیا کہ قرآن مجید میں کسی جگہ وفاتِ مسیح کا ذکر نہیں ورنہ مرزا صاحب ضرور ہی وفات مسیح علیہ السلام کے قائل پہلے سے ہی ہوتے، مولانا کے اس اچھوتے طرز استدلال سے مرزائی مناظر اپنا رٹا ہوا سبق بھول گیا اور اسے سخت پریشانی لاحق ہوئی، مگر مولانا نے اس کے علاوہ بھی متعدد آیاتِ قرآنیہ واحادیث سے اپنا دعوی ثابت کیا جس کا جواب مرزائی مناظر سے بن نہ سکا۔

۴.....الدجل لکھتا ہے کہ

''اس پہلے مناظرہ کا پبلک پر ایک خاص اثر تھا اور پبلک نے غیر احمدی مناظر کی ناکامی کو

لہ مرزائیوں نے کسی طرح بھی تحریری مناظرہ کی یہ صورت قبول نہ کی۔ اور اگر اب بھی میرزائیوں کو ہمت ہو تو تحریری مناظرہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محسوس کرلیا۔''

خاص اثر ہونے میں شک نہیں، مگر وہ خاص اثر ہی تھا جس کی بنا پر آپ کی جماعت اسسٹنٹ سیکرٹری ایم، ڈی کریم صاحب نے صاف الفاظ میں اسلامی مناظر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ''میں آپکے طرز استدلال سے بہت محظوظ ہوا، آپ دلائل دینے اور اپنا دعویٰ ثابت کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں، مگر فی الحال میرا نام ظاہر نہ کیا جائے۔''

ایم ڈی کریم صاحب اگر اس سے انکار کریں تو مؤکد بعذاب حلفیہ اشتہار شائع کریں مگر امید نہیں کہ انہیں ایسا کرنے کی ہمت ہو سکے۔

۵..... ''الدجل'' لکھتا ہے کہ:

''ختم نبوت کے مناظرہ میں دوسرے دن مولوی محمد حسین کے چیلنج کے جواب میں کہ **توفی** کے متعلق ایک ہزار روپیہ چیلنج پورا کرنے کو تیار ہوں۔ اُن کے چیلنج کو منظور کرلیا گیا اور نقد ایک ہزار روپیہ پیش کیا گیا''۔ (لعنة الله علی الکاذبین)

مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی صاحب کا مطالبہ تھا کہ مرزائی مناظر میاں محمود احمد سے سندِ نمائندگی حاصل کر کے مسئلہ **توفی** کے متعلق شرائط مناظرہ طے کریں، مگر مسئلہ حیاتِ مسیح علیہ السلام پر مناظرہ ہوجانے کے بعد ختم نبوت کے مسئلہ پر مناظرہ کرتے ہوئے مرزائی مناظر نے جیب سے کچھ کاغذ نکال کر کہا تھا کہ یہ ایک ہزار روپیہ موجود ہے۔ مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی صاحب نے اسی وقت فرمایا کہ کسی غیر جانبدار آدمی کے پاس رکھو۔ مگر فوراً ہی مرزائی مناظر نے وہ کاغذ جیب میں ڈال لئے۔ پبلک کو معلوم بھی نہ ہو سکا کہ ان کاغذات میں کیا چیز لپٹی ہوئی تھی۔ دراصل اسلامی مناظر کا منشا ایک ہزار روپیہ پر اپنے کسی جریدہ کو آمادہ کریں۔ افسوس ہے کہ مولوی اعجاز نے وعدہ کا ایفا نہ کیا۔ ورنہ دنیا پر حق و باطل آشکارا ہو جاتا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاصل کرنے کا نہ تھا، بلکہ بانی مذہب مرزائیت کی تحدی کو توڑنا چاہتے تھے اور اس کے لئے ضروری تھے کہ ان کا مدمقابل میاں محمود احمد خلف و خلیفہ مرزا کا مصدقہ نمائندہ ہو، مگر مرزائیوں نے آخری دم تک ان شرائط کو قبول نہ کیا نیز حیاتِ مسیح کے مناظرہ میں مرزائیوں نے اس چیلنج کا کوئی جواب نہ دیا اور ختم نبوت کی بحث میں اس غیر متعلق امر کا ذکر کر کے خلطِ مبحث سے کام لینا چاہا۔

۶.....''الدجل'' لکھتا ہے کہ:

''ختم نبوت کے متعلق ''فریق مخالف نے اِدھر اُدھر کی باتوں میں ڈالا اور کوئی دلیل ختم نبوت کے متعلق پیش نہ کی۔''

اس کے جواب میں ہم چیلنج دیتے ہیں کہ ۱۸ آیاتِ قرآنیہ اور ۱۰ احادیث، اور ۲ اقوالِ مرزا کل تیس ۳۰ دلائل جو ختم نبوت پر مولانا نے پیش کئے تھے ان کا جواب مرزائی دنیا مل کر بھی قیامت تک نہیں دے سکتی۔

۷.....الدجل دعوی کرتا ہے کہ:

'' ہماری طرف سے اسلامی مناظر کی انتہائی بدتہذیبی کا شرافت ومتانت کیساتھ جواب دیا گیا۔''

مرزائی لغت میں شرافت و متانت سے مراد فحش کلامی ہوگی، معزز حاضرین کو میراثی اور بھانڈ کہنا اور منہ چڑانا اور مرزائی مناظر کی قابلِ نفرت حرکات سے تمام سامعین بیزار ہو رہے تھے۔ شہر بھیرہ کے ایک ہندو لالہ جوندہ رام صاحب بھاٹیہ بی۔اے کی شہادت اس بارے میں قابل غور ہے۔

۸.....''الدجل'' کہتا ہے کہ:

''اس مناظرہ کا ہی اثر تھا کہ کئی لوگ ہماری مسجد احمدیہ میں آکر ہمارے مبلغین سے گفت و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شنید عقائد احمدیت کے متعلق کرتے رہے اور کئی لوگوں نے کتب احمدیہ کے پڑھنے کا وعدہ کیا ہے"۔

ان الفاظ کو دراصل اس طریقہ سے قلمبند کرنا چاہئے تھا:

"اس مناظرہ کا ہی اثر تھا کہ شہر بھیرہ کا بچہ بچہ ہمارے بڑے بڑے مبلغین سے بحث کرنے پر تیار ہو چکا ہے۔ نوجوانوں نے ہمارے مبلغین کو ہر جگہ پریشان کیا۔ چھوٹے بچوں نے گلی و کوچہ میں اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی۔ اور کئی لوگوں نے ہمارے مذہب کی تردید کیلئے ہماری کتابوں کا مطالعہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔"

"الدجل" کی ایک بدحواسی قابل داد ہے لکھتا ہے کہ مناظرہ ۱۵ ستمبر کو ہوا۔ حالانکہ مناظرہ ۵، ۶ ستمبر کو ہوا تھا۔

مرزائیوں سے خط و کتابت

مناظرہ کے بعد یاد دہانی کی غرض سے مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی نے شیخ مبارک احمد مرزائی کو لفظ **توفی** کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے خط لکھا۔ جس کے جواب میں مرزائیوں نے مرزا محمود احمد کی سند نمائندگی حاصل کرنے سے انکار کیا اور لکھا کہ مولانا ابوالقاسم صاحب عالم اسلام کے علماء سے سند نمائندگی حاصل کر لیں۔ اس کے بعد ہم سے سند نمائندگی دکھانے کا مطالبہ کریں۔ اس کے جواب میں مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی صاحب نے حسب ذیل آخری خط مبارک احمد کے نام بھیجا جس کے جواب میں انہوں نے کامل خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔

از بھیرہ۔ ۸ ستمبر ۳۲ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرّحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی مولوی مبارک احمد صاحب!

السلام علی من اتبع الھدیٰ ! آپ کا رقعہ میرے رقعہ کے جواب میں پہنچا، آپ وقت کو ضائع نہ فرمائیں، براہِ مہربانی پہلے آپ مرزا صاحب کے چیلنج کو ملاحظہ فرمائیں اور اس کے مطابق عمل کریں اس چیلنج میں کہیں بھی یہ نہ پائیں گے کہ جواب دینے والا روئے زمین کے مسلمانوں کا یا کسی مرکزی جماعت کا نمائندہ ہو، پھر آپ کا یہ شرط زیادہ کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

باقی رہا یہ امر کہ میں نے جناب کو سند نیابت نمائندگی حاصل کرنے کی کیوں تکلیف دی ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ میں نے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے چیلنج کا جواب دینا ہے نہ آپ کے کسی احمدی کا۔ اگر آپ کی تعدی اصالتاً ہوتی تو سند نمائندگی ونیابت کی ضرورت نہ تھی، لیکن جبکہ آپ مرزا صاحب کی طرف نیابت کے طور مقابلہ میں آنے والے ہیں تو صاف ظاہر ہے کہ اس صورت میں سند نیابت ازبس ضروری ولازم ہے ورنہ بصورت دیگر ممکن بلکہ اغلب ہے کہ جناب مرزا محمود احمد صاحب خلف وخلیفہ جناب مرزا صاحب فرمائیں کہ یہ فیصلہ ہمیں منظور نہیں ہے۔ پس آپ اس صورت میں ''مان نہ مان میں تیرا مہمان'' کا مصداق قرار پاتے ہیں، لہٰذا سند نیابت حاصل کرنا ازبس ضروری ہے ورنہ فیصلہ ناطق نہیں ہوسکتا اور جب کہ آپکو سند نیابت کے حصول کا پورا اعتماد ہے، تو آپ اس سے پہلوتہی کیوں کرتے ہیں اور اس میں آپ کا کیا نقصان ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

براہ مہربانی تضیع اوقات اور ٹال مٹول چھوڑ کر تحریر فرمائیں کہ میں سند نیابت حاصل کرونگا، بعدہٗ آج ہی بقیہ شرائط طے کر کے تیار ہو جائیں۔ سند نیابت آجانے پر گفتگو شروع ہو جائیگی، **ان شاء اللہ تعالیٰ**۔ اور اگر آپ اس ضروری شرط سے بھی پہلو تہی کریں اور سیدھی راہ پر نہ آئیں تو پھر فضول باتوں میں وقت ضائع کرنے سے خاموشی بہتر ہے، میری طرف سے اتمام حجت ہو چکی۔ **والسلام علی من اتبع الھدیٰ والتزم متابعۃ المصطفیٰ ﷺ** (ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی)

مرزائیوں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، مرزائیوں کو تحریری مناظرہ کا بہت شوق تھا مگر انہوں نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ خاکسار کی حافظ مبارک احمد کے ساتھ تحریری مناظرہ کے متعلق حسب ذیل خط و کتابت ہوئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مولوی مبارک احمد صاحب!

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ! جناب کی جماعت تحریری مناظرہ کرنے کی خواہشمند تھی۔ اس کیلئے میں نے آپ کے نمائندوں ایم، ڈی۔ کریم صاحب اور مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز کو لکھا تھا کہ رسالہ شمس الاسلام کے صفحات اس کے لئے وقف ہو سکتے ہیں۔ جناب کے ہر سوال پر اعتراض یا ہر مضمون کا حامل المتن جواب رسالہ میں شائع ہوا کریگا بشرطیکہ جناب بھی اپنے کسی مدیر جریدہ کو اس پر آمادہ کر سکیں کہ وہ ہمارے مضامین یا اعتراضات کا حامل المتن جواب شائع کرنے کا حتمی وعدہ کرے، عام پبلک پر اس طرح حق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واضح ہو جائیگا، مولوی اعجاز صاحب نے اس چیلنج کو قبول کر لیا تھا، اب آپ کا فرض ہے کہ اس وعدہ کا ایفاء کریں اور بہت جلدی کسی مرزائی اخبار کے مدیر کی تحریر میرے پاس بھجوا دیں۔ تا کہ اس سے تبادلہ کیا جا سکے، اور ماہ اکتوبر سے تحریری مناظرہ شروع کر دیا جائے، اگر آپ کی جماعت نے ایسا نہ کیا تو ثابت ہو جائیگا کہ تحریری مناظرہ سے صرف تضیع اوقات مقصود تھا، ورنہ آپ کو تحقیق حق مطلوب نہیں۔ آپ کا یہ گریز بھی مشتہر کر دیا جائیگا۔

ظہور احمد بگوی

مدیر جریدہ شمس الاسلام وصدر جماعت تبلیغ اسلامیہ بھیرہ

مرزائیوں کے نام حسب ذیل آخری تحریر غیرت دلانے کے لئے بھیجی گئی مگر اس پر بھی ان کو آمادگی کی جرأت نہ ہو سکی۔ از جامع مسجد بھیرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم ۔

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

۸/ستمبر ۳۲ء

جناب مولوی مبارک احمد صاحب:

السلام علی من اتبع الھدیٰ! جناب کا رقعہ کل ملا، پڑھ کر تعجب ہوا، آپ اپنے اخبارات کے صفحات کو باطل سے ہی مملو دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور اپنے لغو، لایعنی اور مغالطوں سے بھرپور تحریروں کے سوا اور کسی مضمون کا شائع ہونا آپ کو منظور نہیں ہے، اس سے ثابت ہوا کہ جماعت مرزائیہ صرف خرافات کیوجہ سے ان اخبارات کی خریدار ہے، تحقیق حق سے انہیں غرض نہیں، حق کے اندراج سے آپکو قیمتیں کم ہونے کا خطرہ لاحق ہو رہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے شمس الاسلام کے سامنے شپرہ چشموں کا ٹھہرنا ناممکن ہے۔ اپنے شمس الاسلام کے مضامین کو پادر ہنوا لکھا ہے۔ حالانکہ شعر

نہ شبم نہ شب کہ حدیثِ خواب گویم چو غلام آفتابم ہمہ زآفتاب گویم

شمس الاسلام کی ظلمت شکن کرنیں مرزائی ظلمت وضلالت کی گھٹاؤں کیلئے پیغام موت ثابت ہورہی ہیں، ہمت ہے تو اپنے قادیانی چیتھڑوں اور رسوائے عالم جرائد کو سامنے لانیکی جرأت کریں، آپ کبھی بھی نہ لاسکیں گے اور یہ ایک پیشین گوئی ہے، جو پوری ہوکر رہے گی۔

ظہور احمد بگوی

(صدر جماعت اسلامیہ بھیرہ)

تیسرا معرکہ..... خوشاب

بھیرہ میں شرمناک ہزیمت حاصل کرنے کے بعد مرزائی مبلغین مولوی احمد خاں وعبداللہ اعجاز رات کی تاریکی میں بھیرہ سے فرار ہوکر جھاوریاں چلے گئے، حزب الانصار کے کارکنوں کو اِن کے فرار کا علم نہ ہوسکا، جھاوریاں میں مسلمانانِ قصبہ نے اِن کی تقریر سننے سے انکار کردیا، وہاں سے مرزائی وفد مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۳۲ء کو خوشاب میں وارد ہوا، خوشاب بھیرہ سے شمال مغربی جانب ۳۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے مسلمانانِ خوشاب کی درخواست پر حزب الانصار کا تبلیغی وفد ۱۰ ستمبر کی صبح کو بھیرہ سے روانہ ہوکر اسی روز دن کے گیارہ بجے خوشاب پہنچا، ریلوے اسٹیشن پر مولانا محمد شفیع صاحب کی سرکردگی میں مسلمانانِ خوشاب نے شاندار استقبال کیا اور جلوس کی شکل میں علمائے کرام کو فرودگاہ پر پہنچایا گیا، مرزائیوں کی امداد کیلئے قادیان سے مولوی غلام رسول آف راجیکی بھی اسی گاڑی سے وارد خوشاب ہوا، مگر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلامی قافلہ کا رعب مرزائیوں پر غالب ہو چکا تھا۔ انہوں نے خلیفہ قادیان سے بذریعہ تار مزید کمک طلب کی۔

مؤرخہ ۱۰، ۱۱ ستمبر ہر دو روز عیدگاہ میں شاندار اسلامی جلسے منعقد ہوتے رہے۔ جن میں مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی صاحب، خاکسار، اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب میانوی، مولانا محمد شفیع صاحب، مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دامانی کی مرزائیت شکن تقریریں ہوئیں۔ مرزائیوں کے جلسے ناکام رہے اور انھیں مناظرہ کا چیلنج قبول کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔

مورخہ ۱۱ ستمبر ۳۲ء ملک عبدالرحمٰن خادم گجراتی مرزائیوں کی امداد کیلئے قادیان سے پہنچ گیا۔ شرائط مناظرہ کے تصفیہ کے لئے مجلس منعقد ہوئی، بھیرہ میں طے شدہ شرائط پر مرزائیوں نے مناظرہ کرنا گوارا نہ کیا اور ملک عبدالرحمٰن خادم نے خاکسار کیساتھ گفتگو کرنے یا شرائط مناظرہ طے کرنے سے صاف انکار کر دیا، مرزائیوں نے کئی گھنٹہ شرائط مناظرہ طے کرنے میں صَرف کر دیئے۔ ۵ گھنٹے کی مسلسل بحث و تمحیص کے بعد بالآخر حسب ذیل شرائط طے ہوئیں۔

شرائط مناظرہ

۱..... موضوع مناظرہ :

(۱) حیات مسیح علیہ السلام

(۲) ختم نبوت

(۳) صداقت مرزا صاحب

۲..... پہلے ہر دو مناظرہ میں مدعی جماعتِ اسلامیہ ہوگی، آخری مناظرہ میں مدعی جماعتِ احمدیہ ہوگی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳.....دلائل قرآنِ کریم واحادیثِ صحیحہ بحوالۂ کتب حدیث پیش ہوں گی۔ نیز اجماع امت بقول مستند بلفظہ اجماع حجت ہوگا۔ نیز اقوالِ جناب مرزا صاحب جماعتِ احمدیہ پر حجت ہوں گی۔

۴.....دلائل خاص کے مقابلہ پر دلیل خاص پیش ہوگی اور اس کی خاص تائید میں عام دلیل بھی پیش ہو سکے گی۔

۵.....ہر ایک مسئلہ پر مناظرہ پونے تین تین گھنٹہ ہوگا۔ جس کے درمیان میں (۱۰) دس منٹ کا وقفہ ہوگا۔ اگر نماز کا وقت درمیان میں آئے تو آدھ گھنٹہ وقفہ ہوگا۔ لیکن یہ وقت مناظرہ میں شامل نہ ہوگا۔ پہلی ہر دو تقاریر نصف نصف گھنٹہ اور بعد کی تقاریر پندرہ پندرہ منٹ ہونگی۔

۶.....ہر ایک دلیل پر جو مناظر اثباتِ دعویٰ کے لئے پیش کرے مستقل بحث ہوگی خلطِ ادلہ نہ ہوگا۔ تاکہ حاضرین بخوبی قوتِ دلیل کا موازنہ کر سکیں۔

۷.....خلافِ تہذیب وتوہین آمیز کلمات ایک دوسرے کے خلاف کوئی مناظر استعمال نہ کرے گا اور ہر مناظر دوسرے کے متعلق ذاتیات کی بحث سے پرہیز کرے گا۔

۸.....ہر ایک فریق کی طرف سے ایک صدر ہوگا جو حفظ امن کا ذمہ دار ہوگا اور مناظر کو پابند شرائط کرے گا۔

۹.....آخری تقریر میں مناظر کوئی نئی بات پیش نہ کر سکے گا۔

۱۰.....پہلی وآخری تقریر مدعی کی ہوگی۔

منجانب: جماعت احمدیہ خوشاب تحصیل ایضاً ضلع سرگودہا عمر خطاب احمدی سیکرٹری تبلیغ حال خوشاب

تصفیۂ شرائط کی خبر سن کر تمام شہر میں مسرت وخوشی کے نعرے بلند کئے گئے، حق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باطل کے امتیاز کی توقع پیدا ہوگئی مگر مرزائیوں کے گھروں میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ ملک عبدالرحمٰن اور اس کے رفقاء نے عمر خطاب کو لعنت وملامت کی اور انہوں نے ان شرائط کو بھیرہ والی شرطوں سے بھی زیادہ تباہ کن سمجھا، تمام رات مسلمانانِ خوشاب نے اسٹیج وجلسہ گاہ کی آرائش وتزئین میں صرف کی مگر مرزائی اپنے بستروں پر بے چینی سے کروٹیں بدلتے ہوئے فرار کے حیلے تراشتے رہے۔ صبح سویرے مرزائی نمائندے تھانہ دار صاحب کے ہاں پہنچے اور وہاں مناظرہ بند کرنے کی درخواست دی، اور بیان کیا کہ ہمیں نقضِ امن کا اندیشہ ہے، لہٰذا مناظرہ بند ہونا چاہیے۔ مؤرخہ ۱۳ر ستمبر ساڑھے ۷ بجے صبح کو شیرانِ اسلام عالیشان سایہ بان کے نیچے میدانِ مناظرہ میں جلوہ افروز ہوئے۔ ہزارہا اشخاص دور دراز مقاموں سے جمع ہوئے مرزائیوں کا رنگ زرد، حواس گم تھے۔ عین وقت پر سب انسپکٹر صاحب پولیس نے جلسہ گاہ میں آکر مناظرہ روک دیا، اور ہجوم کو منتشر ہونے کا حکم دیا۔ سب انسپکٹر صاحب نے کہا کہ مرزائی مناظرہ نہیں کرنا چاہتے، انہوں نے اپنی حفاظت طلب کی ہے اس لئے سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں۔ حکیم حافظ چن پیر احمد صاحب وسیٹھ عبدالرسول صاحب میونسپل کمشنر نے اہل اسلام کی طرف سے پانچ پانچ ہزار روپیہ کی ضمانتیں داخل کرنے پر رضامندی ظاہر کی اور مرزائیوں کو حفظِ امن کا یقین دلانے کیلئے ہر ممکن کوشش کی مگر مرزائی مناظر جلسہ گاہ سے چلے گئے۔ اور انہوں نے فرار ہی میں اپنی مصلحت دیکھی، اور تانگہ پر سوار ہوکر مجوکہ کی طرف چل دیئے۔

رات کو جامع عیدگاہ میں اہل اسلام نے شاندار فتح منائی، علماءِ کرام کی بصیرت افروز تقریریں ہوئیں شعراء نے مبارکباد کے قصائد پڑھے، مرزائیوں کے اس واضح فرار سے ان کے مذہب کی حقیقت ظاہر ہوگئی۔ **والحمد للہ علی ذلک۔**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چوتھا معرکہ..... مجوکہ

خوشاب سے چالیس میل کے فاصلہ پر دریائے جہلم کے دائیں کنارہ پر مجوکہ آباد ہے، سردارانِ مجوکہ کسی زمانہ میں علاقۂ تھل کے رؤسا میں شمار ہوتے تھے، مجوکہ کی آبادی، زراعت پیشہ ہے۔ پچیس سال ہوئے ایک غیر مقلد مولوی نے وہاں اپنے چند متبعین پیدا کئے علیحدہ مسجد تیار کرائی اور احناف کو مشرک قرار دیا۔ چند سال کے بعد مجوکہ کے غیر مقلدین نے **کل جدید لذیذ** پر عمل پیرا ہو کر مذہب مرزائیت قبول کر لیا، تحصیل خوشاب میں مجوکہ مرزائیوں کا گڑھ سمجھا جاتا ہے، آبادی کا تہائی حصہ مرزائی ہو چکا ہے۔

فروری ۳۲ء میں وہاں ایک فیصلہ کن مناظرہ ہوا تھا جس میں مرزائیوں کو شاندار شکست ہوئی تھی، اور مرزائی تائب ہوئے تھے۔ مناظرہ کے بعد وہاں مرزائیت کا سدباب ہو چکا ہے، خوشاب سے فرار ہو کر مورخہ ۱۳ ستمبر ۳۲ء کو مرزائیوں کا قافلہ تانگہ ولاری کے ذریعہ شام کو مجوکہ پہنچا، اسلامی وفد سے خلاصی پانے کی خوشی میں مرزائیوں نے رات آرام سے بسر کی، مولوی محمد سلیم بھی قادیان سے وہاں پہنچ گیا۔

خوشاب میں رات کے ایک بجے جشن فتح سے فارغ ہو کر مجاہدین اسلام کا قافلہ بذریعہ کشتی عازم مجوکہ ہوا، دریا میں پانی کم تھا اس لئے کشتی کی رفتار سست رہی کشتی میں خاکسار کے ہمراہ مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی صاحب و ابوسعید مولانا محمد شفیع صاحب خوشابی، مولوی عبدالرحمن میانوی، سیٹھ عبدالرسول صاحب میونسپل کمشنر خوشاب و دیگر سوار تھے۔ سفر کی دلنواز اور عجیب کیفیت بیان کرنے سے قلم عاجز ہے۔ صبح کی نماز دریا کے کنارے خوشاب سے دس میل کے فاصلہ پر ادا کی گئی بھر کہ سے گذرنے کے بعد خورشید کی سنہری کرنوں کی ضوریزی نے پانی میں اپنا عکس ڈال کر کشتی والوں کے صبر و استقامت کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امتحان لینا چاہا ہوا بند تھی، گرمی کی شدت نا قابلِ برداشت تھی، دن کے ۱۱ بجے موضع ٹھٹھی کے کنارہ پر چند منٹ آرام کیا، خدا کے فضل سے جنگل میں کھانے کا انتظام ہو گیا، کھانا کھانے کے بعد کشتی پر سوار ہو کر چپو چلانے کی مشق کی۔ مرزائیوں کے جلسہ کی کامیابی کا خیال ہمارے لئے دھوپ سے زیادہ تکلیف دہ تھا علماء کرام خصوصاً مولانا محمد شفیع صاحب کئی گھنٹے اپنے ہاتھ سے چپو چلاتے رہے بوقتِ عصر موضع جوڑہ کے قریب ایک پرندہ دیکھا گیا جس نے ایک بہت بڑی مچھلی کو دم سے پکڑ کر کنارہ پر پھینک دیا کشتی کے قریب پہنچنے پر پرندہ اڑ گیا مچھلی کو دادۂ خدا سمجھ کر مجاہدین اسلام نے کشتی میں رکھ لیا۔ کشتی سے اتر کر نمازِ مغرب مجوکہ سے دو میل کے فاصلہ پر ادا کی گئی یہ فاصلہ پیدل طے کیا گیا۔

مجوکہ میں مرزائیوں کا جلسہ ہو رہا تھا۔ مولوی محمد سلیم قادیانی پر جوش لہجہ میں تقریر کر رہا تھا، مجوکہ کے مرزائی وہاں کے مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دے رہے تھے، ۹ بجے شام نعرہائے تکبیر کے ساتھ مجاہدین اسلام مجوکہ میں وارد ہوئے، مرزائی لیکچرار کی آواز پست ہو گئی، مسلمانوں کے حوصلے بڑھ گئے۔ اسی وقت مسجد کی چھت پر خاکسار نے تقریر کی مرزائی لیکچرار نے اپنی تقریر بند کر دی۔ خاکسار نے مرزائیوں کو ثابت قدم رہنے کی تاکید کی اور ان کے چیلنج کو قبول کر کے مناظرہ پر آمادگی ظاہر کی اہل قصبہ کو کہا کہ صبح مرزائیوں کو بھاگنے کا موقع نہ دینا اور انہیں مجبور کرو کہ بغیر مناظرہ کئے یہاں سے ہرگز نہ جائیں۔

مؤرخہ ۱۵ ستمبر ۳۲ء بعد نماز صبح مسمّی رمضان مرزائی مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے بیان کیا کہ ہمارے مولوی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہدی کے زمانہ میں کسوف وخسوف ہوگا اور وہ چودھویں صدی میں ہوگا ان احادیث کی موجودگی سے مرزا صاحب کے دعاویٰ تسلیم کرنے میں کیا عذر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوسکتا ہے۔ ہر دو نشان مرزا صاحب کے زمانے میں پورے ہوئے ہیں اور آج تک کوئی اور مدعیٔ مہدویت ظاہر نہیں ہوا۔ مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی صاحب نے حسب ذیل تحریر لکھ کر رمضان مذکور کو دی اور اُسے کہا کہ اس کا جواب ان سے تحریر کرا کر لے آؤ۔

بِاسمِہٖ سبحانہ

۱.....دار قطنی میں روایت خسوف وکسوف کی ہے وہ نبی کریم ﷺ کی حدیث نہیں ہے۔

۲.....چودھویں صدی میں مسیح آئے گا اور وہ مہدی ہوگا یہ بھی حدیث نہیں ہے۔

۳.....مرزا غلام احمد اپنی کتاب چشمۂ معرفت جلد دوم ص ۱۰ پر لکھتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: **کانَ فی الھند نبیًّا اَسْوَدُ اللَّوْن اِسْمُہٗ کاھنا** یہ بھی حدیث نہیں ہے۔

مرزائی صاحبان ان کا حدیث ہونا ثابت فرمائیں، اور کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے بیان کریں یا کسی حدیث کی کتاب ملتزم الصحۃ سے یہ حدیث دکھائیں۔

ابوالقاسم محمد حسین عفی عنہ مجوکہ۔ ۱۵ ستمبر ۳۲ء

اس کا جواب جو مرزائیوں کی طرف سے موصول ہوا، وہ بلفظہٖ نقل کیا جاتا ہے۔

اس سے قارئین مرزائیوں کی حق پسندی کا اندازہ کر سکتے ہیں

۱.....ماں بہن وغیرہ محرمات ابدیہ کے ساتھ اپنی مرضی سے نکاح جائز ہے۔

۲.....حیوان سے بدفعلی یا مردہ سے بدفعلی کرنے والے پر ضروری نہیں کہ وہ غسل کرے اور اس کا روزہ بھی نہیں ٹوٹتا۔

۳.....استمناء بالید (حلق) سے انسان گناہ گار نہیں ہوتا۔ یہ تین عقائد صحاح ستہ یعنی حدیث کی کسی صحیح کتاب سے بسند صحیح ومرفوع سے فرمانِ نبی کریم ﷺ ثابت کرو ورنہ خدا سے ڈرو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب کہ تین مندرجہ امور کا آپ جواب دے دیں گے تو آپ کے سوالوں کا اس الزامی جواب کے علاوہ بھی دے دیا جائے گا ..... محمد نذیر

قادیانی مولوی فاضلوں کی ذہنیت کا اظہار اس تحریر کے ہر لفظ سے ہوتا ہے جلسۂ عام میں یہ تحریر سنائی گئی۔ لوگوں میں اشتعال پیدا ہوا مگر انہیں صبر و سکوت سے کام لینے کی تاکید کی گئی اور مرزائیوں کو جواب تحریر کیا گیا کہ "ان ہر سہ مسائل کے جائز کہنے والے کو ہم کافر اور ملعون سمجھتے ہیں اس لئے ہم سے جواز کی سند طلب کرنے سے آپکا کیا مطلب ہے؟" مرزائیوں نے اس کے بعد کامل خاموشی اختیار کر لی۔ گاؤں کے باہر درختوں کے سائے میں علمائے اسلام نے مرزائیت کو سراسر باطل ثابت کیا اور مجوکہ کے مرزائیوں کو انصاف سے کام لینے کی اور حق قبول کرنے کی دعوت دی۔ دو مرزائی طیش میں آ کر کھڑے ہوئے انہوں نے خاکسار کو کہا کہ بھاگ نہ جانا ہمارے مولوی مناظرہ کے لئے آ رہے ہیں ایک گھنٹہ کے انتظار کے بعد مرزائی مبلغین سامان اٹھائے ہوئے کھیتوں کے کنارہ پر نمودار ہوئے، محمد سلیم، محمد نذیر، عبداللہ اعجاز، احمد خان وغیرہم کو دیکھ کر مجاہدین اسلام نے سمجھا کہ مناظرہ کرنے کیلئے آ رہے ہیں مگر مرزائی مبلغین خاموشی سے سر جھکائے ہوئے موضع نتھوکا کی طرف چلدیئے اور آہستہ آہستہ نظروں سے غائب ہو گئے۔

جَآءَ الحَقّ وَزَهَقَ البَاطِل انَّ البَاطِلَ كانَ زَهوقا

ظَفَرَ الْمُسلم وهَرِبَ المرزا ان المرزا كان كذوبا

اسلامی جلسہ نماز مغرب تک قائم رہا، اور رات کو بھی مولانا محمد شفیع صاحب کی ختم نبوت پر معرکۃ الآراء تقریر ہوئی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پانچواں معرکہ..... سلانوالی

مجوکہ سے مرزائیوں کا قافلہ نتھو کا وساہیوال سے ہوتا ہوا سلانوانی پہنچا۔ مجاہدین اسلام نے ان کا تعاقب جاری رکھا اور ان کے قدم کسی جگہ جمنے نہ دیئے۔ ساہیوال جاتے ہوئے سیال شریف میں حضرت مخدوم العالم قبلہ حافظ مولانا مولوی محمد قمر الدین صاحب سجادہ نشین ادام اللہ تعالیٰ برکاتھم کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا، حضرت ممدوح حزبُ الانصار کے اس قابل فخر کارنامے سے بہت خوش ہوئے اور مجاہدین کی کامیابی کیلئے دعا فرمائی۔

ضلع شاہ پور میں سلانوالی ایک نوآباد منڈی ہے، مولوی محمد دلپذیر صاحب مرزائی کالڑکا ڈاکٹر منظور احمد کے ذریعے سے وہاں مرزائیت کا کافی اثر پھیل چکا ہے، مرزائی مفروروں نے وہاں پہنچ کر جلسے کے انعقاد کا اعلان کر دیا مقامی مرزائیوں نے وہاں کی انجمن محمدیہ کو مناظرہ کا چیلنج بھی دے دیا اور اپنے جلسہ کا اعلان کر دیا۔ کارکنان انجمن محمدیہ انتہائی پریشانی کے عالم میں اس ناگہانی مصیبت کا علاج سوچ رہے تھے رات کے دس بجے مجاہدین اسلام بذریعۂ لاری وہاں پہنچے اور جاتے ہی شہر میں منادی کرائی گئی کہ مرزائیوں کا فرض ہے کہ بغیر مناظرہ کئے ہرگز یہاں سے کسی جگہ نہ جائیں، مرزائیوں کی تمام تجاویز خاک میں مل گئیں ان کی امیدوں کا سرسبز باغ پامال ہوگیا ان کی طبیعتیں سرد ہوگئیں۔ دوسرے دن مرزائیوں سے حسب ذیل خط و کتابت ہوئی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خط و کتابت

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ سلانوالی!

السّلام علی من اتبع الھُدٰی! قادیانی مبلغین ہمارے ساتھ خوشاب میں مناظرہ کے شرائط طے کر کے آخری وقت پر بغیر مناظرہ کئے مجوکہ کی طرف چلے گئے تھے۔ مجوکہ میں بھی انہوں نے مناظرہ نہیں کیا بلکہ وہاں جو تین سوال ان پر کئے گئے تھے ان کا جواب ہمیں موصول نہیں ہوا اس لئے اگر آپ تحقیق و اظہار حق کے خواہشمند ہوں تو اپنے مبلغین کو ہمارے مجوکہ والے سوالات کا جواب دینے پر آمادہ کریں نیز خوشاب میں طے شدہ شرائط پر سلانوالی میں مناظرہ کرنے پر تیار کریں۔

امید ہے کہ جناب ہمارا اور اپنا قیمتی وقت فضول خط و کتابت میں ضائع نہ فرمائیں گے ہماری اس تحریر کے جواب میں ہمارے مجوکہ میں پیش کردہ سوالات کے جوابات اور مناظرہ پر آمادگی کی تحریر اپنے مبلغین سے بھجوا دیں گے۔ **وما علینا الّا البلاغ**

ظہور احمد بگوی عفی عنہٗ، ۱۷ ستمبر ۳۳ء

اس خط کے جواب میں ڈاکٹر منظور احمد نے مناظرہ پر آمادگی ظاہر کی جس کے جواب میں حسب ذیل خط ہماری طرف سے بھیجا گیا۔

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ سلانوالی!

السلام علی من اتبع الھدٰی! مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ آپ اپنے مولویوں کو بھیرہ کی شرائط پر یا خوشاب کی شرطوں پر مناظرہ کرنے کیلئے آمادہ کرنا چاہتے ہیں، اگر مناظرہ ہوا تو ہماری کئی دن کی آرزو پوری ہوگی، آپ نے نقل شرائط طلب کی ہے، خوشاب میں طے شدہ شرائط کی نقل ارسال خدمت ہے، مہربانی کر کے آج ہی وقت اور مقام کا تصفیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرما کر ممنون فرمائیں، نیز جناب نے ہمارے پیش کردہ سوالات کا جواب اپنے مبلغین سے نہیں دلوایا، شاید آپ کو علم نہ ہو، مجوکہ میں حسب ذیل سوالات بھیجے گئے تھے۔

۱.....مہدی کے زمانہ میں کسوف وخسوف کا نشان رمضان میں ہونا حدیث نہیں ہے۔

۲.....چودھویں صدی میں مسیح ومہدی پیدا ہوگا، حدیث نہیں ہے۔

۳.....**کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمه کاھنا** حدیث نہیں ہے۔ مرزائی صاحبان ان کا حدیث ہونا ثابت کریں بسند صحیح مرفوع متصل یا کسی حدیث کی کتاب ملتزم الصحۃ سے دکھائیں۔

مہربانی کر کے ان کے جوابات بھی مناظرہ سے پہلے تحریر کر کے بھجوادیں، اس میں صرف چند منٹ صرف ہوں گے۔

ظہور احمد عفی عنہ، صدر تبلیغ جماعت اسلامیہ ضلع شاہ پور از سلانوالی ۱۷ ستمبر ۳۳ء

اس خط کے جواب میں ڈاکٹر منظور احمد نے خوشاب میں طے شدہ شرائط پر مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا اور لیت ولعل سے کام لینا چاہا۔ مجبور ہو کر انہیں یہ آخری خط بھی بھیجا گیا۔

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب جماعتِ احمدیہ سلانوالی!

السلام علی من اتبع الھدی! آپ نے مناظرہ سے پہلو تہی کر کے افسوسناک روش اختیار کر رکھی ہے۔ تحقیق حق کی غرض سے میں خدا اور رسول کا واسطہ دیکر آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ فضول باتوں کو چھوڑ کر کل کے دن مناظرہ کا انتظام کریں، اگر بھیرہ یا خوشاب میں طے شدہ شرائط سے آپ کو انکار ہو تو پھر وقت اور مقام مقرر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمائیں خاکسار آپ کے پاس حاضر ہوکر تصفیۂ شرائط کے متعلق گفتگو کرنا چاہتا ہے، شاید اس ملاقات کا نتیجہ اچھا نکل آئے۔

جواب جلد دیں

جماعت اسلامیہ کی طرف سے خاکسار اور مولانا محمد شفیع صاحب نمائندے ہوں گے، آپ بھی اپنی جماعت کی طرف سے دو نمائندوں کا انتخاب کر کے ان کے اسماء سے مطلع فرمائیں، کسی تیسرے شخص کو بولنے کا حق نہ ہوگا۔ ظہور احمد بگوی، مورخہ ۱۷ ستمبر ۳۳ء

مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۳۳ء ڈاکٹر منظور احمد صاحب کے مکان پر تین گھنٹہ بحث و تمحیص کے بعد حسب ذیل شرائط طے ہوئیں۔

شرائط مناظرہ

۱..... مضامین مناظرہ

(۱) حیاتِ مسیح ناصر علیہ السلام

(۲) ختمِ نبوت بمعنی امکانِ نبوت

(۳) ختم نبوت بمعنی انقطاعِ نبوت

(۴) صداقتِ حضرتِ مرزا صاحب

۲..... پہلے اور تیسرے مضمون میں مدعی جماعتِ اسلامیہ حنفیہ ہوگی اور دوسرے اور چوتھے مضمون میں مدعی جماعتِ اسلامیہ احمدیہ ہوگی۔

۳..... ہر مضمون پر پونے تین گھنٹہ وقت ہوگا پہلی دو تقریریں نصف، نصف گھنٹہ کی اور باقی سب تقریریں پندرہ منٹ کی ہوں گی، آخری تقریر پندرہ منٹ کی مدعی کی ہوگی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴.....پہلی اور آخری تقریر مدعی کی ہوگی۔

۵.....ہر مناظرہ کے دوران میں دس منٹ کا وقفہ ہوگا، اور اگر دوران مناظرہ میں نماز کا وقت آجائے تو نصف گھنٹہ لیکن یہ وقت اور اس کے پریذیڈنٹوں اور مناظروں وغیرہ کی تکرار میں صرف ہوگا، وقت مناظرہ میں شامل نہیں کیا جائیگا بلکہ منہا کر دیا جائیگا، اور اس طرح سے مناظرے کا وقت پونے تین گھنٹہ پورا کیا جائے گا۔

۶.....استناد قرآن مجید و احادیث صحیحہ اور اجماع امت سے ہوگا، اور تحریرات حضرت مرزا صاحب جماعت احمدیہ پر حجت ہونگی۔

۷.....دلیل خاص کے مقابلہ میں دلیل خاص پیش کرنی ہوگی اور اس کے بعد اس کی تائید میں دلیل عام بھی پیش کی جائیگی۔

۸.....فریقین کے مناظر نہایت تہذیب، متانت، شائستگی اور شرافت سے گفتگو کرینگے۔

۹.....کوئی مناظر دوسرے مناظر کی تقریر کے دوران میں نہ بولے گا، ہاں حوالہ مانگ سکتا ہے، لیکن دوسرے مناظر کی پیش کردہ باتوں کا جواب وہ اپنے وقت ہی میں دے سکے گا۔ مناظر اور پریزیڈنٹ کے سوا کسی کو بولنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۱۰.....حفظِ امن وغیرہ کے متعلق جو شرائط ہیں ان کا تصفیہ مقامی ذمہ دار نمائندگان کل صبح کرینگے۔

۱۱.....مدعی اپنی آخری تقریر میں کوئی بات نئی نہ پیش کر سکے گا۔

۱۲.....فریقین کی طرف سے ایک ایک پریزیڈنٹ ہوگا، جن کا کام فریقین سے صرف شرائط کی پابندی کرانا ہوگا۔

احقر ملک عبدالرحمٰن خادم بی۔اے گجراتی نمائندہ جماعت اسلامیہ احمدیہ سلانوالی ۳۲۔۹۔۱۷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محمد سلیم عفی عنہ (مولوی فاضل) نمائندہ جماعت احمدیہ اسلامیہ سلانوالی ۳۲۔۹۔۱۷

ظہور احمد بگوی کان اللہ لہ۔ ابوسعید محمد شفیع عفی عنہ نمائندہ جماعتِ اسلامیہ حنفیہ (سلانوالی)

کیفیت مناظرہ

مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ ستمبر ہر دو روز مرزائیوں کے ساتھ فیصلہ کن مناظرہ ہوا، حق و باطل میں امتیاز پیدا ہو کر رہا، آفتابِ صداقت کے طلوع سے کذب و افترا کی تاریکیاں دور ہو کر رہیں، حیاتِ مسیح علیہ السلام پر مولانا ابوالقاسم محمد حسین صاحب کے دلائل کا کوئی معقول جواب مرزائی مناظر محمد سلیم نہ دے سکا، اجراء نبوت پر ملک عبدالرحمٰن خادم مدعی تھا، اسلامی مناظر مولانا ابوسعید محمد شفیع صاحب نے اس کے دلائل کے پرخچے اڑا دیئے۔ مورخہ ۱۹ ستمبر بعد دوپہر ختم نبوت پر مولانا ابوالقاسم صاحب کے ساتھ محمد سلیم کا مناظرہ ہوا، مرزائی مناظر نے خلطِ مبحث اور خلاف ورزی شرائط سے کام لینا چاہا، مرزائی صدر ملک عبدالرحمٰن خادم فحش کلامی پر اُتر آیا، اُس نے معزز حاضرین کو غلیظ اور گندی گالیاں دیں، ملک عباس خان ہیڈ کانسٹیبل پولیس نے مداخلت کر کے امن قائم کر دیا، ورنہ لوگوں کا مشتعل ہو جانا یقینی تھا، ہیڈ کانسٹیبل صاحب نے ملک عبدالرحمٰن کو شرافت اور انسانیت کا واسطہ دیا اور اُسے بدزبانی سے باز رہنے کا مشورہ دیا،

مورخہ ۲۰ ستمبر کو صبح ۹ بجے دعاوی مرزا پر مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی کیساتھ ملک عبدالرحمٰن کا مناظرہ ہوا، اس میں مرزائی مناظر کو شرمناک ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا، مرزائی مولوی فاضلوں کی علمیت بے نقاب ہوگئی، مولانا ابوالقاسم صاحب نے مرزا غلام احمد کی کتاب سے **انا مھلکو بَعْلِھَا** پڑھا، محمد سلیم وغیرہ نے شور مچایا کہ لام کو مکسور پڑھنا جائز نہیں، اس پر ان کو چیلنج دیا گیا اس جگہ **بَعْلَھَا** جائز ثابت کر دیں، مرزائی یہ سن کر مبہوت ہو گئے اور کوئی جواب نہ دے سکے، خادم مرزائی قرآن مجید کی آیات صحیح نہ پڑھ سکا،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس مناظرہ نے مرزائیوں کا رہا سہا وقار خاک میں ملا دیا، فریقین کے دلائل اسی کتاب میں دوسری جگہ درج ہیں، قارئین وہاں مرزائیوں کے دلائل کا بودا پن معلوم فرمائیں۔

الحمدللہ کہ نواح سلانوالی میں مرزائیت کا خاتمہ ہوگیا، اور ان کی ترقی کی رفتار رُک گئی۔

چھٹا معرکہ ..... سرگودھا

سلانوالی میں مجاہدین اسلام نے مرزائیوں کی نقل وحرکت کی نگرانی نہایت سعی و اہتمام سے کی، مورخہ ۲۱ ستمبر ۳۲ء کی صبح کو مرزائی مبلغین ریلوے اسٹیشن پر پہنچے، اور سرگودہ کا ٹکٹ خرید کر ٹرین پر سوار ہو گئے، مجاہدین اسلام بھی اسی ٹرین پر سرگودھا کے ٹکٹ خرید کر روانہ ہوئے، راستہ میں اسٹیشن پر مرزائیوں کی نگرانی کی گئی، سرگودھا کے ریلوے اسٹیشن پر مرزائیوں نے اپنا سامان اتارا، مجاہدین اسلام بھی پلیٹ فارم پر گاڑی کی روانگی کا انتظام کرتے رہے، گاڑی کے وِسل دینے پر مجاہدین اسلام پلیٹ فارم سے باہر چلے گئے، گاڑی آہستہ چلنے لگی، مرزائی مولوی میدان خالی دیکھ دوڑ کے گاڑی کے پائیدانوں پر کھڑے ہو گئے، ان کا سامان ریلوے پلیٹ فارم سرگودھا پر پڑا رہا۔ مجاہدین اسلام نے بصد حسرت ویاس اس منظر کو دیکھا اور کف افسوس ملتے ہوئے شہر سرگودھا کی جامع مسجد میں ڈیرہ لگا دیا۔

سرگودھا سے مرزائی چک نمبر ۹ شمالی تحصیل بھلووالی میں گئے۔ اور وہاں مرزائیت کی علی الاعلان تبلیغ کی، عبدالرحمٰن خادم قادیان چلا گیا، اور بقایا قافلہ مورخہ ۲۳ ستمبر کو واپس سرگودھا میں وارد ہوا، سرگودھا میں ان کے جلسہ کا اعلان بذریعہ اشتہارات ہو چکا تھا، اس لئے ان کی واپسی ضروری تھی۔ ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵ تاریخوں میں روزانہ گول چوک میں مسلمانوں کے شاندار جلسے منعقد ہوتے رہے، مرزائی مبلغین کو کھلے میدان میں جلسے منعقد کرنے کا حوصلہ نہ ہوا، ان کے جلسوں میں حاضرین کی تعداد ۲۰، ۲۵ سے زیادہ نہ ہو سکی،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جماعتِ اسلامیہ سرگودھا نے انہیں مناظرہ کا چیلنج دیا مگر مرزائیوں نے تقریری مناظرہ سے صاف انکار کر دیا۔

انہوں نے نقضِ امن کا اندیشہ بھی ظاہر کیا، اہل اسلام کی طرف سے حافظ محمد سعید صاحب مستند مدرسہ طیبہ دہلی نے پانچ ہزار روپیہ کی نقد ضمانت پیش کرنے پر آمادگی ظاہر کی مگر مرزائیوں نے فرار ہی میں اپنی بہتری سمجھی، مرزائی جانتے تھے کہ سرگودھا کی تعلیم یافتہ پبلک میں مناظرہ کے بعد ان کا تمام اثر و اقتدار زائل ہو جائیگا، اس لئے انہیں مناظرہ کرنے کا حوصلہ نہ ہوا، علمائے اسلام کی تقریروں نے مسلمانانِ سرگودھا میں بیداری کی حیرت انگیز روح پھونک دی اور سیکڑوں مذبذب راہ راست پر آ گئے۔ **الحمدُللّٰہِ عَلٰی ذٰلک**

مورخہ ۲۵ ستمبر کو صبح ۹ بجے سے بارہ بجے تک کمپنی باغ سرگودھا میں شاندار جشن فتح منایا گیا، جس میں شرفاء و معززین کی کثیر تعداد موجود تھی، مولانا ابوالقاسم محمد حسین صاحب کی حیاتِ مسیح علیہ السلام کے اثبات میں معرکۃ الآراء تقریر ہوئی، خاکسار نے تمام خط و کتابت کا خلاصہ سنا کر لوگوں سے فیصلہ طلب کیا، تمام حاضرین نے مرزائیوں کے واضح فرار اور ان کے مفسد و دجال ہونے کا اقرار کیا، مرزائیت مردہ باد، اسلام زندہ باد اور اللہ اکبر، کے غلغلہ انداز نعروں کے درمیان جلسہ برخواست ہوا۔

خط و کتابت کا خلاصہ

سیکرٹری جماعت مرزائیہ کے نام پہلا خط

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ سرگودھا!

السلام علی من اتبع الھدی! جناب کی جماعت کے مبلغین کل سے شہر سرگودھا میں اپنے عقائد کی اشاعت کر رہے ہیں، اس سے پہلے آپ کی جماعت کے ممتاز رکن حافظ عبدالعلی صاحب نے مسلمانوں کو اپنے مولوی منگوانے کا چیلنج دیا تھا، آج صبح کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جلسہ میں بھی آپ نے مناظرہ پر آمادگی کا اظہار کیا ہے، اس لئے قلمی ہے کہ کل صبح بتاریخ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۲ء بروز اتوار ۸ بجے اپنے مبلغین کو مناظرہ کرنے پر آمادہ کر کے اطلاع دیں، مناظرہ کمپنی باغ میں ہونا مناسب ہوگا۔ شرائط جو بھیرہ یا خوشاب میں طے ہوئی تھیں ان پر ہی مناظرہ کرلیا جائے، تاکہ تصفیہ شرائط میں وقت ضائع نہ ہو اگر آپ نے دوبارہ تصفیہ شرائط پر زور دیا، یا کسی قسم کے حیلے تلاش کئے تو مناظرہ سے صریح فرار سمجھا جائیگا۔

مناسب یہ تھا کہ بحالات موجودہ آپ کی جماعت اپنی تفرقہ انداز پالیسی سے مجتنب رہتی، لیکن آپ کی جماعتی تبلیغ کا مؤثر جواب دینے پر اہل اسلام مجبور ہو چکے ہیں۔

حکیم محمد مظہر، سیکرٹری جماعتِ اسلامیہ سرگودھا، ۳۲۔۹۔۲۴

مرزائیوں کا جواب

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب جماعت اسلامیہ سرگودھا

السلام علی من اتبع الھدی! آپ کی چٹھی بتاریخ آج مورخہ ۲۴ ستمبر ۳۲ء کو بوقت ساڑھے ۴ بجے شام کے جبکہ ہمارے آج کے جلسہ کا وقت تھا موصول ہوئی، جواباً عرض ہے کہ حافظ عبدالعلی صاحب کے بیان کے متعلق ہمیں کوئی علم نہیں، اور نہ ہی آج تک کی کسی تقریر میں مناظرہ کے لئے ہماری طرف سے کوئی چیلنج دیا گیا ہے اور آپ کی یہ چٹھی بھی ہمیں ایسے تنگ وقت میں پہنچی ہے، کہ جس کے بعد ہمارے جلسے کا صرف ایک ہی دن بموجب پروگرام کے باقی رہ جاتا ہے، جس کا نتیجہ ہمیں یہی نظر آرہا ہے، کہ آپ ایسے تنگ وقت میں اس قسم کی چٹھی بھیج کر شرائط وغیرہ کی الجھنوں میں باقی ماندہ وقت صرف سے مناظرہ سے بچنے کی پیش بندی کر رہے ہیں۔

لیکن باوجود اس کے ہم آپ کے چیلنج مناظرہ کو اس شرط پر منظور کرتے ہیں کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مناظرہ تحریری ہو، جو بعد میں اسی ترتیب سے پبلک کو سنایا جائے، سب سے پہلی اور بنیادی شرط اس مناظرہ کی یہ ہوگی کہ مناظرہ تحریری ہو۔ محمد عبداللہ، سیکرٹری انجمن احمدیہ سرگودھا

دوسرا خط

بخدمت جناب سیکرٹری جماعتِ احمدیہ سرگودہا

السلام علی من اتبع الھدیٰ! آپ کی چٹھی ہماری تحریر کے جواب میں ۲۴/ ستمبر رات کے ۹ بجے موصول ہوئی، جناب نے شاید ہماری تحریر کا بغور مطالعہ نہیں کیا، شرائط وغیرہ کی الجھنوں سے بچنے کے لئے بھیرہ یا خوشاب میں طے شدہ شرائط پر ہی مناظرہ کرنے پر ہم نے آمادگی ظاہر کی تھی، آپ کے مبلغین اور ہمارے علماء کرام وہی ہیں جو بھیرہ میں تھے، اس لئے شرائط کے متعلق جو تصفیہ ان کا باہمی بھیرہ میں ہوا تھا وہی کافی ہے، آپ اپنی چٹھی کے آخر میں شرائط کا تصفیہ کرنے کی دعوت دے کر خود نئی الجھنیں پیدا کر رہے ہیں، اس طرح مناظرہ سے پہلو تہی کرنا چاہتے ہیں، اگر آپ مناظرہ پر آمادہ ہوں تو آج بمقام کمپنی باغ ۸:۳۰ بجے صبح بھیرہ یا خوشاب والی شرائط پر مناظرہ کرنے کے لئے اپنے علماء کو لائیں، وقت اور مقام کے متعلق اگر کوئی بات بحث طلب ہو، تو حامل رقعۂ ہذا سید ولایت شاہ صاحب ہماری طرف سے مختار اور مجاز ہیں، اگر آپ ایسا نہ کریں تو آپ کی مرضی۔

وما علینا الا البلاغ۔

ولایت شاہ بقلم خود برائے سیکرٹری جماعت اسلامیہ سرگودھا ۳۲۔۹۔۲۵

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب جماعتِ اسلامیہ سرگودھا!

السلام علی من اتبع الھدیٰ! میری شب گذشتہ کے ساڑھے ۸ بجے لکھی ہوئی چٹھی کا جواب آج صبح ساڑھے ۸ بجے موصول ہوا، جبکہ ہمارے جلسہ کا وقت تھا، آپ نے اس میں میرے متعلق شکایت کی ہے کہ میں نے آپ کی تحریر کا بغور مطالعہ نہیں کیا، لیکن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھے تعجب ہے کہ آپ نے میرے خط کو سرسری نظر سے بھی نہیں دیکھا، کیونکہ میں نے اپنی چٹھی میں پہلی اور بنیادی شرط یہ رکھی تھی، کہ مناظرہ تحریری ہو جو بعد میں بصورتِ تقریر پبلک کو سنا دیا جائے، لیکن آپ نے اس ضروری امر کا اپنی چٹھی میں ذکر تک نہیں کیا، اور بغیر اس ضروری امر کو منظور کرنے کے وقت اور مقام کا فیصلہ کرنے تک آ پہنچے، اگر آپ نے پہلے میرے خط کی طرف توجہ کی نہیں تو میں اب آپ کو کھول کر لکھ دیتا ہوں کہ ہمیں آپ کا چیلنج مناظرہ منظور ہے بلکہ ہم دوہرا مناظرہ منظور کر رہے ہیں، ایسی حالت میں خواہ مخواہ آپ ہمارے ذمہ عذر رکھ کر اپنے لئے راہ فرار اختیار کر رہے ہیں، اگر اس مناظرہ میں آپ کو کوئی مشکل یا تکلیف نظر آتی ہے تو ہمارے لئے بھی وہ مشکل مساوی صورت میں موجود ہے، باقی شرائط کے متعلق میں اس قدر عرض کر دیتا ہوں کہ اگر آپ کو تحریری و تقریری مناظر منظور ہے تو باقی شرائط سلانوالی کے مناظرہ والے ہمیں منظور ہیں جو کہ بھیرہ اور خوشاب کے بعد ہوا ہے، مناظرین بھی وہی ہیں، اس واسطے سلانوالی کے مناظرہ والی شرائط کی منظوری میں آپ کو کوئی عذر یا حیلہ پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

خاکسار محمد عبداللہ سیکرٹری انجمن احمدیہ سرگودھا بتاریخ ۳۲-۹-۲۵ بوقت ساڑھے ۹ بجے دن

مرزائیوں کی یہ چٹھی جلسۂ عام میں پڑھ کر سنائی گئی، مسلمانانِ سرگودھا نے تحریری مناظرہ اور اس میں وقت کی ضائع ہونے اور مناظرہ کے طوالت پکڑنے کا اندیشہ ظاہر کیا اس لئے مرزائیوں کو حسبِ ذیل تحریر بھیجی گئی۔

تیسرا خط

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ سرگودھا!

السلام علی من اتبع الھدی! شکر ہے کہ جناب نے مناظرہ پر آمادگی ظاہر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی ہے، اب دیر نہ فرمائیں فوراً اپنے علماء کو لے کر کمپنی باغ پہنچ جائیں، ہم بالکل تیار ہیں، باقی سلانوالی کے شرائط میں کسی قسم کی تبدیلی کرنا بحث کا دروازہ کھول دے گا، ہمیں سلانوالی والی تمام شرطیں منظور ہیں، کسی قسم کا عذر نہیں، آپ بھی تحریری کی نئی قید نہ بڑھائیں، اگرچہ وہ شرائط ہمارے لئے نامنصفانہ تھیں مگر ہمیں منظور ہیں۔ ۳۲۔۹۔۲۵

ولایت شاہ بقلم خود برائے سیکرٹری جماعتِ اسلامیہ۔ سرگودہا

مرزائیوں کا جواب

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب جماعتِ اسلامیہ سرگودھا!

السلام علی من اتبع الھدیٰ! آپ کی چٹھی موصول ہوئی، ہم نے تو اپنے پہلے ہی خط میں آپ کے چیلنج مناظرہ کو منظور کرلیا تھا، مگر اس شرط پر کہ مناظرہ تحریری ہو، جو بعد میں اسی ترتیب سے پبلک کو سنا دیا جائے ماسوائے اس کے ہم نے اپنی طرف سے کوئی الجھن مزید شرائط کے متعلق نہیں ڈالی، بلکہ وقت کی تنگی اور جلدی تصفیہ کرنے کی خاطر سلانوالی والے طے شدہ شرائط کو ہی منظور کرلیا تھا، لیکن آپ نے اب تک ہماری بنیادی ضروری شرط کو منظور نہیں کیا، حالانکہ یہ شرط جانبین کیواسطے یکساں واجب العمل تھی، اور اس کے وجوہات بھی عرض کئے جا چکے ہیں، لیکن آپ نہ تو اس کو منظور ہی کر رہے ہیں اور نہ ہی انکار کی وجہ پیش کر سکے ہیں گویا لفظی آمادگی تک ہی آپ کا جواب محدود ہے لیکن عملی قدم مناظرہ کی آمادگی کا نہ اٹھایا، مختصر یہ کہ اگر آپ بواپسی تحریری مناظرہ کی منظوری کا دوحرفی جواب لکھ بھیجیں تو پھر یہ معلوم قریباً طے شدہ سمجھا جا سکتا ہے، ورنہ دوسرے معنوں میں آپ کا فرار سمجھا جائیگا۔

خاکسار محمد عبداللہ سیکرٹری انجمن احمدیہ۔ سرگودھا ۳۲۔۹۔۲۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چوتھا خط

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب احمدیہ انجمن، سرگودھا!

السلام علی من اتبع الھدیٰ! افسوس آپ فضول خط وکتابت میں وقت ضائع کررہے ہیں، آپ دوحرفی جواب دیں کہ آپ تقریری مناظرہ کرنا چاہتے ہیں کہ نہیں؟ سرگودھا کی پبلک فضول چٹھا بازی یعنی تحریری مناظرہ کی اجازت نہیں دیتی، اگر آپ نے جواب نہ دیا تو آپ کا صریح وبین فرار سمجھا جائیگا۔ (۳۲۔۹۔۲۵)

ولایت شاہ بقلم خود برائے سیکرٹری جماعتِ اسلامیہ سرگودھا

پانچواں خط

بخدمت جناب سیکرٹری انجمن احمدیہ سرگودھا!

السلام علی من اتبع الھدیٰ! ۱۹۳۱ھ اپریل میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر جامعہ احمد قادیان نے میرے ساتھ تحریری مناظرہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا، اور اخبار فاروق قادیان کے مدیر کو رسالہ شمس الاسلام بھیرہ میں مطبوعہ مضامین کے جواب لکھنے پر آمادہ کرنے کا ذمہ لیا تھا، چنانچہ آٹھ ماہ رسالہ مولوی صاحب مذکور کے نام جاری بھی رہا، مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا، بعدازاں للیانی کے ایک مرزائی پٹواری نے بھی اخبار فاروق کے مدیر کو اس پر آمادہ کرنے کا ذمہ لیا، مگر ''صدائے برنخواست''، بھیرہ میں بھی آپ کے مولویوں خصوصاً مولوی مبارک احمد صاحب کو تحریری مناظرہ کا چیلنج دیا گیا تھا مگر انہوں نے انکار کردیا، ان کی تحریر یہاں میرے پاس موجود ہے، تعجب ہے کہ اب آپ پھر تحریری مناظرہ پر اصرار کررہے ہیں پہلے اپنے مولویوں سے مشورہ کرلیں، جو صورت میں نے عرض کی ہے وہ فیصلہ کن ہے، اس وقت صرف تقریری مناظرہ ہوجائے سرگودھا کی پبلک حق وباطل کا فیصلہ کرلیگی، بعدازاں آپ اخبار فاروق یا الفضل کے مدیر کو تحریری مناظرہ پر آمادہ کرکے اطلاع دیں،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کے مضامین ''رسالہ شمس الاسلام'' میں بلا معاوضہ شائع ہوا کرینگے، بشرطیکہ ان مضامین کے جوابات آپ کی جماعت کا کوئی اخبار مکمل شائع کرنے کا ذمہ لے، پرچوں کی تعداد مقرر کرلیں، اور اگر آپ چاہیں تو جلسہ کر کے پبلک میں وہ مضامین سنائے بھی جاسکتے ہیں، اس طریقہ سے کثیر التعداد قارئین فائدہ حاصل کرسکیں گے، اس سے بہتر کوئی طریقہ تحقیق حق کا نہیں ہوسکتا، مگر افسوس ہے کہ آپ نہ تحریری مناظرہ کرنا چاہتے ہیں نہ تقریری۔

وَمَا عَلَینا الاالبلاغ

ظہور احمد بگوی (مدیر شمس الاسلام، ۳۲۔۹۔۲۵)

آخری اتمام حجت

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ سرگودھا!

السلام علی من اتبع الھدیٰ! آپ کا رقعہ پانچ بجے شام ملا، میں نے صرف دو حرفی جواب طلب کیا تھا، آپ نے خوشنما الفاظ کی آڑ لے کر راہ فرار اختیار کیا ہے، ہمیں پہلے بھی یقین تھا کہ آپ اپنے علماء کو میدان مناظرہ میں نہ لاسکیں گے، حق کے سامنے انہیں کھڑے ہونے کی جرأت نہیں، کیا اب ان کی زبانیں گونگی ہوچکیں، کیا اب تقریری مناظرہ کرنے کی ہمت نہیں رہی، کیا بھیرہ، خوشاب، سلانوالی میں شاندار شکست حاصل کر کے تجربہ کار ہوچکے ہیں، کیا بھیرہ وغیرہ میں انہیں ہوش نہ تھا، ہمیں صرف سرگودھا کی پبلک کی تسلی درکار ہے، جس کے لئے تحریری مناظرہ میں تضیع اوقات ہمیں گوارا نہیں، کتب و رسائل مطبوعہ موجود ہیں، ہر شخص مطالعہ کرسکتا ہے، اگر تحریری مناظرہ کا طبع کرانا مقصود ہو تو مناظرہ ہر یا کافی ہے، افسوس کیا یہی صداقت تھی جس کا پرچار کرنے کے لئے آپ نے اپنے مبلغین کو بلایا ہے آپ کا فرض تھا کہ میدان میں آکر اپنی صداقت ثابت کرتے، مگر اب آپ کی شکست اور فرار اور مغلوبیت دنیا پر آشکارا ہوچکی ہے، اب آپ کا آئندہ مسلمانوں کو خطاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرنے کا کوئی حق نہ ہوگا، اور اب آپ کی کسی لغو تحریر کا جواب نہ دیا جائے گا۔

ولایت شاہ بقلم خود برائے سیکرٹری جماعتِ اسلامیہ سرگودھا

ساتواں معرکہ..... چک نمبر ۳۷ جنوبی

ہماری آخری تحریر کا جواب دیئے بغیر مرزائی مبلغین مورخہ ۲۵ ستمبر کی شام کو سرگودھا سے بذریعہ موٹر لاری روانہ ہو گئے، مجاہدین اسلام کا قافلہ بھی ان کے تعاقب میں روانہ ہوا، مرزائیوں نے چک نمبر ۳۷ جنوبی میں جا کر قیام کیا، اور وہاں اپنے تبلیغی جلسہ کا اعلان کر دیا، ۲۶ ستمبر کو مجاہدینِ اسلام کے ورود سے مسلمانانِ چک کے حوصلے بڑھ گئے، اور مرزائیوں کو سخت پریشانی لاحق ہوئی، باشندگانِ دیہہ نے مجاہدین اسلام سے مشورہ کئے بغیر مرزائیوں کی نامنصفانہ شرائط منظور کر کے مناظرہ کا فیصلہ کر لیا، مرزائیوں نے سادہ لوح مسلمانوں سے اپنے حسب منشاء شرطیں طے کرالیں، مولوی لال حسین صاحب اختر سابق مبلغ جماعتِ مرزائیہ لاہور، اور مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی مسلمانانِ علاقہ کی درخواست پر پہنچ گئے، اور اسلامی کیمپ میں تازہ کمک سے مرزائیوں کے رہی سہے حوصلے بھی جاتے رہے، مگر دیہات کی سادہ لوح آبادی اور حاضرین تعلیم یافتہ کی عدم موجودگی سے ان کی ڈہارس بندھی رہی، حیرت ہے کہ سرگودھا جیسے تعلیم یافتہ شہر میں ان کی زبانیں گونگی رہیں، مگر دیہات میں تقریری مناظرہ کرنے پر آمادہ ہو گئے، مرزائی جانتے تھے کہ طبقۂ جہلاء میں ان کی ذلت و رسوائی پوری طرح آشکارانہ ہوگی۔

شرائط مناظرہ

جو نمائندگانِ ہر دو جماعت جن کے دستخط نیچے ثبت ہیں فیصل ہوئے، جن پر کار بند ہونا ہر ایک چار حضرات کے لیے ہیں فرض ہوگا، جو جماعت اس فیصلہ پر کاربند نہ ہوگی وہ شکست خوردہ اصحاب کرام میں ایک چار حضرات کا فرض ہوگا، جو جماعت اس فیصلہ پر کاربند نہ ہوگی وہ شکست خوردہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سمجھی جائیگی، مضامینِ مناظرہ حسب ذیل ہوں گی۔

۱.....حیات ووفاتِ مسیح ناصری ..... مدعی جماعتہ حنفیہ

۲.....اجرائے نبوت بعداز آنحضرت ﷺ ..... مدعی جماعتہ احمدیہ

۳.....ختم نبوت ..... مدعی جماعتہ حنفیہ

۴.....صداقت مسیح موعود ..... مدعی جماعتہ احمدیہ

ہر ایک مدعی کی پہلی و آخری تقریر بموجب پروگرام ہوگی، ہر ایک جماعت کی طرف سے ایک ایک اپنا پریذیڈنٹ ہوگا، جو انتظام جلسہ کا ذمہ دار ہوگا، کہ اختتام جلسہ تک کسی قسم کی کوئی تالی، تمسخر یا نعرہ یا جلوس وغیرہ کسی قسم کی کوئی کارروائی ناجائز نہیں کی جائیگی، اور اہل جلسہ خاموشی سے تا اختتام جلسہ جلسہ گاہ میں بیٹھے رہیں گے اور جلسہ ختم ہونے کے بعد جلسہ گاہ سے خاموشی کیساتھ چلے جائیں گے اگر کوئی ایسی حرکت کریگا تو جلسہ گاہ سے فوراً نکالا جائے گا۔ صداقت مسیح موعود کے مناظرہ کے وقت علاوہ اپنے اپنے پریذیڈنٹ کے چوہدری منظور حسن و چوہدری خوشی محمد چک نمبر ۳۶ جنوبی کو اس بات کا اختیار دیا جاتا ہے کہ اگر کوئی فریق دوسرے کے مسلمہ پیشوا و بزرگ کے حق میں کوئی ناواجب و توہین آمیز کلمات کہے تو ہر دو اشخاص کو اختیار ہوگا کہ اس کی تقریر کو فوراً روک دے، ہر ایک فریق احادیثِ صحیحہ آنحضرت ﷺ و اقوال بزرگان سلفِ مسلمہ فریقین و کتب مرزا صاحب سے اپنے اپنے دعویٰ و جواب دعویٰ کے ثبوت میں پیش کر سکتے ہیں، اگر فریق مخالف حوالہ کتب طلب کرے تو کر سکتا ہے، پروگرام حسب ذیل ہوگا:

مورخہ ۳۲-۹-۲۷ حیات و ممات مسیح ناصر اڑھائی بجے شام سے شروع ہو کر ساڑھے پانچ بجے شام تک تین گھنٹہ۔

ہے۔ ان کی وجہ سے دنیا میں حدیث، تفسیر اور فقہ کے علوم پھیلے حضرت عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مورخہ ۳۲۔۹۔۲۷ اجرائے نبوت بعداز آنحضرت ﷺ آٹھ بجے شام سے گیارہ بجے رات تک تین گھنٹہ۔

مورخہ ۳۲۔۹۔۲۸ ختم نبوت آٹھ بجے صبح سے گیارہ بجے دن تک تین گھنٹہ

مورخہ ۳۲۔۹۔۲۸ صداقتِ مسیح موعود دو بجے شام سے پانچ بجے شام تین گھنٹہ

دستخط: نمائندۂ جماعتِ احمدیہ شاہ محمد، چک نمبر ۳۳

دستخط: نمائندۂ جماعتِ حنفیہ ولید از بقلم خود

تنبیہ: ان شرائط میں چار صدر تجویز کئے گئے تھے، اور سادہ لوح حنفیوں نے ''صداقتِ مسیح موعود'' جیسے الفاظ پر دستخط کر دیئے، ہمارے نزدیک حضرت مسیح ابن مریم ناصری علیہ السلام کے سوا اور کوئی مسیح موعود نہیں ہے، مسیح موعود کوئی شرعی اصطلاح نہیں، استدلال میں اقوالِ بزرگانِ سلف مسلمۂ فریقین تسلیم کرنا مسلمانوں کی خطرناک وشدید غلطی ہے، مرزائیوں کو اسی میں فرار کا موقعہ ملتا ہے، عقائد کے بارے میں سوائے قرآن وحدیث اور کسی کا قول ہم پر حجت نہیں ہوسکتا۔ غیر معتبر اقوال وغیر معتبر اشخاص کی تصانیف مرزائی نقل کر کے بحث کو طوالت دینے کے عادی ہیں اور سامعین کو خلطِ ادلہ سے دھوکہ دیتے ہیں۔ اس لئے مناظرین اسلام کا فرض ہے کہ مرزائیوں کی چالبازی اور دھوکادہی سے بچیں، مسلمانوں کو چاہئے کہ کسی جگہ بھی اسلامی مناظرین کے مشورہ کئے بغیر شرائط طے نہ کیا کریں۔

کیفیت مناظرہ

مورخہ ۲۷ ستمبر ۳۲ء بعد نماز ظہر تین بجے حیاتِ مسیح علیہ السلام پر مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی صاحب کا مولوی محمد سلیم قادیانی سے مناظرہ ہوا، حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن زبیر رضوان اللہ علیہم۔ انکا وجود اسلام کے لئے باعث فخر ہے۔ عبداللہ بن مسعود آنحضرت کے خاص خدام میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حدیث معراج مسند امام احمد کے حوالے سے پیش کی گئی اس حدیث کا کوئی جواب نہ دے سکے پر محمد سلیم نے کہا کہ یہ روایت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے اس لئے غیر معتبر ہے، عبداللہ بن مسعود غیر معتبر اور جھوٹا اور مفتری تھا۔ (**نعوذ باللہ من ھذہ الھفوات**) مسلمانوں کے تمام مجمع میں غیظ وغضب کی لہر دوڑ گئی، رسول اکرم ﷺ کے جلیل القدر صحابی کی شان میں یہ گستاخی مسلمانوں کے لئے نا قابلِ برداشت تھی، مگر افسوس کہ شرائط کے مطابق مرزائی صدر نے اپنے مناظر کو اس دریدہ دہنی سے نہ روکا مسلمانوں کے قلوب مجروح ہو گئے آج تک کسی شیعہ کو بھی ایسی تبرا بازی کی مجمع عام میں ہمت نہیں ہوئی، اہلسنت والجماعت کے فیصلے کے مطابق صحابہ تمام جرح وغیرہ سے پاک و بری اور راوی ہونے کے لحاظ سے ثقہ اور عادل ہیں صحابہ پر جرح وغیرہ کر کے دراصل مرزائیوں نے تمام احادیث کا انکار کر دیا۔

مؤرخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۲ء صبح نو بجے سے بارہ بجے تک مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی کے ساتھ مولوی محمد نذیر ملتانی کا اجراء نبوت پر مناظرہ ہوا مولوی احمد دین صاحب کے ظرافت آمیز طرز بیان سے لوگ بہت محظوظ ہوئے مولوی صاحب نے مرزائیوں کے دلائل کا نہایت عمدگی سے رد کیا جسکا اثر یہ ہوا کہ مرزائیوں نے دوسرے وقت میں ختم نبوت پر مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا۔

بعد دوپہر تین بجے مولانا لال حسین صاحب اختر کا محمد سلیم قادیانی کیساتھ دعاوی

سے تھے۔ فقہ حنفی کا دارومدار تمام تر آپ کی روایات پر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا پر زبردست مناظر ہوا، قادیانی مناظر اختر صاحب کے ۳۶ اعتراضات کا آخرِ وقت تک کوئی جواب نہ دے سکا۔

مرزائیوں کی اس شاندار ہزیمت کا تمام علاقہ پر نہایت اچھا اثر ہوا، کئی مذبذب تائب ہو گئے، بعد نماز عصر مسجد میں جشن فتح منایا گیا۔

خاکسار اور مولوی لال حسین صاحب کی مرزائیت شکن تقریریں ہوئیں رات کو بھی مولوی عبدالرحمن صاحب میانوی کا وعظ ہوا، ان تقریروں نے مرزائیت کے زہریلے جراثیم کیلئے تریاق کا کام کیا۔

رات کے وقت شیخ محمد دین صاحب رئیس سرگودھا نے مرزائیوں کے پاس جا کر انہیں سرگودھا کی دعوت دی شیخ صاحب نے کہا کہ سرگودھا میں ایک ایسے مناظرہ کی اشد ضرورت ہے تاکہ وہاں کے لوگ حق و باطل میں امتیاز کر سکیں شیخ صاحب نے مبلغ ایک سو روپیہ قادیانی مناظرین کو بطورِ سفرخرچ دینا قبول کر لیا، مگر مرزائیوں نے سرگودھا میں مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا، اور اسلامی مناظرین کو قادیان میں مناظرہ کرنے کی دعوت دی، خاکسار نے یہ دعوت ان کی قبول کر لی اور شرائط و تاریخ کا فیصلہ کرنا چاہا مگر محمد سلیم نے آئیں بائیں شائیں میں ٹال دیا اور کہا کہ اپنے خلیفہ کی منظوری کے بغیر ہم کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔

آٹھواں معرکہ..... مڈھ رانجھا

مرزائیوں کی طرف سے مورخہ ۲۹، ۳۰ ستمبر کی تاریخوں میں بمقام چھنی رہان جلسہ کرنے کا اعلان مطبوعہ اشتہاروں کے ذریعہ ہو چکا تھا، مگر اسلامی مجاہدین کی ہیبت ان کے دلوں پر ایسی مستولی ہوئی کہ چھنی کا پروگرام منسوخ کر کے واپس سرگودھا کی طرف چل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیئے۔ مورخہ ۲۹ ستمبر کی صبح کو ان کی موٹر سرگودھا کی سڑک پر جاتے ہوئے دیکھ کر مجاہدین اسلام حیران رہ گئے، بالآخر مجاہدین اسلام بھی موٹر میں سوار ہو کر ان کے تعاقب میں سرگودھا پہنچے، سرگودھا میں مرزائی مبلغین غائب ہو گئے، محمد سلیم صاحب اسی روز قادیان چلے گئے اور محمد نذیر احمد خان، عبداللہ اعجاز وغیرہ دوسرے روز ٹھہ رانجھا کی طرف روانہ ہو گئے۔

چھنی رہان کے مرزائیوں کے اشتہار کی نقل درج ذیل ہے:

از چھنی تاجہ رہاں

بحوالۂ اشتہارات تبلیغی جلسہ واقعہ ۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء عرض ہے کہ چونکہ بعض امورات ایسے پیش آ گئے ہیں کہ اندیشہ فساد کا نظر آتا ہے، اور ہماری برادری کے حالات ناپسندیدہ معلوم ہوئے ہیں اس لئے کوئی جلسہ تبلیغی بمقام چھنی تاجہ رہاں نہ ہوگا، جس صاحب کو مناظرہ کرنے یا سننے کا شوق ہو وہ چک نمبر ۳۷ جا سکتا ہے، یا تقاریریں سننا ہوں تو ٹھہ رانجھا جہاں جلسہ ہوگا یکم اور دوم اکتوبر ۳۲ء کو جا سکتے ہیں۔ ۳۲-۹-۲۳

خاکسار حسین خان رہاں بقلم خود از چھنی تاجہ رہاں

مرزائیوں کی حرکت مذبوحی

حزب الانصار کی پے در پے فتوحات اور مرزائیوں کی متواتر ہزیمتوں سے مرزائیوں کے گھروں میں سرگودھا سے قادیان تک صفِ ماتم بچھ گئی دلائل سے غلبہ نہ پا کر مرزائی اوچھے اور کمینہ ہتھیاروں پر اتر آئے مرزائیان سرگودھا نے سپرنٹنڈنٹ کے پاس جا کر شکایت۔ کی خلیفہ محمود نے اپنی وفاداری کا راگ گا کر اور جہاد حرام قرار دینے کی اجرت طلب کر کے گورنمنٹ سے مدد مانگی ایک ماہ کے دورہ میں کسی جگہ مرزائیوں کا بال تک بیگانہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوا، مگر مڈھ رانجھا میں نقضِ امن کا اندیشہ ظاہر کر کے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ضروری کارروائی کرنے پر مجبور کیا سپرنٹنڈنٹ پولیس نے سب انسپکٹر پولیس متعینہ تھانہ مڈھ کو خاکسار کی گرفتاری کے لئے احکام بھیج دیئے میاں خدا بخش صاحب رئیس و نمبردار جلہ مخدوم یہ خبر سن کر بذریعہ موٹر سرگودھا پہنچے، انہوں نے مجاہدین اسلام کو مڈھ رانجھا جانے سے روکا اور کہا کہ ہم اپنے علمائے کرام کی توہین برداشت نہیں کر سکتے سب انسپکٹر پولیس افسرانِ بالا کے احکام کی تعمیل کیلئے مجبور ہوگا۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ مڈھ رانجھا کا دورہ ملتوی کیا جائے۔

مجاہدین اسلام نے مجلس شوریٰ مرتب کی۔ قرآن مجید سے تفاؤل کیا گیا تو یہ آیت نکلی: اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ۔ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْفَضْلٍ عَظِیْمٍ ۔ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (پارہ۴۔ع۹) ترجمہ: ”یہ ایسے لوگ ہیں کہ لوگوں نے ان سے کہا کہ ان لوگوں نے تمہارے لئے سامان جمع کیا ہے۔ سو تم کو اُن سے اندیشہ کرنا چاہئے تو اس نے ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیا اور کہہ دیا کہ ہم کو حق تعالیٰ کافی ہے اور وہی سب کام سپرد کرنے کیلئے اچھا ہے، پس یہ لوگ خدا کی نعمت اور فضل سے بھرے ہوئے واپس آئے کہ ان کو کوئی ناگواری ذرا پیش نہیں آئی، اور وہ لوگ رضائے حق کے تابع رہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے، اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کہ یہ شیطان ہے کہ اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے سو تم اُن سے مت ڈرنا، اور مجھ ہی سے ڈرنا، اگر تم ایمان والے ہو۔“

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان آیات کا ایک ایک لفظ مجاہدینِ اسلام کے لئے مسرت و شادمانی کا پیغام ثابت ہوا، ہمتیں بندھ گئیں، عزم راسخ ہوگیا، مورخہ ۳۰ ستمبر بعد نماز ظہر سرگودھا سے موٹر پر سوار ہوکر قریباً ۳۰ میل کا سفر کرکے عصر کے وقت مڈھ رانجھا میں مجاہدین اسلام کا ورود ہوا مرزائیوں کے کیمپ میں کھلبلی پڑگئی لوگ خاکسار کی گرفتاری کے منتظر تھے مسلمانوں کے چہروں پر خوف و ہراس نمایاں تھا۔

تائید غیبی کا ظہور

سب انسپکٹر صاحب پولیس کے پاس جو حکم پہنچا تھا اس میں یہ الفاظ لکھے تھے کہ ''ظہور احمد جو احمدی ہے اس کو مڈھ رانجھا پہنچتے ہی گرفتار کرلیا جائے''۔ چونکہ موجودہ زمانے میں مرزائی فرقہ احمدی کہلاتا ہے اس لئے پولیس کو مرزائیوں کے کیمپ میں ظہور احمد کی تلاش رہی کوئی ظہور احمد احمدی وہاں نہ پہنچا اس لئے پولیس اس کو تلاش میں ناکام رہی مرزائی اپنی تجاویز میں ناکام رہے اور خادم اسلام کی توہین کا نظارہ دیکھنے کی حسرت ان کے دل میں ہی رہی اور قرآن کریم کی پیشگوئی پوری ہوکر رہی۔

مڈھ میں مرزائیت کا استیصال

مورخہ یکم اکتوبر کو بعد نماز ظہر کھلے میدان میں شاندار اسلامی جلسہ منعقد ہوا مولوی عبدالرحمٰن صاحب میانوی، ابوالقاسم مولانا محمد حسین صاحب و مولانا محمد شفیع صاحب کی زبردست معرکہ آراء تقریروں نے مرزائیت کی بیخ کنی کردی۔ رات کو بھی جلسہ ہوا مڈھ کے ذمہ دار حضرات نے حفظ امن کا ذمہ لے کر مرزائیوں کو مناظرہ کی دعوت دی انہیں ہر طرح اطمینان دلا کر ان کی پیش کردہ شرائط بھی تسلیم کرلی گئیں مگر مرزائیوں کو مناظرہ کا نام لینے کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی حوصلہ نہ ہوا۔

مڈھ چونکہ مرزائیوں کا اس ضلع میں آخری مقام تھا اس لئے وفد اسلامی کے اراکین نے بھی اپنے اپنے گھروں کو جانا چاہا مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی صاحب مڈھ رانجھا سے ہی رخصت ہوگئے۔ مڈھ رانجھا سے واپسی پر ایک شب جلہ مخدوم میں قیام ہوا۔ وہاں سے سرگودھا پہنچ کر مولانا محمد شفیع صاحب خوشاب چلے گئے خاکسار مع مولوی عبدالرحمٰن صاحب سرگودھا سے بھلوال پہنچا۔

معرکہ نہم .....کوٹ مومن

بھلوال میں سنا گیا کہ مرزائی مبلغین کوٹ مومن میں پہنچنے والے ہیں۔ خاکسار مع مولوی عبدالرحمٰن صاحب تانگہ پر سوار ہوکر کوٹ مومن پہنچا۔ ہمارے جانے کے ایک گھنٹہ بعد مولوی محمد نذیر وغیرہ مرزائی مبلغین وہاں پہنچے خاکسار کے ورود کا ذکر سن کر فوراً قصبہ سے باہر نکل کر اڈے پر پہنچے۔ سب اسسٹنٹ سرجن صاحب انچارج شفاخانہ کوٹ مومن و دیگر حضرات نے انہیں قیام کرنے اور تقریر کرنے کی دعوت دی۔ مگر مرزائیوں نے وہاں قیام کرنا گوارا نہ کیا فوراً تانگہ پر سوار ہوکر بھلوال کی طرف چل دیئے۔

مورخہ ۴؍اکتوبر ۳۲ء کوٹ مومن میں بعد نماز ظہر جامع مسجد مین اسلامی جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار نے ختم نبوت، حیات مسیح علیہ السلام، اور دعاوی مرزا پر مدلل تقریر کی مولوی عبدالرحمٰن صاحب میانوی نے بھی وعظ فرمایا مسلمانان کوٹ مومن پر مرزائیوں کی واضح فرار کی حقیقت ظاہر ہوگئی۔ **الحمد للہ علی ذلک**

دسواں معرکہ..... چک ۹ شمالی

بھلوال سے مرزائی مبلغین ریلوے ٹرین پر سوار ہوکر کسی نامعلوم مقام کی طرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چل دیئے۔ خاکسار بھی سوامبینہ کی غیر حاضری کے بعد بھیرہ پہنچا، بھیرہ میں پہنچ کر معلوم ہوا کہ چک ۹ شمالی میں مرزائیت ترقی پذیر ہے، سرگودھا میں مجاہدین اسلام کو دھوکہ دے کر مرزائی مورخہ ۲۲ ستمبر ۳۲ء کو چک میں پہنچے تھے، ان کی تبلیغ سے چار اشخاص مرزائی مذہب قبول کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے، یہ خبر سن کر مورخہ ۸ اکتوبر کو بھیرہ سے روانہ ہو کر وہاں پہنچا، دو روز متواتر تقریریں ہوئیں، مرزائیوں کا ایک مبلغ وہاں رہتا ہے اس نے بیماری کا بہانہ کر کے گھر سے باہر نکلنا گوارا نہ کیا۔ الحمدللہ کہ چاروں اشخاص نے مرزائیت سے توبہ کی اور کئی مذبذب راہ راست پر آ گئے اور مرزائیوں کا اثر اس علاقہ سے جاتا رہا۔

ضلع شاہ پور میں مرزائیت کا استیصال

الحمدللہ کہ حزب الانصار کے عاجز و درماندہ کارکنوں کی مساعی جمیلہ بارآور ثابت ہوئیں اور ضلع بھر میں مرزائیوں کے اس بینظیر تعاقب نے مرزائیوں کے حوصلے پست کر دیئے ہیں حزب الانصار کے اس قابل فخر کارنامہ اور تاریخی حیثیت رکھنے والے اقدام عمل پر تمام ملک میں مسرت کا اظہار کیا گیا۔ اخبارات نے اطلاعات کو نہایت فراخ دلی سے شائع کیا۔ سینکڑوں خطوط مبارک باد کے موصول ہوئے حضرت استاذ العلماء مولانا غلام محمد صاحب گھوٹوی شیخ الجامعہ عباسیہ ریاست بہاول پور کا حسب ذیل نوازشنامہ موصول ہوا۔

از بہاول پور مہر منزل محلہ گنج ۳۰ ستمبر ۳۲ء

''ایں کار از تو آید مرداں چنیں کنند''

مکرمی و معظمی جناب مولانا ظہور احمد صاحب دام مجدھم

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ ..... مزاج گرامی

آپ کے مساعیٔ جمیلہ جو طائفہ طاغیہ قادیانی کے برخلاف آپ نے مبذول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمائی ہیں اخباروں میں پڑھ کر نہایت خوشی ہوئی۔ بالخصوص تعاقب جناب نے اس جماعت کا کیا اور کہیں بھی انہیں اطمینان سے بیٹھنے نہ دیا یہ کام اپنی نظیر آپ ہیں اس قسم کی کوششیں ہی اس جماعت کو نیچا دکھا سکتی ہیں۔ الحمدللہ اس کامیابی پر میں جناب کو دلی مبارکباد عرض کرتا ہوں قبول فرما کر تشکر فرمائیں۔ والسلام

غلام محمد گھوٹوی۔ حال ساکن بہاولپور

اس قسم کے خطوط علمائے کرام و رؤسائے عظام کی طرف سے موصول ہوئے ضلع شاہ پور سے فارغ ہونے کے بعد حزب الانصار کے کارکنوں نے ضلع سے باہر فتنۂ مرزائیت کے انسداد کیلئے کام کرنے کا پروگرام بنایا چنانچہ بیسیوں مقامات پر تبلیغ کی گئی اور کئی مناظرے بھی ہو چکے ہیں بعد کی کارروائیوں کا خلاصہ بھی کتابِ ھذا میں درج کیا جاتا ہے۔

گیارہواں معرکہ..... کلکتہ

بنگال میں مرزائیوں کی تبلیغی سرگرمیاں کئی سال سے جاری ہیں ان کی انجمن کا صدر دفتر بمقام کلکتہ بینٹنگ اسٹریٹ میں واقع ہے شہر کلکتہ میں عرصہ سے مرزائیت کی تبلیغ ہو رہی ہے، البرٹ ہال میں ان کے کئی تبلیغی جلسے منعقد ہو چکے ہیں کئی سادہ لوح اشخاص ان کے دامِ تزویر میں پھنس چکے ہیں۔

خاکسار مورخہ ۱۱ر مارچ کو وہاں پہنچا اور ۲۴ر مارچ کو ناخدا گی مسجد جامع میں ختم نبوت پر تقریر کی مرزائیوں کے ساتھ چار مرتبہ تبادلۂ خیالات کا موقع ملا۔

۱..... مولوی فضل کریم مبلغ بنگال کیساتھ لیکھرام کی پیشگوئی کے متعلق گفتگو ہوئی فضل کریم کا دعویٰ تھا کہ لیکھرام کے متعلق مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ خاکسار نے مرزا صاحب کے الہام کے مطابق پیشگوئی کا پورا نہ ہونا ثابت کر دیا۔ پیشگوئی کے الفاظ یہ تھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"**له نصب و عذاب عجل له جسد خوار**" اور مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ لیکھرام پر چھ سال کے اندر خارق عادت عذاب نازل ہوگا جو انسانی ہاتھ سے بالا ہوگا اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہوگا مگر لیکھرام پر ایسا کوئی عذاب نہیں آیا جس کو خارق عادت انسانی ہاتھ سے بالا اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھنے والا کہا جاسکے۔ سرحد و پنجاب میں سینکڑوں قتل کے واقعات ہوتے رہتے ہیں اور کئی ایسے واقعات ہیں جن میں قاتلوں کی سراغ رسانی میں پولیس ناکام رہتی ہے آخر فضل کریم صاحب لاجواب ہوکر تشریف لے گئے۔

۲..... دولت احمد صاحب پلیڈر مبلغ جماعتِ مرزائیہ کیساتھ حیاتِ مسیح علیہ السلام پر ایک گھنٹہ گفتگو ہوئی جس میں پلیڈر صاحب میرے پیش کردہ دلائل کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ اور ان دلائل پر غور کرنے کا وعدہ کرکے چلے گئے۔

۳..... مسٹر دوست محمد صاحب گھپ سیکریٹری جماعتِ مرزائیہ کلکتہ کیساتھ اڑھائی گھنٹہ دعاوی مرزا کے متعلق گفتگو ہوئی دوست محمد صاحب نے آیت "**لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا**..... الایۃ پیش کی۔ خاکسار نے ثابت کیا کہ یہ آیت نبی کریم ﷺ کے لئے خاص ہے، نیز جھوٹے مدعیوں کے لئے دوسرے مقام پر قرآن مجید میں بیان کیا ہے۔ موت کے بعد فرشتے انہیں کہتے ہیں ﴿**اليوم تجزون عذاب الهون**﴾ اسی گفتگو کے نتیجے میں چار اشخاص مرزائیت سے تائب ہوئے۔

۴..... مسٹر عبدالسبحان صاحب مالک فرم ظہور علی اینڈ کو، کے ساتھ تین گھنٹہ دعاوی مرزا پر گفتگو ہوئی الحمدللہ کہ صاحبِ ممدوح کی حق پسند طبیعت نے میرے پیش کردہ دلائل کی صداقت کو تسلیم کرلیا اور آپ نے مرزائیت سے بیزاری کا اعلان کردیا۔

علاوہ ازیں خاکسار نے ایک ٹریکٹ "مرزائیت کی حقیقت" تالیف کیا جو کہ ایک ہزار کی تعداد میں علاحدہ طبع کرکے جلد جزو وار شائع کیا گیا ہے شائقین کلکتہ وہاں نے مفت تقسیم کیا اس ٹریکٹ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انگریزی و بنگالی زبان میں ترجمے کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

بارہواں معرکہ.....ممبو (ملک برھما)

ملک برھما میں پنجاب کے مرزائی ملازمت پیشہ اشخاص کے ذریعہ مرزائیت کی تبلیغ ہوتی رہتی ہے برہما میں مرزائیوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے مگر تبلیغی لحاظ سے ان کی جماعت کو نمایاں اقتدار حاصل ہو رہا ہے۔ خاکسار کے ساتھ مورخہ ۹، ۱۰، اپریل ۱۹۳۳ء بمقام ممبو مولوی سید عبداللطیف مبلغ جماعتِ مرزائیہ رنگون کا فیصلہ کن مناظرہ ہوا جس میں عبداللطیف صاحب قبل اختتام مناظرہ کتابیں بغل میں دبا کر بھاگ نکلے اور ممبو کے علاقہ میں مرزائیت کا اثر زائل ہو گیا۔

شرائط مناظرہ (مقام ممبو، ملک برما جامع مسجد ممبو)

۱..... موضوع مناظرہ

(۱) حیاتِ مسیح علیہ السلام، اس میں مدعی غیر احمدی صاحبان ہونگے۔

(۲) ختم نبوت بعد خاتم النبیین ﷺ اس میں مدعی غیر احمدی صاحبان ہونگے۔

(۳) صداقتِ دعاوی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس میں مدعی احمدی صاحبان ہونگے۔

۲..... اوقات:

مورخہ ۹/اپریل ۱۹۳۳ء صبح آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک اور بعد دوپہر دو بجے سے پانچ بجے تک، مورخہ ۱۱/اپریل ۱۹۳۳ء صبح آٹھ بجے سے لے کر گیارہ بجے تک۔

ہر مناظرہ کے لئے وقت تین گھنٹہ دس منٹ ہوگا، کل تقریریں سات ہوں گی جن میں چار مدعی کی اور تین مجیب کی۔ پہلی اور آخری تقریر مدعی کی ہوگی۔

۳.....کوئی مناظر اپنی آخری تقریر میں کوئی نئی بات نہ پیش کر سکے گا اگر کوئی بات نئی پیش کی تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فریق ثانی کو جواب دینے کا موقع دیا جائیگا۔

۴.....استدلال صرف قرآن مجید سے ہوگا اور کسی کتاب یا کسی شخص کا قول پیش نہ ہو سکے گا اگر کوئی مناظر سوائے قرآن مجید کے کوئی حوالہ پیش کرے گا تو اس کی شکست سمجھی جائیگی۔

۵.....فریقین کے مسلمہ صدر جلسہ جناب بابو علی محمد صاحب ہوں گے ان کا فرض ہوگا کہ فریقین سے شرائط کی پابندی کرائیں۔

۶.....کوئی مناظر ایک دوسرے کے خلاف کوئی خلافِ تہذیب لفظ نہ استعمال کرے گا۔

۷.....دلائل کی تفہیم کے لئے علوم عربیہ اور لغتِ عربیہ کا لحاظ رکھا جائے گا اور خاص دلیل کے مقابلہ میں خاص دلیل اور عام دلیل کے مقابلہ میں عام دلیل پیش ہوسکیں گی۔

سید محمد لطیف منجانب: جماعتِ احمدیہ۔ ممبو ۳۳۔۴۔۸

کیفیت مناظرہ

مورخہ ۹ / اپریل ۱۹۳۳ء صبح آٹھ بجے بمقام جامع مسجد مناظرہ کا آغاز ہوا خاکسار نے ۱۳ / آیاتِ قرآنیہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ثابت کی مرزائی مناظر نے اپنے فرسودہ اعتراضات کو دہرایا مگر خاکسار کی جوابی تقریر نے اس کا ناطقہ بند کر دیا۔

بعد نماز ظہر ۳ بجے ختم نبوت پر مناظرہ ہوا خاکسار نے ۲۳ آیاتِ قرآنِ مجید سے ثابت کیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو عہدہ نبوت نہیں مل سکتا اور کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا اس مناظرہ میں مرزائی مناظر مبہوت ہوگیا اور وہ کسی ایک دلیل کا بھی جواب نہ دے سکا۔

مورخہ ۱۰ / اپریل ۳۳ء دعاوی مرزا پر مناظرہ ہوا عبداللطیف نے مرزا غلام احمد کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ایڑی سے لیکر چوٹی تک زور لگایا مرزا کو بشارت **اسمہ احمد** کا مصداق ظاہر کیا۔ ''**لبثت فیکم عمرا من قبلہ**'' الایۃ اور ''**لوتقول علینا**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(الایہ) کو مدعیان نبوت کی صداقت کے لئے معیار ثابت کرنا چاہا۔

خاکسار نے جوابی تقریر میں مرزائی مناظر کے بودے استدلال کی قلعی کھول دی اور چودہ آیات قرآنیہ سے جھوٹے ملہموں کی نشانیاں بیان کر کے مرزا کا کاذب ہونا ثابت کر دیا اور پچیس ایسے مطالبات پیش کئے جن کا جواب مرزائی مناظر سے بن نہ سکا اور اختتام مناظرہ سے قبل میدانِ مناظر سے راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو گیا۔

تیرا ہواں معرکہ.....اینا جاؤں (برما)

مسلمانانِ مگوئی کی درخواست پر خاکسار ممبو سے روانہ ہو کر ۱۳ر اپریل کو مگوئی پہنچا مگوئی میں مرزائیت کے ابطال اور ختم نبوت پر اڑھائی گھنٹہ تقریر ہوئی وہاں سے سیٹھ عبداللہ صاحب بملا آف اولا کمپنی کی دعوت پر ''اَینا جاؤں'' جانیکا موقع ملا۔ عبداللطیف ممبو سے بھاگ کر وہاں پناہ گزیں ہوا تھا اینا جاؤں میں عبداللطیف نے ظاہر کیا کہ مجھے ممبو میں فتح و نصرت حاصل ہوئی ہے اس لئے اس کی مزید سرکوبی ضروری سمجھی گئی۔

مورخہ ۱۵ر ستمبر ۱۹۳۳ء سید علی شاہ صاحب رئیس کے مکان پر معززین و شرفاء کی موجودگی میں عبداللطیف صاحب سے ملاقات ہوئی اور اُن سے یوں گفتگو کا آغاز ہوا:

خاکسار: سنا ہے کہ آپ نے یہاں آ کر بیان کیا ہے کہ مجھے ممبو میں فتح و نصرت حاصل ہوئی ہے؟

عبداللطیف: نہیں، ہرگز نہیں۔ میں نے کسی سے نہیں کہا۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب الیوی: نہیں! تم نے کہا ہے اور تمہارے کہنے کے گواہ موجود ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خاکسار: (مولوی محمد ابراہیم صاحب سے) مولوی صاحب آپ کو غلط فہمی ہوئی ہوگی۔ عبداللطیف شریف آدمی ہیں اس قدر غلط بیانی اور کذب وافترا کا اظہار ان سے نہیں ہوسکتا ممبو اور اینا جاؤں میں صرف ۴۰ میل کا فاصلہ ہے اس قدر سفید جھوٹ کی انہیں کیسے جرأت ہوسکتی تھی۔ عبداللطیف صاحب جیسے باحیا انسان سے ایسی توقع نہیں ہوسکتی۔ یہ ایسے باحیا ہیں کہ انہوں نے مناظرہ میں لاجواب ہوکر دوسرے مرزائیوں کی طرح بے حیائی سے کھڑا رہنا پسند نہ کیا اور میدان سے چلے آئے۔

عبداللطیف: آپ کچھ بھی کہیں میں نے یہاں آکر کسی سے اپنی کامیابی کا ذکر نہیں کیا۔

خاکسار: آپ کر بھی کیسے سکتے تھے آپ کی فطری شرافت ایسی شرمناک کذب بیانی سے مانع تھی۔

تمام حاضرین پر اس گفتگو کا نہایت عمدہ اثر ہوا اور عبداللطیف صاحب کا رنگ زرد ہوگیا حواس باختہ ہوگئے جن لوگوں کے سامنے انہوں نے لاف زنی کی تھی۔ ان سے آنکھ ملانے کی جرأت نہ ہوسکتی تھی۔

سید علی صاحب رئیس وسیٹھ عبداللہ صاحب کی تحریک پر اینا جاؤں میں بمقام اولا ہال ایک مناظرہ قرار پایا جس کے لئے حسب ذیل شرائط طے ہوئیں۔

مناظرہ انا جاؤں مابین جماعت اسلامیہ و جماعت مرزائیہ

مورخہ ۱۵/اپریل ۱۹۳۳ء بمقام اولا ہال اَینا جاؤں

شرائط مناظرہ

۱.....مناظرہ کل مورخہ ۱۶/اپریل ۱۹۳۳ء بروز اتوار صبح آٹھ بجے سے پونے بارہ بجے تک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوگا۔

۲.....موضوع مناظرہ: صداقتِ دعاویٰ مرزا غلام احمد قادیانی۔ اس میں مدعی جماعتِ مرزائیہ ہوگی۔

۳.....تقسیم اوقات: مدعی کی تقریر آخری و پہلی ہوگی اپنی آخری تقریر میں کوئی مناظرنئی بات پیش نہ کر سکے گا۔ اگر وہ پیش کرے تو جواب کیلئے بھی دوسرے مناظر کو وقت دیا جائیگا جو فریق اختتام مناظرہ سے قبل میدان سے چلا جائیگا اُس کی شکست سمجھی جائیگی۔ دورانِ تقریر میں کسی کو بولنے کا حق نہ ہوگا۔ ایک مناظر دوسرے مناظر سے حوالہ طلب کرسکتا ہے اور شرائط کی پابندی کی طرف پریذیڈنٹ کو توجہ دلانے کا اُسے حق حاصل ہوگا۔ پہلی ہر دو تقریریں پندرہ منٹ کی ہوں گی۔ بعد کی دو تقریریں نصف نصف گھنٹہ۔ بعد کی تقریریں پندرہ پندرہ منٹ کی ہوں گی۔ کل نو تقریریں ہوں گی۔

۴.....استدلال کے متعلق قرآن وحدیث صحیح کے سوا مولوی عبداللطیف صاحب کا اصرار تھا کہ اقوال بزرگانِ سلف بھی حجت سمجھے جائیں۔ خاکسار نے کہا کہ اہلسنت کی کتب اصول عقائد میں سوائے قرآن وحدیث کے عقائد کے بارے میں اور کسی چیز کا ذکر موجود نہیں۔

عبداللطیف: کیا آپ بزرگوں کو نہیں مانتے؟

خاکسار: ہم تمام اولیاء اللہ کو مانتے ہیں مگر ماننے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ان کے ہر امر میں مقلد سمجھے جائیں ہم حضرت امام شافعی امام احمد و امام مالک رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی جلالتِ شان کے معترف ہیں مگر مسائل و احکام میں ان کے فتووں پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ اس طرح خاندانِ چشت کے متوسلین تمام سلاسل کے بزرگوں کو اپنا ہادی و رہنما سمجھتے ہیں۔ مگر اپنے طریقہ اور اپنے شیخ کے بتائے ہوئے وظائف و اعمال پر ہی عمل کیا کرتے ہیں۔ ہم اس شخص کو بزرگ سمجھتے ہیں جس کا عقیدہ صحیح ہو مگر آپ ہم سے تسلیم کرانا چاہتے ہیں کہ عقیدہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحیح وہ ہے جو کسی ایسے شخص کا ہو جس کو بعض افرادِ امت بزرگ مانیں۔

عبداللطیف: میں چاہتا ہوں کہ قرآن مجید و حدیثِ صحیح کا وہی مطلب بیان کیا جائے جس کو آج سے پہلے بزرگانِ دین نے سمجھا ہو۔

خاکسار: چشم ما روشن و دلِ ما شاد۔ قرآن مجید کی جو آیت بھی پیش کی جائے اس کا وہی ترجمہ صحیح سمجھا جائیگا جو آج سے پہلے کسی بزرگ نے کیا ہو۔

عبداللطیف: میں ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ قرآن مجید کا غلط ترجمہ کر کے حاضرین کو دھوکہ دیا کرتے ہیں کیا آپ سے پہلے اور کسی نے قرآن مجید کو نہیں سمجھا؟

خاکسار: آپ کا ارشاد صحیح ہے لہٰذا شرائط میں یہ الفاظ لکھ دیئے جائیں کہ آج سے پہلے جن بزرگوں نے قرآن مجید کا ترجمہ کیا ہے ان میں جو اُردو لفظ ترجمہ کے لکھے ہوئے ہوں وہ دونوں مناظروں کو آیات پیش کرتے وقت بیان کرنے ہوں گے۔

عبداللطیف: مجھے یہ ہرگز منظور نہیں ترجمہ سب نے غلط کیا ہے۔

خاکسار: کیا آپ سے پہلے کسی نے قرآن مجید کو نہیں سمجھا؟ کیا وجہ ہے کہ اب آپ بزرگانِ دین سے منحرف ہو رہے ہیں؟

عبداللطیف: دو لفظی جواب دیں اگر آپ مناظرہ کرنا چاہتے ہیں تو اقوال بزرگان ضرور پیش ہوں گے۔ اگر آپ کو یہ منظور نہ ہو تو میں مناظرہ کرنا نہیں چاہتا۔

خاکسار: آپ جس جس بزرگ کا قول پیش کرنا چاہتے ہوں اُن کے اسماء تحریر کرا دیں نیز جن کتب سے ان بزرگوں کے اقوال نقل ہوں گے وہ بھی تحریر کرا دیں ورنہ نتھو شاہ و پکوڑے شاہ کے اقوال پیش کر کے آپ حاضرین کو دھوکہ دے سکتے ہیں۔ لہٰذا مناظرہ سے پہلے دو باتوں کا فیصلہ ہو جانا ضروری ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۔ مستند بزرگ کون کون ہیں؟ ۲۔ کتب معتبرہ کونسی ہیں؟

عبداللطیف: مجھے لمبی گفتگو سے نفرت ہے اقوالِ بزرگان کا لفظ لکھ دینا ہی کافی ہے۔

خاکسار: میں آپ کا کوئی عذر باقی نہیں رہنے دوں گا آپ کو اختیار ہے کہ قرآن مجید، حدیثِ صحیح کے علاوہ اپنے دلائل کی تائید میں ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ میں سے کسی صحابی کا فرمان، ائمۂ مجتہدین میں سے کسی امام کا اجتہاد، اہلسنّت کے مفسرین میں سے کسی مفسر کی تفسیر اور سلالِ اربعہ چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ کے مشائخ میں سے کسی شیخ کا قول پیش کر سکتے ہیں۔

عبداللطیف: مجھے یہ تحدید گوارا نہیں میرے لئے صرف یہ نام کافی نہیں ہیں اقوال بزرگان کا لفظ شرائط میں رہنا چاہئے۔

اس موقع پر سید علی شاہ صاحب رئیس نے فرمایا کہ شرائط کی بحث فی الحال ملتوی رکھی جائے اور میری تسلّی واطمینان کیلئے صداقت مرزا صاحب اسی وقت ڈیڑھ گھنٹہ مناظرہ رہے تا کہ احقاقِ حق ہو سکے۔ خاکسار نے اسی وقت مناظرہ پر آمادگی ظاہر کی جناب مرزا احمد بیگ صاحب رئیس و تاجر مگوئی صدر جلسہ قرار پائے، پندرہ پندرہ منٹ تقریر کیلئے مقرر ہوئے۔ ڈیڑھ گھنٹہ کی مختصر گفتگو نے حاضرین پر مرزائی مذہب کی حقیقت کھول دی، مرزا احمد بیگ صاحب اپنے غصہ کو ضبط نہ کر سکے، انہوں نے عبداللطیف کو کہا کہ اگر اثباتِ دعوی کیلئے تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو پیش کرو، ورنہ ہمارا اور اپنا وقت ضائع نہ کرو، عبداللطیف اپنی ہر تقریر میں اپنے ایک دعوے کی تائید میں دوسرا دعویٰ اور دوسرے دعوے کی تائید میں تیسرا دعویٰ پیش کرتا گیا۔ خاکسار نے اس کی تمام تقاریر میں ۲۶ دعاوی شمار کئے مگر اپنے کسی دعوے کی تائید میں ایک دلیل بھی پیش نہ کر سکا۔ بعد ازاں پبلک کیلئے اولاہال میں مناظرہ قرار پایا۔ خاکسار نے عبداللطیف کی تمام شرائط تسلیم کر لیں شام کو سید علی شاہ صاحب کو رقعہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھیجا گیا کہ عبداللطیف کو کل صبح دس بجے اولا ہال میں پیش کریں اس کی تمام شرائط منظور ہیں۔رات کے گیارہ بجے سید علی شاہ صاحب کا رقعہ موصول ہوا جو بجنسہ درج ذیل ہے۔

جناب عبداللہ صاحب السلام علیکم۔

آپ کا رقعہ موصول ہوا مولوی محمد لطیف صاحب تو رفو چکر ہو گئے بڑی خوشی کی بات ہوئی کہ مولانا صاحب یہاں پر تشریف لائے اور ہم سب پر حالات ظاہر ہو گئے۔ میں ان شاء اللہ نو یا ساڑھے نو بجے حاضر ہوں گا۔ کیونکہ اتوار کے دن مجھے فرصت بہت کم ہوتی ہے بڑی خوشی کی بات ہے کہ مولانا کا لیکچر ہوگا جس سے مسلمانوں کو ہدایت ہو جائیگی۔ امید ہے کہ مولوی صاحب یہاں پر دو تین روز ٹھہریں گے اور قادیانیوں کے جال میں پھنسنے سے لوگ بچ جائیں گے۔ یہ بات مجھے پسند ہوئی جب مولوی صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب مسلمان بھی ہیں پہلے یہ ثابت کرنا ہوگا۔ از حد آداب آپکا دعا گو سید علی شاہ

دوسرے دن بمقام اولا ہال شاندار جلسہ منعقد ہوا جس میں ختم نبوت وصداقتِ اسلام پر خاکسار کی اڑھائی گھنٹہ تقریر ہوئی۔

چودھواں معرکہ.....کلھانوالی ضلع سیالکوٹ

یہ مناظرہ ۱۳/۱۴ اپریل کو خاکسار کی عدم موجودگی میں ہوا۔ حزب الانصار کی طرف سے مولانا محمد نصیر الدین صاحب بگوی ومولوی عبدالرحمن صاحب میانوی نے مناظرہ کے جملہ انتظامات کئے کلھانوالی کے علاقہ میں مرزائیوں کی تبلیغی سرگرمیاں زوروں پر تھیں کئی اشخاص صراطِ مستقیم سے مذبذب ہو چکے تھے مولانا محمد مسعود صاحب الہٰری نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ حیاتِ مسیح علیہ السلام پر مولا حافظ محمد شفیع صاحب سنکھتروی کا دل محمد قادیانی کیساتھ مناظرہ ہوا۔ دل محمد مسلمانوں کے دلائل کا جواب میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کامیاب نہ ہوسکا۔ مولانا کے زبردست دلائل نے انکا ناطقہ بند کردیا۔ دعاوی مرزا پر مولانا ابوالقاسم محمد حسین صاحب کا مولوی علی محمد قادیانی کیساتھ فیصلہ کن مناظرہ ہوا سب انسپکٹر صاحب پولیس وتحصیلدار صاحب انتظام کے لئے جلسہ گاہ میں موجود تھے مولانا نے مبلغ پانچ روپیہ تحصیلدار صاحب کے حوالہ کردیا اور کہا کہ مرزائی مناظر رسول اللہ ﷺ کا فرمان کسی صحیح حدیث سے دکھادے کہ مہدی کے زمانہ میں کسوف وخسوف ہوگا تو یہ انعام اس کے حوالہ کردیا جائے۔ دل محمد نے دارقطنی سے محمد ابن علی کا قول پیش کیا تحصیلدار صاحب نے دریافت کیا کہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ کا قول ہے؟ اس پر مرزائی مناظر مبہوت ہوگیا۔ مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی صاحب نے مرزائیوں کے تمام دلائل توڑ کر رکھ دئے اور مناظرہ کا اختتام نہایت خیر وخوبی کے ساتھ ہوا۔

لکھانوالی میں مولانا ابوسعید محمد شفیع صاحب خوشابی، مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دامانی، مولوی محمد مسعود صاحب الہڑوی، ومولانا نصیر الدین صاحب بگوی، ومولوی عبدالرحمٰن صاحب میانوی کی زبردست تقاریر نے مرزائیت کا خاتمہ کردیا ہے اب اس علاقہ میں مرزائیوں کا دجل وزور کامیاب نہیں ہوسکتا۔

لکھانوالی کے مناظرہ کا تمام اہتمام ومصارف وغیرہ کا ذمہ چوہدری خدا بخش صاحب پٹواری نے کیا تھا جس کے لئے جملہ مسلمانان علاقہ کو شکر گذار ہونا چاہئے۔

پندرھواں معرکہ..... میعادی تحصیل نارووال

مورخہ ۱۴، ۱۵ مئی ۱۹۳۳ء بمقام میعادی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ خاکسار کی صدارت میں مرزائیوں کے ساتھ شاندار مناظرہ ہوا مرزائیوں کی طرف سے مولوی ظہور الحسن ومولوی عبدالغفور ومولوی دل محمد نے مناظرہ کیا مولوی غلام رسول آف راجیکے بھی ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی امداد کے لئے وہاں موجود تھا، ہر سہ (۳) مسائل پر دوروز مناظرہ ہوا۔ اسلامی مناظر مولانا حافظ محمد شفیع صاحب سنکھتر دی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور مرزائے قادیانی کا کاذب ومفتری ہونا ثابت کیا مولوی غلام رسول صاحب مجاہد موضع گلہ بہاراں نے مسئلہ ختم نبوت پر مرزائی مناظر دل محمد کو لاجواب وساکت کیا مرزائی معلمین کو قادیان میں بے حیائی وڈھٹائی کی تعلیم دی جاتی ہے اور وہ اس فن میں کامل ماہر ہو جاتے ہیں ورنہ اگر ان میں حیا کا مادہ موجود ہوتا تو کبھی مناظروں میں شامل نہ ہوتے۔

www.aqaideislam.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

برقِ آسمانی
برخرمنِ قادیانی

(سنِ تصنیف : 1932ء)

جلد دوم

جس میں دورانِ مناظرہ فریقین کی جانب سے پیش کردہ دلائل،
اسلامی مناظروں کے دلائل پر مرزائیوں کے اعتراضات، نیز مرزائیوں کے پیش کردہ دلائل
اور جو جوابات اسلامی مناظروں نے دیئے تھے، ان کا خلاصہ درج کیا گیا ہے۔

تصنیفِ لطیف

مناظر الاسلام
حضرت علامہ ظہور احمد بگوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب اوّل

حیاتِ مسیح علیہ السلام

پہلی دلیل

اسلامی مناظر: وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْناً بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزاً حَكِيْمًا.

(پارہ ۶ ع ۱) ترجمہ: ''اور (یہود کے) اس کہنے کی وجہ سے کہ قتل کیا مسیح عیسیٰ علیہ السلام مریم کے بیٹے کو جو رسول تھا، اللہ کا (حالانکہ انہوں نے) نہ ان کو قتل کیا، اور نہ ان کو سولی پر چڑھایا، لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ غلط خیال میں ہیں ان کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اور انہوں نے ان کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ ان کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست حکمت والا ہیں۔''

اول: ان آیات میں خداوند کریم نے یہود کے عقائد باطلہ کا رد فرماتے ہوئے ان کے زعم قتل مسیح کا رد فرمایا، اور قتل مسیح علیہ السلام کے بجائے رفع مسیح علیہ السلام کا اثبات کیا، رفع اجسام میں حقیقی طور پر اوپر کی طرف انتقال مکانی مراد ہوتا ہے جیسے قرآن مجید میں ہے **رَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ** (سورہ یوسف) نیز **﴿ماقتلوه وماصلبوه﴾**، و **﴿ما قتلوه يقينا﴾** میں ہر سہ ضمیریں منصوب متصل ہیں ان کا مرجع **المسیح** ہے جس پر بزعم یہود قتل کا وقوع ہوا ہے اور یہ امر واضح ہے کہ قتل کے قابل زندہ انسان ہوتا ہے نہ فقط روح یا جسم۔ پس رفع جس چیز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا ہوا وہ المسیح یعنی وہ زندہ انسان کے روح وجسم میں یہود بذریعہ قتل جدائی کرنا چاہتے تھے پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ بجسدہ العنصری اٹھائے گئے، مرزائیوں کو یہ تسلیم ہے کہ جس چیز کا رفع ہوا، وہ آسمان کی طرف ہوا جیسے مرزا صاحب ازالہ اوہام ص ۱۴۵ پر لکھتے ہیں، ''صریح اور بدیہی طور پر سیاق وسباق قرآن شریف سے ثابت ہو رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فوت ہونے کے بعد ان کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی''۔ پس جب ہم نے ثابت کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسم مع الروح ہوا، اس لئے مرزا صاحب کی تصدیق واقرار کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان کیطرف اٹھائے گئے۔

مرزائی مناظر: بل رفعه الله اليه میں رفع روحانی مراد ہے خدائے تعالیٰ جب کسی کا رفع کرتے ہیں تو اس سے رفع روحانی مراد ہوتا ہے جیسے **يرفع الله الذين امنوا منكم والذين اوتوا العلم درجات** اور **فی بیوتٍ اذن الله ان تُرْفَعَ** میں درجات کا رفع مراد ہے، کیا اینٹوں سمیت مکان اٹھایا جاتا ہے؟ کیا سب ایماندار آسمان پر اٹھائے جاتے ہیں؟ لسان العرب میں ہے: **وفی اسماء الله الرافع الذی يرفع المومنين بالاسعاد واولياء بالتقريب** اس کے سوا اور کوئی معنی خدا تعالیٰ کے نام رافع کے نہیں جبکہ مفعول ذی روح انسان ہوا اور رفع کا فاعل خدا تعالیٰ ہو پس مسیح کے لئے بھی رفع روحانی ثابت ہوتا ہے۔

اسلامی مناظر: تاج العروس شرح قاموس ص ۳۵۹ ج ۵ مصری میں مذکور ہے کہ امام راغب نے مفردات میں لکھا ہے کہ لفظ رفع جب ایسے اجسام میں مستعمل ہو کہ وہ اجسام زمین پر

ے عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح نے سولی پر جان دیدی (یوحنا ۱۹۔۳۰) اور اس کے بعد تیسرے دن قبر سے جی اٹھا۔ اور اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

موجود ہوں تو اس وقت رفع سے مراد زمین سے اٹھالینا ہوگا، جیسا کہ بنی اسرائیل پر کوہ طور زمین سے اٹھا کر کھڑا کیا گیا: **ورفعنا فوقکم الطور** تا کہ وہ شرارت سے باز آجائیں قرآن مجید میں دوسری جگہ ہے **رفع السمٰوٰت بغیر عمد کہ** "آسمان بغیر ستونوں کے کھڑا کر دیا" اور اگر لفظ رفع تعمیرات میں مستعمل ہو تو اس وقت تطویل بناء مراد ہوگی جیسے کہ: **اذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت** اور اگر اس کا متعلق ذکر یا درجہ ہو تو اس وقت اس سے رفع مراتب مراد ہوگا جیسے: **ورفعنا لک ذکرک** اور دوسری جگہ پر ہے: **رفعنا بعضھم فوق بعض درجات** یعنی بعض کو بعض پر فضیلت۔ اس سے ظاہر ہے کہ جس جگہ لفظ رفع کا مورد اور مفعول جسمانی شے ہو، تو اس جگہ یقیناً رفع جسمانی مراد ہوگا اور اگر اس کا مفعول ذکر یا درجہ یا منزلہ ہو تو اس وقت رفع مرتبہ مراد ہوگا۔ رفع روحانی یا عزت کی موت اس کا پتہ لغت عرب میں نہیں ملتا قرآن مجید یا حدیث نبی کریم ﷺ میں یہ لفظ جب کبھی جسمانیات میں مستعمل ہوا ہے تو بلا کسی قرینہ صارفہ کے اس سے رفع جسمانی مراد لیا گیا ہے آپ کے پیش کردہ نظائر بھی ہمارے مخالف نہیں **رفعنا ہ مکانا علیا** میں خود مکان عالی قرینہ ہے: **یرفع اللّٰہ الذین امنوا**.....الآیۃ میں خود بلندیٔ درجات کا ذکر ہے، **فی بیوت اذن اللّٰہ** میں بیوت کا لفظ موجود ہے آپ کوئی ایسی آیت دکھائیں جو قرائن سے خالی ہو اور جسم کا رافع اللہ تعالیٰ ہو، اور اس سے رفع روحانی مراد ہو، آپ قیامت تک کوئی ایسی آیت پیش نہ کر سکیں گے، جس سے آپ کا مدعا ثابت ہو، نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: **ثم رفعت الی سدرۃ المنتھی** (صحیح بخاری جلد ۱) اس میں رفع کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے اور مفعول ذی روح انسان ہے، اور اس سے مراد جسمانی رفع ہے۔

شاگردوں کے سامنے زندہ آسمان پر اٹھایا گیا (لوقا ۲۴۔۵۱) قرآن مجید نے ماصلبوہ کے ذریعہ واقعہ صلیب کی نفی کی ماقتلوہ،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسری دلیل

اسلامی مناظر: ماقتلوہ یقینا کی وجہ سے بل رفعہ اللہ الیہ میں کلمہ ''بل'' لایا گیا ہے زبان عرب میں لفظ بل جب نفی کے بعد آتا ہے، تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ مضمون سابق جس کی نفی کی گئی ہے اس کے خلاف مضمون ''بل'' کے بعد بیان کیا گیا ہے، اور اٹھالینا قتل کے منافی جب ہی ہوسکتا ہے کہ جب زندہ مع جسم اٹھالینا مراد لیا جائے ورنہ مرتبہ کا بلند کرنا جیسا کہ مرزائی کہتے ہیں قتل کے منافی ہرگز نہیں بلکہ قتل فی سبیل اللہ تو بلندی رتبہ کا بہترین ذریعہ ہے اور کئی انبیاء راہ خدا میں قتل ہوئے جیسے قرآن مجید میں ہے ﴿وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ اور وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ﴾ (پارہ ۶ سورۃ النساء) پس قتل ہونا شان نبوت کے خلاف نہیں بلکہ قتل کے ذریعہ مراتب بلند ہوتے ہیں اس آیت میں جو کلمہ بل ہے اس کو کلام عرب میں بل ابطالیہ کہتے ہیں جو صفت مثبتہ اور صفت مبطلہ کے درمیان واقع ہوا ہے، صفت مبطلہ قتل المسیح اور صفت مثبتہ رفع المسیح ہے اور بل ابطالیہ میں ضروری ہے کہ صفت مبطلہ اور صفت مثبتہ کے درمیان تنافی وضدیت ہو جیسے قرآن مجید میں ہے، وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ اس جگہ ولدیت اور عبودیت میں تنافی وضدیت ہے اب اگر رفع المسیح کے معنی روحانی رفع کے لئے جائیں تو مطلق تنافی اور ضدیت نہیں رہتی کیونکہ شہداء یعنی خدا کے راہ میں مقتولین کی روحیں بھی عزت و احترام کے ساتھ آسمان کیطرف اٹھائی جاتیں ہیں، پس قتل اور روحانی رفع کا جمع ہونا ممکن ہے اس لئے تنافی وضدیت جب ہی متصور ہوگی کہ عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان کی طرف اٹھایا جانا تسلیم کیا جائے آج تک کسی مناظرہ میں بھی کوئی مرزائی مناظر اس دلیل کا کوئی جواب پیش نہیں کرسکا۔

فرما کر یہود کے دعوی کا ابطال کیا اور رفعہ اللہ الیہ فرما کر زندہ آسمان پر اٹھائے جانیکی تائید فرمائی اسی طرح عیسائیوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیسری دلیل

اسلامی مناظر: وماقتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ میں قصر قلب ہے، قصر قلب میں بموجب تحقیق اہل معانی یہ ضروری ہے کہ ایک وصف دوسرے وصف کو ملزوم نہ ہو، تا کہ مخاطب کا اعتقاد برعکس متکلم متصور ہو اور یہ بات نہایت صاف طور پر ظاہر ہے کہ جو مقتول بارگاہ خداوندی میں مقرب ہو اس کے قتل کے ساتھ رفع روحانی لازم ہے پس بقاعدہ قصر قلب اس جگہ رفع روحانی مراد لینا کسی طرح جائز نہیں اور اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمان کی طرف اٹھایا جانا ثابت ہوتا ہے۔

مرزائی مناظرین نے ہر جگہ اس دلیل کے جواب میں خاموشی سے کام لیا اور کوئی غلط جواب بھی پیش نہ کر سکے۔

چوتھی دلیل

اسلامی مناظر: قرآن مجید اہل کتاب کے باہمی تنازعات کا فیصلہ کرتا ہے، حق کی تائید اور باطل کی تردید کرتا ہے، وہ تفصیل لکل شی ہے یہود و نصاریٰ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کے متعلق اختلاف تھا قرآن کے نزول کا ایک مقصد **لیحکم بینھم** ہے (پارہ ۳ ع ۱۱) قرآن مجید نے اس اختلاف کا فیصلہ فرمادیا ہے یہودیوں کا دعویٰ تھا **انا قتلنا المسیح** .....الایہ، ہم نے مسیح کو قتل کر دیا، اور عیسائیوں کا دعویٰ تھا، کہ مسیح زندہ آسمان پر اٹھایا گیا

کے مسئلہ کفارہ کی بھی تردید فرمائی۔ صلیب دیئے جانے کا انکار کر کے عیسائیوں کے بنیادی مسئلہ کفارہ کا رد فرمایا مگر مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب دی گئی مگر وہ وہاں مرے نہ تھے۔ بلکہ مثل مردہ ہو گئے تھے مرزائیوں کا عقیدہ قرآن حدیث شہادت بائبل اور اہل کتاب کے عقیدہ کے بھی خلاف ہے۔ مرزا صاحب توضیح مرام ص ۲ پر لکھتے ہیں کہ مسلمانوں اور عیسائیوں میں کسی قدر اختلاف کے ساتھ یہ خیال ہے کہ حضرت مسیح اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔

لے مرزائی کہتے ہیں کہ بائبل کے مطابق صلیبی موت سے مرنے والا لعنتی ہے حالانکہ بائبل میں صرف یہ ہے کہ اگر کسی نے گناہ کیا جس سے اس کا قتل واجب ہے اور وہ مارا جائے۔ اور تو اسے درخت پر لٹکائے۔ تو اس کی لاش رات بھر درخت پر لٹکی نہ رہے۔ بلکہ تو اسی دن اسے گاڑ دے۔ کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے۔ وہ خدا کا ملعون ہے۔ (استثنا ۲۱۔۲۲) اس میں صرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآن مجید نے **ماقتلوہ یقینا** فرما کر یہود کے عقیدہ کی بطالت ظاہر فرمائی اگر نصاریٰ کا عقیدہ بھی باطل ہوتا تو قرآن مجید میں اس کی واضح تردید ہوتی مگر قرآن نے **بل رفعہ اللہ الیہ** فرما کر ان کے عقیدہ کی تائید کردی اس سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ بجسدہ العنصری آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔

مرزائیوں نے اس دلیل کا بھی کسی مناظرہ میں کوئی جواب نہیں دیا۔

پانچویں دلیل

اسلامی مناظر: رفع اس وقت ہوا کہ جب یہود قتل کرنا چاہتے تھے، قتل مسیح کی بجائے قرآن سے رفع مسیح ثابت ہے، اگر رفع کے معنی عزت کی موت یا رفع روحانی لئے جائیں تو یہود سچے قرار دیئے جاسکتے ہیں اور **معاذ اللہ** کلام خدا کی سچائی ثابت نہیں ہوتی موت کا سامان وہی تھا جو یہودیوں نے تیار کر رکھا تھا اس سے یہودیوں کا دعویٰ قتل مسیح ثابت ہوتا ہے۔ پس رفع سے مراد عزت کی موت لینا کسی طرح جائز نہیں۔ مرزائی اس کے جواب میں بھی ساکت وصامت رہے۔

چھٹی دلیل

اسلامی مناظر: **قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا** (سورۃ مائدۃ پارہ ۶ ع ۶) ترجمہ: کہدیجئے کہ کون اختیار

مجرم کا ذکر ہے۔ بے گناہ مصلوب کے لئے لعنتی ہونے کا حکم موجود نہیں۔ مرزائیوں کی تفسیر کے مطابق یہود کا یہ دعویٰ تھا۔ کہ ہم نے مسیح کو لعنتی موت مارا ہے۔ مگر مسیح کے ملعون ہونے کے نصاریٰ بھی قائل ہیں۔ (گلتیوں ۳، ۱۳) اس میں دونوں گروہ متفق ہیں۔ ان میں اختلاف صرف حضرت عیسیٰ کے زندہ آسمان کی طرف اٹھائے جانیکا تھا۔ اس مقدمہ میں قرآن نے نصاریٰ کی تائید کی۔ اور باقی مسائل میں دونوں کے باطل عقائد کی تدمیر کردی۔ (مولف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رکھتا ہے، اللہ کے کام میں اگر چاہے کہ ہلاک کردے مسیح ابن مریم کو اور (جیسے کہ ہلاک کردیا) اس کی ماں کو اور وہ ان تمام لوگوں کو جو کہ زمین میں ہیں۔

عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام خود خدا ہیں، اس عقیدہ الوہیت کی تردید کے لئے حضور علیہ السلام سے کہا گیا ہے کہ آپ ان کو سمجھا دیجئے کہ اگر خدا تمام باشندگان زمین کو اور مسیح علیہ السلام کو مار ڈالے تو کون اس کا کچھ بگاڑ سکتا ہے اور جب حضرت مسیح کی والدہ کو موت خدا نے دی تھی تو اس وقت حضرت مسیح علیہ السلام نے خدا کا کیا بگاڑ لیا تھا۔

مراد یہ ہے کہ اگر آپ خدا ہوتے تو ضرور مقابلہ کرتے اس آیت سے یہ تو یقیناً ثابت ہوگیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی تو حضرت مسیح علیہ السلام اس وقت ضرور زندہ تھے ورنہ یہ دھمکی درست نہیں رہتی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی بجائے اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابھی تک خداوند کریم نے حضرت مسیح علیہ السلام کے مارنے کا ارادہ بھی نہیں کیا اگر حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہوتے تو قرآن مجید میں الوہیت کو باطل ثابت کرنے کیلئے صاف درج ہوتا کہ مسیح کو ہم نے ہلاک کردیا ہے مگر اس جگہ **ان اراد** اگر خدا ارادہ ہلاکت کا کرے کے الفاظ سے حیوٰۃ مسیح علیہ السلام ثابت ہے۔

مرزائی مناظر: اسی آیت میں حضرت مسیح علیہ السلام کی ماں کا بھی ذکر ہے لہذا ماں کو بھی زندہ مانو نیز **من فی الارض جمیعا** کے مطابق مولوی صاحب کے دادا اور والد کو بھی زندہ مانو گویا ابھی تک خدا نے کسی کی ہلاکت کا ارادہ ہی نہیں کیا بلکہ آپ کے قول کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کے علاوہ ان کی والدہ اور تمام انسانوں کا زندہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ حالانکہ اس کا غلط ہونا ظاہر ہے نیز حرف شرط **ان** اس جگہ بمعنی **اذ** ہے جو فعل کو ماضی بنا دیتا ہے۔

اسلامی مناظر: حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ ان کی والدہ کو بھی زندہ مان لینے سے عقائد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلامیہ میں کوئی خلل واقعہ نہیں ہوتا ہمیں ان سے کوئی عداوت نہیں۔لیکن اس آیت میں قَدْ اَهْلَكَ اُمَّهٗ فعل محذوف ہے اس کے نظائر قرآن مجید میں بکثرت ملتے ہیں جیسے كَذٰلِكَ يُوْحِيْ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ میں اوحی فعل محذوف ہے ورنہ پہلوں کی طرف وحی اسی وقت نہیں ہوتی تھی اور وَامْسَحُوْا بِرُؤُسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ کے درمیان وَاغْسِلُوْا فعل محذوف ہے۔ وَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَ كُمْ میں دراصل وادعوا شرکاء کم یعنی وادعوا فعل محذوف ہے۔اوضح المسالک میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا کے مطابق تمام باشندگان روئے زمین کو اکٹھا ہلاک کرنے کا خدا نے اب تک ارادہ نہیں کیا۔آپ نے جمیعا کے لفظ پر غور نہیں کیا ان اگرچہ قد کا معنی دے سکتا ہے اور اذ کا معنی نہیں دیتا مگر یہ کسی دلیل سے ثابت نہیں ہوسکتا کہ آیت کا بھی یہ معنی ہے کہ مسیح مر گئے اور ماں سمیت سارے مر گئے، کیونکہ ایک وقت معاً سب کا مرجانا کسی تاریخ سے ثابت نہیں۔

ساتویں دلیل

اسلامی مناظر: مَامُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ نہیں ہیں محمد ﷺ مگر پیغمبر تحقیق گذرے ہیں پہلے آپ سے کئی پیغمبر۔ (آل عمران پارہ۴) مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (پارہ۶) نہیں ہیں مسیح ابن مریم مگر پیغمبر گذرے ہیں آپ سے پہلے کئی پیغمبر۔

ان آیات میں صرف اسماء کا اختلاف ہے جس طرح پہلی آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ بوقت نزول آیت محمد ﷺ زندہ تھے اسی طرح دوسری آیت کے نزول کے وقت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام زندہ موجود تھے ورنہ اگر دوسری آیت سے وفات مسیح ثابت کی جائے تو پہلی آیت کا نزول بھی بعد وفات نبی کریم ﷺ ماننا پڑیگا۔

مرزائی مناظر: آیت: **ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل** کے نزول کے وقت نبی کریم ﷺ زندہ تھے اس لئے آپ کی زندگی ثابت ہوتی ہے۔ مگر دوسری آیت کے نزول کے وقت مسیح علیہ السلام کو زندہ ماننے کی آپ کے پاس کونسی دلیل ہے۔ ان آیات سے مسیح کی وفات ثابت ہوتی ہے کیونکہ **الرسل** میں الف لام استغراق کا ہے، اور **خلت** کا معنی ہے مر گئے پس اس کا ترجمہ یہ ہوا کہ نبی کریم ﷺ سے پہلے رسول فوت ہو چکے تھے۔

اسلامی مناظر: آپ میری تقریر کو نہیں سمجھے اور نہ ہی طرز استدلال پر غور کیا ہے میں نے بمقتضائے عربیت یہ بات ثابت کی ہے کہ جیسا کہ **ما محمد الا رسول** ..... الایۃ کے نزول کے وقت حضور علیہ السلام کا زندہ ہونا ضروری ہے ایسا ہی **ماالمسیح ابن مریم** ..... الایۃ کے نازل ہونے کے وقت حضرت مسیح علیہ السلام کا زندہ ہونا ضروری ہے کیونکہ دونوں آیتوں میں صرف اسماء مختلف ہیں "**خلت**" کے معنی فوت ہو گئے کرنا اور الف لام کو استغراقی بنانا۔ مرزا صاحب کی تصریح کے برخلاف ہے مرزا صاحب نے "جنگ مقدس" میں اس کے معنی یوں کئے ہیں "اس سے پہلے رسول بھی آتے رہے ہیں" نیز مولوی نورالدین صاحب نے جو مرزائیوں میں علم و فضل کے لحاظ سے سب سے افضل تھے، انہوں نے عیسائیوں کے مقابلہ میں اس کا ترجمہ کیا ہے "پہلے اس سے بہت رسول آ چکے"۔ (فصل الخطاب)

اخبار بدر ۲۲ مئی ۱۹۱۳ء ص ۱۴ پر مولوی نورالدین خلیفہ مرزا کا ارشاد ہے کہ لفظ جمع کا ہو تو اس سے مراد **کلهم اجمعون** نہیں ہوگا جب تک کہ تصریح نہ ہو، بلکہ مراد بعض سے ہوتی ہے۔

لہ مرزا صاحب کے خلیفہ اول مولوی نورالدین نے کتاب فصل الخطاب میں اس آیت کے یہی معنی کئے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آٹھویں دلیل

اسلامی مناظر: **ویکلم الناس فی المھد و کھلا** (سورۃ آل عمران پارہ ۳ ع ۱۲) خداوند کریم فرماتا ہے! کہ مسیح لوگوں سے گہوارہ اور سن کہولت (بڑی عمر میں) کلام کریں گے۔ کلام مجید فصاحت و بلاغت سے مملو ہے اس میں کوئی بات ایسی درج نہیں جو بے معنی ہو کہولت میں کلام کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہمیشہ ہر شخص چھوٹی اور بڑی عمر میں کلام کیا کرتا ہے اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کیلئے کوئی خاص فضیلت پائی نہیں جاتی۔ قرآن میں تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سن کہولت کا کلام بھی اسی طرح کا خارق عادت ہوگا جس طرح گہوارہ کا کلام تھا **قالوا کیف نکلم من کان فی المھد صبیا** یہود نے حضرت مسیح کی حالت شیر خوارگی میں کلام کرنا تسلیم نہیں کیا تھا اور حضرت مریم علیہا السلام سے کہا تھا کہ ہم گہوارہ میں شیر خوار بچے سے کیسے کلام کریں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے گہوارہ سے جواب دیا تھا **قال انی عبد اللہ** ..... الایۃ جس طرح کلام مہد بطور اعجاز تھا اسی طرح آخری زمانہ میں آسمان سے نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام خرق عادت میں داخل ہوگا۔ جس طرح یہود نے مہد میں بچے کے کلام پر اظہار تعجب کیا تھا اسی طرح زمانہ حال کے متبعین یہود کہتے ہیں کہ مسیح اتنے سو سال کیسے زندہ رہ سکتا ہے اور اتنے سو سال کے بعد نازل ہو کر دنیا میں کیا کام کر سکتا ہے۔ بقول قائلین وفات مسیح ۳۳ سال میں واقعہ صلیبی پیش آیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع سن کہولت سے پہلے ہوا۔ لہٰذا اس آیت سے حیات مسیح علیہ السلام ثابت ہے ورنہ مرزائی ان کے بڑھاپے کا کلام بھی دکھائیں۔

مرزائی مناظر: مجمع البحار میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سن کہولت گذار چکے ہیں۔ اس لئے آپ کا دعویٰ باطل ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلامی مناظر: آپ نے مجمع البحار کی عبارت پڑھنے میں خیانت کی ہے مجمع البحار میں ہے ﴿وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ﴾ آية ﴿وَكَهْلاً﴾ بالوحي والرسالة اواذا نزل من السماء في صورة ابن ثلث و ثلثين (مجمع البحار ص ۲۳۶) اگر آپ کے نزدیک ۳۰ سال کی زندگی کہولت کی ہے تو آپ ان کا اعجازی کلام اس عمر میں ثابت کریں۔

نویں دلیل

اسلامی مناظر: وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ (پارہ ۶ ع ۱) ترجمہ: اور نہیں ہوگا کوئی اہل کتاب (یہود) میں سے مگر ایمان لے آئے گا اس (عیسیٰ) پر پہلے اس (عیسیٰ) کی موت کے۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کا ترجمہ یوں ادا کرتے ہیں:

''بنا شد ہیچ کس از اہل کتاب الا البتہ ایمان آورد بعیسیٰ پیش از مردن عیسیٰ''۔

یہ آیت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر روشن دلیل ہے کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جب اس وقت کے تمام اہل کتاب ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائیں گے۔ چونکہ ابھی تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ تو نازل ہوئے ہیں اور نہ سب یہود آپ کی رسالت پر ایمان لائے ہیں۔ اس لئے آپ کی وفات بھی واقع نہیں ہوئی کیونکہ اس آیت میں صریح طور پر آپ کی موت سے پہلے ان امور کا واقع ہونا ضروری ہے۔ ''**لیؤمنن**'' میں نون تاکیدی ہے، اور نون تاکید مضارع کو استقبال کیساتھ خاص کر دیتا ہے، اور ضمیر **بہ** اور **موتہ** ہر دو کا مرجع عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں کیونکہ سیاق کلام اسی کو چاہتا ہے اگر **موتہ** کی ضمیر کا مرجع کتابی کا اقرار کر دیا جائے تو جو ایمان نزع کی حالت میں لایا جائے وہ شریعت میں معتبر نہیں ہوتا لہذا ہر دو ضمیروں کا مرجع عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہی ہو سکتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزائی مناظر: بیضاوی میں قرأت **قبل موتهم** کا ذکر ہے، جس میں ثابت ہے کہ کتابی کی موت مراد ہے، نون تاکید سے ہمیشہ استقبال مراد لینا جائز نہیں۔ ﴿**والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا**﴾ کا آپ کیا ترجمہ کرینگے کیا خدا کے راستہ میں کوشش کرنے والے کسی آئندہ زمانے میں ہدایت یافتہ بنیں گے۔ نیز قیامت سے پہلے تمام لوگوں کا مسلمان ہوجانا عقلاً ونقلاً ممکن نہیں قرآن مجید میں ہے: ﴿**واغرینابینهم العداوة والبغضاء الیٰ یوم القیامة**﴾ اس سے ثابت ہے کہ قیامت تک یہود ونصاریٰ باہم دشمن رہیں گے، نیز ضمیر **موته** کا مرجع حضرت عیسیٰ کو قرار دینا صحیح نہیں۔

اسلامی مناظر: **موتهم** والی قرأت شاذہ ہے جو قرأۃ متواترہ کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ اس آیت کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے کہ ''جو بھی اہل کتاب ہیں اپنی موت سے پہلے ان کو پورا انکشاف ہوجاتا ہے اور تصدیق کرتے ہیں کہ واقعی حضرت مسیح علیہ السلام نبی برحق تھے اور وہ زندہ ہیں اور پھر اخیر زمانہ میں نازل ہوکر اسلام کی خدمت کرینگے اور کسی یہودی یا مجوسی کو نہیں چھوڑینگے''۔ (درمنثور) لہٰذا اس قرأت سے بھی مرزائیوں کا مدعا پورا نہیں ہوتا اور آیت **والذین جاهدوا** الایۃ میں **الذین** حرف موصولات سے ہے جو متضمن شرط ہے، اور جزا ہمیشہ متاخر ہوتی ہے۔ لہٰذا نون تاکید کا معنیٰ اپنے محل پر واقع ہے۔ یہودی باہمی عداوت کا **الی یوم القیمة** سے مراد طویل زمانہ ہے ورنہ یہ آیت متعارض ہوگی **هوالذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله**. مرزا صاحب چشمہ معرفت ص ۸۲ پر فرماتے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبۂ اسلام مسیح موعود کے وقت میں ہوگا۔

نیز ایمان اور عداوت باہمی میں منافات نہیں ہے۔ دونوں باہم جمع ہوسکتے ہیں۔ جیسے مرزائیوں کے دونوں گروہوں لاہوری وقادیانیوں میں باہمی عداوت موجود ہے، مگر مرزا پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دونوں گروہ ایمان رکھتے ہیں، تفسیر ابن کثیر جلد۳ ص۱۲ پر ہے: **وقال ابن جریر حد ثنی یعقوب حدثنا ابورجاء عن الحسن وان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موته** قال قبل موت عیسیٰ **واللّٰه انه لحی الان عند اللّٰه ولکن اذ انزل امنوا به اجمعون**۔ پس رئیس المفسرین حضرت حسن کا یہ فیصلہ قطعی ہے۔

دسویں دلیل

اسلامی مناظر: وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها (پارہ۲۵ ع۱۱) یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی علامت ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں، ''ہر آئینہ عیسیٰ نشان ست قیامت را پس شبہ مکنید در قیامت'' ابن کثیر نے اس کے معنی یہی کئے ہیں۔ لہٰذا اس آیت سے عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا ثابت ہے۔

مرزائی مناظر: (سلیم) اس آیت میں ضمیر کا مرجع قرآن ہے نہ کہ مسیح۔ حضرت امام حسن ابن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ قرآن قیامت کی نشانی ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ جیسا جوانان بہشت کا سردار جو ترجمہ کرے اس کے مقابلہ کوئی ترجمہ مقبول نہیں ہوسکتا۔

اسلامی مناظر: (مولانا ابوالقاسم صاحب) آپ نے مجمع عام میں جھوٹ بولا ہے اور حاضرین کو سخت مغالطہ دیا ہے۔ حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہما کا قول آپ کبھی دکھا نہ سکیں گے آپ کے نزدیک جہاں حسن کا لفظ آئے، اس سے مراد اگر امام حسن ابن علی رضی اللہ عنہما ہی ہوسکتے ہیں تو سنو ابن کثیر میں حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، **حدثنا الحسن انه یعنی عیسیٰ حی الان** یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام اب تک زندہ ہیں، اب آپ کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا فرمان تسلیم کرنے سے کیا عذر ہوسکتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گیارہویں دلیل

ویعلمه الکتاب والحکمة والتوراة والانجیل (پارہ۳ ع ۱۳) ترجمہ ''اور سکھائے گا (خدا) اس (عیسیٰ) کو کتاب اور حکمت تورات اور انجیل۔''

اس آیت میں خداوند کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو **الکتاب والحکمة** اور **التوراة والانجیل** سکھانے کا وعدہ کیا ہے انجیل تو خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی، **واتینه الانجیل**. اسلئے انجیل کا صحیح مطلب ومفہوم سکھلانا ضروری تھا۔ تا ایسا نہ ہو کہ کسی آیت کے مفہوم ومطلب کے سمجھنے میں مسیح کو دقت ہو۔ تورات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے کی نازل شدہ تھی۔ وہ اس لئے سکھلانا ضروری ہوا کہ وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا اور بنی اسرائیل کے پاس کتاب تورات تھی۔ مگر وہ غلط معنی کرتے اور **یحرفون الکلم عن مواضعه** کے عادی تھے اور ناحق پر جھگڑا کرنے والے تھے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ مسیح علیہ السلام کو تورات نہ سکھاتا تو یہودی آپ کی کوئی بات تسلیم نہ کرتے اور مسیح علیہ السلام ان سے بحث میں مغلوب ہو جاتے۔ تیسری چیز جس کا علم حضرت مسیح علیہ السلام کو دیا گیا وہ **الکتاب والحکمة** ہے قرآن مجید میں جہاں بھی یہ لفظ اکٹھا آیا ہے اس سے مراد قرآن اور بیان قرآن یعنی تفہیم قرآن مجید یا تفسیر قرآن وغیرہ ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم حضرت مسیح علیہ السلام کو قرآن مجید اور اس کی تفسیر کی خود تعلیم دیگا۔ اور وہ اس میں کسی کے شاگرد نہ ہوں گے نیز حضرت مسیح کا نزول قرآن تک زندہ ہونا اس آیت سے ثابت ہوتا ہے ورنہ اگر نزول قرآن سے پہلے انہیں علم دیا گیا ہو تو ماننا پڑیگا کہ قرآن حضرت مسیح علیہ السلام پر نازل ہوا تھا اللہ تعالیٰ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن مجید سکھلانا اب اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے اور قرآن مجید پر عمل کرینگے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزائی مناظر: اذ اخذ اللّٰہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ سے ثابت ہے کہ تمام انبیاء کو کتاب وحکمت عطا کی گئی لہٰذا اس سے قرآن مراد لینا جائز نہیں۔

۲..... فقد اٰتینا ابراھیم الکتاب والحکمۃ واٰتیناھم ملکاً عظیما سے ثابت ہے کہ اٰل ابرھیم کو الکتاب والحکمۃ دی گئی حالانکہ قرآن صرف مسلمانوں کے لئے ہے۔

۳..... کسی مفسر نے آپ کے معنی کی تائید نہیں کی جلالین میں الکتاب سے مراد الخط ہے۔

اسلامی مناظر: اذ اخذ اللّٰہ میثاق النبیین الایۃ میں ''الکتاب والحکمۃ'' کا ذکر نہیں نیز من تبعیضہ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر نبی کو کتاب وحکمت کا کچھ نہ کچھ علم دیا گیا ہے۔ فقد اٰتینا اٰل ابراھیم الایۃ میں آل ابراھیم سے مراد اہل اسلام ہیں، کیونکہ ماقبل ومابعد مسلمانوں کا ذکر ہے اور اہل کتاب کے حسد کرنے کا بیان ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ ایسے حاسدوں کو جلانے کے لئے ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے آل ابراھیم کو ''الکتاب والحکمۃ'' اور ملک عظیم عطا کیا ہے، حضور ﷺ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے تھے اس لئے خداوند کریم نے اہل کتاب کو جتلایا کہ محمد ﷺ بھی آل ابراھیم میں ہیں پھر اس لئے بھی آل ابراھیم کہا کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے دعاء کی تھی کہ یارب مکے والوں میں ایسا رسول پیدا کر جو ان کو الکتاب والحکمۃ سکھلائے یہاں اللہ تعالیٰ نے اٰل ابراھیم کو الکتاب والحکمۃ دینے اور حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعا قبول ہونے کا ذکر فرمایا ہے، اس سے اگلی آیت میں ہے، فمنھم من اٰمن بہ ومنھم من صد عنہ یعنی بعض اہل کتاب تو اس الکتاب والحکمۃ پر ایمان لے آئے ہیں اور بعض خود بھی ایمان نہیں لاتے اور دوسرے لوگوں کو بھی روکتے ہیں اگر الکتاب والحکمۃ سے صحائف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سابقہ مراد لئے جائیں تو اہل کتاب تو ان کو مانتے ہیں پھر ان میں روکنے کو کیا مطلب ہوسکتا ہے۔ مرزائے قادیان کے خاص مرید مولوی محمد علی لاہوری نے اپنی تفسیر بیان القرآن حصہ اول ص ۵۱۹ پر اس آیت کے ذیل میں لکھا ہے۔ ''یہاں آل ابراہیم کو یعنی مسلمانوں کو دو چیزیں دینے کا ذکر کیا، کتاب اور حکمت اور ملک عظیم''۔

تفاسیر کے صدہا حوالے پیش کئے جائیں آپ تسلیم نہیں کرتے۔ کیا تفاسیر کو صحیح تسلیم کرتے ہو، اسی جلالین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا ذکر موجود ہے، افسوس کہ مطلب کی بات لیکر باقی تمام امور کا انکار کر دیتے ہیں تمام تفاسیر میں مفسرین کرام کا حیوۃ مسیح علیہ السلام پر اتفاق ہے مگر آپ ان تفاسیر کو تسلیم نہیں کرتے، قرآن مجید میں ''الکتاب والحکمۃ'' سے قرآن و بیان قرآن مراد ہے۔

بارہویں دلیل

اسلامی مناظر: **قال سبحانه تعالیٰ. لن یستنکف المسیح ان یکون عبداللّٰه** (پارہ ۶ سورۃ نساء) ترجمہ: ''مسیح ہرگز خدا کا بندہ ہونے سے انکار نہیں کریگا''۔ اس آیت میں ''**یستنکف**'' مضارع کا صیغہ ہے اس پر بموجب قواعد عربیت حرف **لَنْ** ہونے سے ان کے معنی مستقبل کے لئے خاص ہو چکے ہیں، یعنی زمانہ آئندہ میں ایک وقت ایسا آنے والا ہے جب مسیح اپنے عبد اور بندہ ہونیکا اظہار کریگا اس وقت دنیا میں مسیح کو معبود قرار دیا جاتا ہے اگر حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہوگئے تھے، تو قرآن میں اس کا ذکر بصیغہ ماضی ہونا چاہئے تھا مگر یہاں استقبال کے معنوں میں خاص ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس آیت کے نزول کے وقت زندہ تھے اور احادیث کے بموجب آخری زمانہ میں نازل ہوکر خدا کی عبودیت کا اقرار کرینگے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نوٹ: یہ دلیل میعادی کے مناظرہ میں مولانا محمد شفیع صاحب سنکھتروی نے پیش کی تھی، مگر مرزائی مناظر نے آخری وقت تک اس کا کوئی جواب نہ دیا۔

تیرھویں دلیل

اسلامی مناظر قال سبحانہ تعالیٰ: ﴿وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ﴾ (پارہ۳ سورۃ ال عمران) اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ مسیح علیہ السلام دنیا و آخرت میں ذی وجاہت ہیں اور خدا کے مقرب فرشتوں میں داخل ہیں۔ فتح البیان اور تفسیر ابی السعود میں اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملکوتی زندگی یعنی آسمان پر زندہ موجود ہونا ثابت کیا گیا ہے آپ کی پہلی زندگی میں آپ کو سلطنت نہیں ملی اس لئے ماننا پڑیگا کہ آپ زندگی ہی میں بعد نزول صاحب سلطنت ہونگے۔ قرآن مجید میں مقربین سے مراد فرشتے ہیں حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش چونکہ نفخ جبرائیل سے ہوئی تھی، اس لئے آپ کو ملائکہ سے نسبت حاصل ہے۔

چودھویں دلیل

اسلامی مناظر: قال سبحانہ تعالیٰ ﴿وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ﴾ (سورۃ مائدۃ پارہ۷ ع۵) ترجمہ: ''اور جبکہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے باز رکھا جب تم ان کے پاس دلیلیں لے کر آئے تھے۔''

خداوند کریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اپنے انعامات کا ذکر فرماتے ہوئے بنی اسرائیل کے شر سے ان کو محفوظ رکھنے کا بھی ذکر فرماتا ہے۔ مرزائیوں کی تفسیر کے مطابق یہودیوں نے حضرت مسیح کو پکڑ کر ذلیل و رسوا کیا اور پھانسی پر لٹکا دیا حالانکہ اس جگہ خداوند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہودیوں کے شر کرنے کا ذکر فرمارہا ہے مرزائیوں کے عقائد کے مطابق پھر یہودیوں کو روک کونسی ہوئی یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء اور یہودیوں کے شر سے محفوظ رہنے کی زبردست دلیل ہے۔

نوٹ: یہ دلیل بھی بمقام ممبو پیش کی گئی تھی مگر مرزائی مناظر اس کا کوئی جواب نہ دے سکا۔

پندرھویں دلیل

اسلامی مناظر: قال سبحانہ وتعالیٰ ﴿وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ۝﴾ (پارہ۳ سورہ آل عمران) ترجمہ: ''تدبیر کی انہوں نے اور تدبیر کی اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔''

اس آیت میں خداوند کریم نے یہود کی تدبیر (توہین، صلیب وقتل مسیح) کے مقابلہ میں فرمایا کہ ہم نے بھی تدبیر کی۔ قواعد عربیہ میں یہ بات مسلّم ہو چکی ہے کہ جملہ خبریہ فعلیہ یا اسمیہ بحکم نکرہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے جملہ نکرہ کی صفت میں واقع ہوتا ہے ورنہ اگر معرفہ کے حکم میں ہوتا تو نکرہ کی صفت واقع ہونا ممکن نہ تھا نیز باجماع اہل عربیہ جملہ خبریہ حال واقع ہوسکتا ہے جس کیلئے نکرہ ہونا شرط ہے لہٰذا جملہ **مکروا** و جملہ **مکر اللہ** کا بحکم نکرہ ہونا ثابت ہوا، اور قواعد عربیہ میں بھی ثابت ہو چکا ہے کہ جب نکرہ کا نکرہ اعادہ کیا جائے تو ثانیہ کے غیر اولیٰ مراد ہوتا ہے، لہٰذا معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ کی تدبیر ان کی تدبیر کے بالکل مغائر تھی اور مغائرات جب ہی ہوسکتی ہے کہ جب تدبیر الٰہی سے رفع جسمانی مراد ہو ورنہ تدبیر الٰہی بقول مرزائیاں بمعنی رفع روحانی یا رفع عزت تدبیر قتل اور صلیب کے بالکل منافی نہیں۔ نیز مکر کے معنی تدبیر خفی کے ہیں اور ظاہر ہے کہ قتل اور صلیب یا بقول مرزائیاں صلیب سے اتار لینا کوئی خفی تدبیر نہیں۔ مخفی تدبیر سوائے رفع جسمانی کے کچھ نہیں ہوسکتی، نیز حق تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے اپنی صفت اس مقام پر ''خیر الماکرین'' ذکر فرمائی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے حق تعالیٰ کی تدبیر سب سے بہتر تھی۔ اور صلیب سے اتار لینا یہ کوئی عمدہ تدبیر نہیں اس کو تو یہود بھی کر سکتے تھے حق تعالیٰ کا ''خیرا لماکرین'' کی صفت کو مقام حمد میں ذکر فرمایا ہے اس طرف مشیر ہے کہ یہ ایک نرالی تدبیر ہے اور ظاہر ہے کہ رفع جسمانی سے زائد اور کوئی نرالی تدبیر نہیں ہو سکتی۔ اگر مرزائیوں، یہودیوں یا عیسائیوں کی طرح مانا جائے تو خدا کی حکمت عملی کا ثبوت نہیں ملتا۔

نوٹ: ممبو (برما) میں یہ دلیل پیش کی گئی تھی مرزائی مناظر مبہوت ہو گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا۔

سولھویں دلیل

اسلامی مناظر: **مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا** (پارہ ۵ ع ۱۴) ترجمہ: جو کوئی رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کریگا بعد اس کے کہ اس پر ہدایت ظاہر ہو چکی اور مؤمنوں کے راستے کے سوا رستے کی پیروی کریگا ہم اُسے اُسی طرف پھیرے رکھیں گے۔ جس طرف وہ پھرا اور اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بہت بری بازگشت ہے۔ اس آیت میں نبی کریم ﷺ کے طریقہ کی مخالفت کرنے والے گروہ کی ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے، وہ سبیل المومنین کے سوا کسی اور راستہ پر چلے گا ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم میں بتایا گیا ہے، مرزا صاحب کو تسلیم ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ سے لے کر تیرہ سو سال تک کسی شخص نے بھی امت محمدیہ ﷺ میں سے وفات مسیح کا اقرار نہیں کیا، تمام امت محمدیہ ﷺ کا حیات مسیح پر اجماع رہا ہے، جیسا کہ سترھویں دلیل کے ضمن میں ان کی کتب کے حوالوں سے ثابت کیا گیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔پس حیات مسیح کے خلاف عقیدہ رکھنے والے اس آیت کے مطابق گمراہ اور جہنمی ہیں۔

مرزائی مناظر: ابن حزم اور امام مالک وفات مسیح کے قائل تھے، حیات مسیح علیہ السلام پر اجماع امت کبھی نہیں ہوا، یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔

اسلامی مناظر: آپ کا کوئی حق نہیں کہ اس مسئلہ پر اجماع امت سے انکار کریں، مرزا صاحب اپنی کتاب التبلیغ ص ۵۵۲ پر اس کو تسلیم کر چکے ہیں، اس لئے مرزا صاحب کے قول کے مقابلہ میں آپ کا قول معتبر نہیں ہوسکتا، نیز ابن حزم حیات مسیح کے قائل تھے، ابن حزم اپنی کتاب کتاب الفصل جلد ۴ ص ۱۸۰ میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کا اقرار کرتے ہیں نیز حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور تمام مالکی حیات مسیح کے قائل ہیں، حضرت امام مالک کی طرف کوئی قول اگر وفات مسیح کا منقول ہو، تو اس کی سند پیش کرو، ورنہ ایسی بے دلیل باتوں سے آپ کا مدعا ثابت نہیں ہوسکتا۔

سترھویں دلیل

اسلامی مناظر: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حسب ذیل بیانات قابل غور ہیں:

۱.....قریباً تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے، کہ احادیث کی رو سے ضرور ایک شخص آنے والا ہے، جس کا نام عیسیٰ ابن مریم ہوگا، جس قدر طریق متفرقہ کے رو سے احادیث نبویہ اس بارے میں مدون ہو چکی ہیں، ان سب کو یکجا نظر کے ساتھ دیکھنے سے اس تواتر کی قوت اور طاقت ثابت ہوتی ہے۔ (شہادۃ القرآن ص ۲)

۲.....مسلمانوں اور عیسائیوں کا کسی قدر اختلاف کے ساتھ یہ خیال ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اسی عنصری وجود سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ (توضیح مرام ص ۲)

۳.....بائیبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کیساتھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے، وہ دو نبی ہیں، ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے، دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں، ان دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض صحیفے بیان کر رہے ہیں، کہ وہ دونوں آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اتریں گے۔ اور تم ان کو آسمان سے آتے دیکھو گے، ان ہی کتابوں سے کسی قدر ملتے جلتے الفاظ احادیث نبویہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ (توضیح مرام ص۳)

۴..... تبلیغ ص۵۵۲، ص۵۵۳ پر لکھتے ہیں کہ مجھے الہام کیا گیا کہ: **ان لنزول فی اصل مفهومه حق ولكن ما فهم المسلمون مراده لان الله اراد اخفائه فغلب قضائه ومكره وابتلائه على الافهام فصرف وجوههم عن الحقيقة الروحانية الى الخيالات الجسمانية وكانوا بها قانعين وبقى هذا الخبر مكتوبا مستورا عندهم كالحب فى السنبلة قرنا بعد قرن حتى جاء زماننا فكشف الله حقيقة علينا فاخبرنى ربى ان النزول روحانى لاجسمانى۔**

ترجمہ: نزول اپنے اصل مفہوم میں حق ہے لیکن مسلمانوں نے اس کی مراد کو نہیں سمجھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے اخفا کا ارادہ کیا پس اس کی تدبیر ابتلا و قضا فہموں پر غالب رہی اس نے انکے دلوں کو حقیقت روحانی سے خیالات جسمانی کی طرف پھیر دیا اور وہ اسی پر قانع رہی اور یہ خبر لکھی ہوئی ان کے پاس خوشہ کے اندر دانہ کی طرح مخفی رہی، کئی زمانوں تک حتی کہ ہمارا زمانہ آیا پس اللہ نے ہم پر حقیقت کھولدی اور مجھے میرے رب نے خبر دی کہ نزول روحانی ہے جسمانی نہیں۔

۵..... **هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ** یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشینگوئی ہے، اور جس غلبہ

ا مولوی نورالدین قادیانی بھی جب قرآن اور حدیث پر عامل تھے۔ ان کا عقیدہ حیاۃ مسیح علیہ السلام کا تھا۔ (ملاحظہ ہو فصل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کاملۂ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے، وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئیگا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے، تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائیگا۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۴۹۸)

۶..... وہ زمانہ بھی آنے والا ہے، کہ جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور غضب اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائیگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا میں اُتریں گے۔

(براہین احمد حصہ چہارم ص ۵۰۵)

۷..... پھر میں قریبا بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا، جب بارہ برس گذر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے، تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے، کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔ (اعجاز احمدی ص ۷)

مندرجہ بالا عبارتوں پر غور کرنے سے حسب ذیل نتائج واضح ہوتے ہیں:

(الف) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر مرزا کے زمانے تک تمام مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ یہ رہا، کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، اور ان کا یہ عقیدہ انہی احادیث کی بنا پر تھا جنہیں تواتر کا درجہ حاصل تھا، بائیبل اور اخبار سے بھی اس عقیدہ کی تائید ہوتی ہے۔ (ملاحظہ ہو ۲، ۳)

(ب) حیاتِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ خداوند کریم نے مسلمانوں کے دلوں میں مستحکم کیا، کیونکہ اس کا ارادہ اخفاء کا تھا، اس کی قضا میں تدبیر غالب رہی، اس نے ان کے دلوں کو حقیقت روحانی کی طرف سے پھیر کر رفع جسمانی کی طرف کر دیا، اور مرزا صاحب کے زمانہ تک یہ حقیقت خوشہ کے اندر مخفی رہی۔ پھر مرزا صاحب کو الہام کے ذریعہ وفات مسیح کی (الخطاب حصہ دوم ۳۴)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حقیقت سے مطلع کیا گیا۔ (ملاحظہ ہو۴)

(ج) مرزا صاحب بھی ملہم ہونے کے بعد بارہ سال تک یعنی (۵۲) باون سال کی عمر تک مسلمانوں کے عقیدہ کے پابند رہے بلکہ قرآن مجید کی آیات سے بھی سمجھے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، اور مرزا صاحب توحیات مسیح علیہ السلام کا استدلال قرآن سے دنیا کے سامنے پیش کرتے رہے، پھر (۵۲) باون سال کی عمر میں ان کو تواتر سے الہام ہوا جسکی بنا پر انہوں نے عقیدہ تبدیل کرلیا۔ (ملاحظہ ہو۵، ۶، ۷)

لہٰذا ثابت ہوا کہ قرآن وحدیث، آثار صحابہ، اقوال سلف صالحین، اجماع امت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ثابت ہوتی ہے اسی لئے تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ رہا، اور مرزا صاحب بھی قرآن وحدیث وآثار صحابہ، اقوال سلف صالحین اور اجماع امت کے ماتحت اسی عقیدہ کے پابند رہے، عالم قرآن ہوکر بھی انہیں قرآن سے بھی یہی عقیدہ صحیح معلوم ہوا، لہٰذا مرزائیوں کا کوئی حق نہیں کہ وفات مسیح علیہ السلام پر کوئی آیت، کوئی حدیث یا کوئی قول پیش کریں، مرزا صاحب کو اقرار ہے کہ انہوں نے یہ عقیدہ صرف اپنے الہام کی بنا پر تبدیل کیا ہے اس کے سوا تبدیلی عقیدہ کسی اور چیز پر مبنی نہیں ہے، اور مرزا صاحب کا الہام ان کے مریدوں کے لئے حجت ہوسکتا ہے، مگر مسلمانوں کے لئے ان کا الہام حجت نہیں، جو آیات مرزائی پیش کیا کرتے ہیں یہ پہلے بھی موجود تھیں اگر ان کا تعلق کسی قسم کے وفات مسیح علیہ السلام سے ہوتا تو مرزا صاحب **الرحمن علّم القران** کا الہام پاکر قرآن مجید کی آیت کو حیات مسیح علیہ السلام کے لئے بطور دلیل پیش نہ کرتے۔

مرزائی مناظر: آپ کے لئے مرزا صاحب کی عبارتوں کا پیش کرنا مفید نہیں ہوسکتا مرزا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب لکھتے ہیں کہ پہلے میں مسلمانوں کے رسمی عقیدہ کا پابند تھا، آپ کا یہ عقیدہ الہام سے پہلے تھا الہام کے بعد وہ عقیدہ منسوخ ہوگیا، نبی کریم ﷺ پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے، لیکن جب وحی آگئی تو بیت اللہ کی طرف پڑھنے لگے، اسی طرح مرزا صاحب بھی الہام کے پابند تھے، مرزا صاحب الہام کے بعد بھی جو بارہ برس تک حیات مسیح کو مانتے رہے یہ سمجھ کی غلطی تھی اور ملہم الہام کے سمجھنے میں غلطی کرسکتا ہے، براہین احمدیہ دعویٰ نبوت سے پہلے کی ہے، اس کے بعد مرزا صاحب کو الہام ہوا۔

اسلامی مناظر: آپ نے تسلیم کرلیا ہے، کہ قرآن، حدیث آثار صحابہ، اقوال سلف صالحین اور اجماع امت کی موجودگی میں مرزا صاحب حیات مسیح علیہ السلام کے قائل رہے اور ان کے ذریعہ انہیں وفات مسیح کا علم نہ ہوسکا۔ پس میرا مقصد یہی ہے۔ شکر ہے کہ آپ نے تسلیم کرلیا کہ مرزا صاحب کے عقیدہ کی تبدیلی قرآن یا حدیث کی بنا پر نہیں، بلکہ الہام کی بنا پر ہوئی پس مابہ النزاع امر صرف یہی رہا، کہ مرزا صاحب دعویٰ الہام میں سچے تھے، یا کاذب؟ نبی کریم ﷺ کامل ومکمل شریعت لے کر آئے تھے، آپ نے سابقہ شرائع کو منسوخ کردیا، سابقہ شریعتوں میں نماز بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی جاتی تھی، **فول وجھک شطر المسجد الحرام** کی آیت نازل ہونے سے سابقہ احکام منسوخ ہوگئے آپ نے یہ مثال دیکر ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب ناسخ شریعت محمدیہ ﷺ تھے، جو امر شریعت محمدیہ ﷺ سے ثابت تھا، وہ ان کے الہام سے بدل گیا، دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا نسخ عقائد واخبار میں بھی ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام پہلے زندہ تھے، اور مرزا صاحب پر الہام کے وقت فوت ہوگئے تھے، تیسرا امر یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وہ نمازیں جن میں بیت المقدس کو قبلہ بنایا گیا تھا، درست تھیں، اسی طرح آپ کو ماننا پڑیگا، کہ مرزا صاحب کا عقیدہ الہام سے پہلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحیح تھا یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود تھے، اس کے بعد اگر ان کی وفات ہوئی تو اس کا بار ثبوت آپ کے ذمہ ہے، بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا عملیات میں سے ہے، عقائد میں سے نہیں، ان میں تبدیلی ہوسکتی ہے، نیز مرزا صاحب کے نزدیک حیات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ مشرکانہ ہے۔ (دافع البلاص ۱۵) مگر بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا شرک نہ تھا، لہٰذا یہ مثال بالکل بے محل ہے، براہین احمدیہ کی تصنیف کے وقت بقول خود مرزا قادیانی خدا کے نزدیک رسول اللہ تھے۔ (ایام الصلح ار اوص ۷۵)

مرزا صاحب کا اپنا قول ہے کہ وہ انبیاء کی اپنی ہستی کچھ نہیں ہوتی، بلکہ وہ اس طرح بالکل خدا کے تصرف ہوتے ہیں جیسا کہ ایک کل انسان کے تصرف میں ہوتی ہے..... انبیاء نہیں بولتے جب تک خدا ان کو نہ بلائے، اور کوئی کام نہیں کرتے جب تک خدا ان سے نہ کرائے..... ان سے وہ طاقت سلب کی جاتی ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کوئی انسان کرتا ہے، وہ خدا کے ہاتھ میں ایسے ہوتے جیسے مردہ۔ (ریویو جلد ۱، ص ۷۵)

اس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب نے جو کچھ براہین احمدیہ میں لکھا تھا، وہ خدا کی مرضی کے مطابق تھا، اس میں اجتہادی غلطی کا اثر نہیں ہوسکتا نیز براہین احمدیہ کی تصنیف سے پہلے مرزا صاحب کو الہام ہوا تھا، "**الرحمن علم القران**" یعنی خدا نے تمام علوم قرآن کا علم انہیں عطا کیا تھا، وہ بقول خود مؤلف نے ملہم و مامور ہو کر بغرض اصلاح تالیف کی۔

(اشتہار براہین احمدیہ الحق آئینہ کمالات)

پھر یہ کتاب بقول مرزا صاحب آنحضرت ﷺ کے دربار میں پیش ہو کر منظور ہوئی، اور اس کا نام عالم رؤیا میں قطبی رکھا گیا اس مناسبت سے کہ یہ کتاب قطب ستارے کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے (انتہی ملخصا) (حاشیہ براہین احمدیہ ص ۲۴۸، ۲۴۹) نیز بقول مرزا صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کتاب تفسیر دی تھی۔

پس مرزا صاحب نے بقول مرزائیاں خدا سے علم قرآن سیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کتاب تفسیر لے کر ملہم، مامور اور رسول اللہ ہو کر، براہین احمدیہ کو تالیف کیا، اور بعد تالیف یہ کتاب حضرت محمد ﷺ کے دربار میں پیش ہو کر منظور ہو چکی، اس کا نام قطبی رکھا گیا، کیونکہ اس میں مندرجہ مسائل ایسے تھے جو قطبی ستارے کی طرف غیر متزلزل اور مستحکم تھے، پس تعجب ہے کہ حیوٰۃ مسیح علیہ السلام جیسا مشرکانہ عقیدہ اس میں کیسے باقی رہا، اور اس مشرکانہ عقیدہ کی تائید میں قرآن مجید سے آیات بھی نقل ہوئیں اور وہ آیات (جواب مرزائی وفات مسیح پر پیش کرتے ہیں) مرزا صاحب کی نگاہ سے غائب رہیں۔

مرزائیوں کے دو راستے ہیں، یا تو تسلیم کر لیں کہ مرزائی صاحب اپنے دعاوی الہام، علم قرآن وغیرہ میں کاذب تھے، یا حیوٰۃ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ قرآن مجید کی رو سے صحیح تسلیم کر لیں، کیونکہ اس عقیدہ پر قرآن، اور آنحضرت ﷺ کی تصدیق حاصل ہو چکی ہے، اور وہ اسماء اسی کتاب میں درج ہیں، جو بموجب الہام قطبی ستارے کی طرح ہیں۔

مرزا صاحب بارہ سال تک بقول خود مشرک رہے، حالانکہ لکھتے ہیں۔ ''یہ کیونکر ہو سکتا ہے، کہ جبکہ ان انبیاء کے آنے کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو خدا کے احکام پر چلاویں، تو گویا خدا کے احکام کو عملدرآمد میں لانے والے ہوتے ہیں، اس لئے اگر وہ خود ہی خلاف ورزی کریں تو وہ عملدرآمد کرنے والے نہ رہے، یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ نبی نہ رہے، وہ خدا تعالیٰ کے مظہر اور اس کے افعال اقوال کے مظہر ہوتے ہیں، پس خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔'' (ریویو جلد اول ص ۱۷)

آپ کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب رسمی عقیدہ کے طور پر حیات مسیح علیہ السلام کے قائل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہے، یہ بھی دو وجہ سے باطل ہے۔

اوّل: اس لئے کہ مرزا صاحب نے براہین میں اپنا یہ عقیدہ ایک الہام کے ضمن میں بیان کیا ہے، اور اس الہام کا مفاد یہ بتایا ہے، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سیاسی حیثیت سے ان منکروں کی سرکوبی کے لئے دوبارہ تشریف لائیں گے۔

دوم: اس لئے کہ مرزا صاحب نے رسمی عقیدے کے طور پر لکھدیا، تو جب یہ کتاب بقول مرزا صاحب آنحضرت کے دربار میں قبولیت حاصل کررہی تھی، کیا اس وقت یہ تمام بیانات جن میں حضرت مسیح کی حیات اور رفع آسمانی اور نزول ثانی مرقوم تھے، ان کا اخراج عمل میں آیا تھا اور ان بیانات کی موجودگی میں یہ کتاب آنحضرت ﷺ سے تصدیق حاصل کرچکی ہے۔

اٹھارویں دلیل

مرزائی مناظر: قال سبحانه وتعالیٰ: ﴿وَمَا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْهِ﴾ (پارہ۱۴رکوع۱۴) ترجمہ: اور ہم نے اُتاری آپ پر کتاب اسی واسطے کہ کھول کر سنادیں اُن کو کہ جس میں جھگڑ رہے ہیں۔

﴿وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَانُزِّلَ اِلَیْهِمْ﴾ (پارہ۱۴ع۱۴) ترجمہ: اتارا ہم نے آپکی طرف قرآن تاکہ آپ بیان کردیں لوگوں کو جو کچھ نازل کیا گیا ان کی طرف۔ خداوند تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو دنیا میں اس لئے بھیجا، تاکہ ہر گمراہی و بدعت کا قلع قمع فرمادیں، قرآن مجید کی آیات کے مطلب واضح کرکے سمجھائیں، اس لئے ناممکن تھا نبی کریم ﷺ کوئی ایسی بات فرماتے جس سے کسی قسم کی غلط فہمی یا گمراہی پر چلنے کا خطرہ ہوسکتا، نبی کریم ﷺ کو قرآن مجید میں مومنین کے لئے ﴿حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ﴾ اور ﴿رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ فرمایا گیا ہے۔ حضور ﷺ اپنی امت پر رفیق و شفیق تھے، اور ﴿عَلَّمَکَ مَالَمْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا﴾ کی آیت حضور علیہ السلام کے وسعت علم پر دال ہے۔ نبی کریم ﷺ نے صدہا احادیث میں فرمایا کہ مسیح ابن مریم نازل ہوگا۔ احادیث میں مسیح ابن مریم، عیسیٰ ابن مریم یا ابن مریم تین الفاظ موجود ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ ایک دفعہ بھی غلام احمد ابن چراغ بی بی نہیں فرمایا، اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے تھے، تو کیا وجہ ہے کہ کسی ضعیف سے ضعیف حدیث بلکہ کسی موضوع حدیث میں بھی کسی صحابی کا یہ سوال "کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں؟ نزول مسیح سے کیا مراد ہے" منقول نہیں ہے۔ صحابہ کرام جو دین کے معاملہ میں بہت محتاط تھے، کیا وجہ ہے، کہ تمام عمر سنتے رہے، کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام آخری زمانہ میں نازل ہونگے، اور کسی موقعہ پر انہیں اسکی حقیقت معلوم کرنے کا اشتیاق پیدا نہ ہوا، اس سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور تمام صحابہ کرام کا عقیدہ یہی تھا، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، اور وہی آخری زمانہ میں تشریف لائیں گے، دین ایک معمہ نہیں ہے، نبی کریم ﷺ نے امت کے سامنے معمے پیش نہیں کئے، بلکہ کھول کھول کر تمام مسائل بیان فرمائے ہیں۔

نوٹ: کسی مرزائی مناظر نے اس سوال کا جواب نہیں دیا۔

انیسویں دلیل

اسلامی مناظر: علم معانی کا یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ "**لا استعارة فی الاعلام**" اعلام میں استعارہ نہیں ہوتا۔ لفظ مسیح علم (Proper noun) ہے۔ بموجب علم معانی اس سے استعارہ مراد لینا کسی طرح جائز نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے احادیث میں مسیح ابن مریم، عیسیٰ ابن مریم یا ابن مریم کے آنے کی خبر دی ہے۔ لہٰذا مسیح ابن مریم سے کسی دوسرے شخص کو مراد لینا جائز نہیں۔ غلام احمد ابن چراغ بی بی مراد نہیں ہوسکتا۔ مختصر المعانی میں ہے: **لاتکون**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الاستعارة علما من انها تقتضی ادخال المشبه فی جنس المشبه به الا اذا تضمن العلم نوع وصفية. اس کے حاشیہ دسوقی میں ہے: المتضمن نوع وصفية هو ان يكون مدلوله مشهورا بوصف بحيث متى اطلق ذلک العلم فهم منه ذلک الوصف فلما كان العلم المذكور بهذه الحالة جعل كانه موضوع لذات المستلزمة.

بیسویں دلیل

عن الحسن قال قال رسول الله ﷺ لليهود ان عيسٰى لم يمت وانه راجع اليكم قبل يوم القيمة (ابن کثیر ص۲۴۰، ج۲ وابن جریر)

روایت ہے حضرت حسن سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے کہ تحقیق عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرے ہیں، اور وہ ضرور قیامت سے پہلے تمہاری طرف آنے والے ہیں،

مناظر مرزائی: یہ حدیث نہیں، مرسل ہے۔

اسلامی مناظر: ابن کثیر اور ابن جریر جیسے جلیل القدر مفسرین نے اسکو نقل کیا ہے اور اس پر جرح نہیں کی۔ تہذیب التہذیب میں ہے کہ مرسلات، حسن سب صحیح ہیں۔

اکیسویں دلیل

اسلامی مناظر: عن الربيع قال النبی ﷺ ألستم تعلمون ان ربنا حی لايموت وان عيسىٰ ياتی عليه الفناء (ابن جریر وابن ابی حاتم) ترجمہ: حضرت ربیع سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (نجران کے) عیسائیوں سے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب زندہ ہے، وہ مریگا نہیں، اور عیسیٰ علیہ السلام پر موت آئیگی۔

نجران کے عیسائی حضور ﷺ سے مدینہ پاک میں مناظرہ کو آئے تھے، تو حضور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدائی کی تردید میں بیان فرمایا تھا کہ خدا تو زندہ ہے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فنا آئیگی، تو پھر کیسے خدا ہوئے؟ مطلب یہ ہے کہ آپ ابھی زندہ ہیں اور پھر مرینگے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہوتے تو نبی کریم ﷺ الوہیت مسیح کے ابطال کے لئے مرجانے کا ذکر فرماتے، اس سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام اس وقت زندہ تھے، اور مُردوں میں داخل نہ تھے۔

مرزائی مناظر: یہ حدیث مرسل ہے، اور قابل حجت نہیں۔

اسلامی مناظر: اس حدیث کا قابل استناد یا قابل حجت نہ ہونا کسی دلیل سے ثابت کرو، ورنہ صرف آپ کے کہنے سے ایسی حدیث جس کو مفسرین نے صدہا احادیث میں سند صحیح کیساتھ درج کیا ہے، وہ مجروح نہیں ہوسکتی۔

بائیسویں دلیل

اسلامی مناظر: قال سبحانه وتعالیٰ: ﴿اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾ (سورۃ ال عمران) ترجمہ: جس وقت کہا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰ میں تجھ کو بھر لونگا، اور اٹھا لونگا، اپنی طرف پاک کرونگا کافروں سے اور جنہوں نے تیری پیروی کی انہیں ان پر جنہوں نے انکار کیا فوقیت دینے والا ہوں قیامت کے دن تک۔

یہ آیت اس بات پر زبردست اور محکم دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر اٹھائے گئے ہیں کیونکہ آیت میں لفظ عیسیٰ سے مراد نہ فقط جسم ہے اور نہ ہی فقط روح۔ بلکہ جسم مع الروح یعنی زندہ عیسیٰ علیہ السلام۔ ہر چہار ضمیروں کے خطاب کے مخاطب وہی ایک عیسیٰ زندہ بعینہٖ ہے، کیونکہ ضمیر خطاب معرفہ ہے اور بوجہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقدیم عطف وتاخیر ربط اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ چاروں واقعات :

۱.....''توفی''۔

۲.....''رفع''۔

۳.....تطہیر۔

۴.....غلبہ تابعین۔

قیامت سے پہلے پہلے بعینہٖ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ کے ساتھ ہو جائیں گے، اور صیغہ اسم فاعل آئندہ زمانہ کیلئے بکثرت استعمال ہوتا ہے جیسے قرآن میں ہے: وَاِنَّا لَجَاعِلُوْنَ مَاعَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ○ (سورۃ کہف) یعنی ہم یقیناً اسے جو اُس (زمین) پر ہے ہموار میدان سبزہ سے خالی بنانے والے ہیں۔ اور مرزا صاحب کو بھی اس آیت ﴿يٰعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ﴾ کا الہام ہوا تھا۔ (براہین احمدیہ ص ۵۱۹) حالانکہ مرزا صاحب اس الہام کے بعد بھی زندہ رہے اور مرزا صاحب براہین احمدیہ ص ۵۱۹ کے حاشیہ پر اس کا ترجمہ لکھتے ہیں، اے عیسیٰ میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھالوں گا۔ اور دوسری جگہ اسی براہین میں اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں اے موسیٰ میں تجھ کو کامل اجر بخشوں گا۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے، کہ **توفی** کی تین نوعیں ہیں۔ ایک موت، دوسری نوم، تیسری **اصعا دالی السماء** یعنی آسمان پر اُٹھانا۔ اس جگہ پر آسمان پر اٹھانا مراد ہے۔

توفی کے حقیقی معنی ایک چیز کو پورا پورا لینا، **اخذ الشیء وافیا، استیفاء شیء یا اتمام شیء** ہے۔ جس جگہ بھی موت کے معنی لئے گئے ہیں وہ بطور کنایہ کے ہیں۔ قرآن میں جس جگہ بھی ''**توفی**'' کا لفظ موت کے معنوں میں آیا ہے، وہاں قرینہ موجود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ توفی ایک جنس ہے۔ لہٰذا اس کے تعین اور ازالۂ الہام کے لئے کسی قرینہ کی حاجت ہوگی (علم العلوم) اور پہلی دلیل کے ضمن میں ہم ثابت کر چکے ہیں کہ ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ﴾ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی ہوا، اس جگہ خداوند کریم نے رفع مع توفی کا ذکر فرمایا ہے۔ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر ص ۲۸۵ جلد دوم پر فرماتے ہیں:

ان التوفی اخذ الشیٔ وافیا ولما علم اللّٰہ تعالٰی ان الناس من یخطیٔ بالہ ان الذی رفعہ اللّٰہ تعالٰی ھو روحہ ولاجسدہ وذکر ھذا الکلام لیدل علیہ السلام رفع الی السماء بتمامہ وبروحہ وبجسدہ۔ یعنی توفی کے معنی کسی شے کو بجمیع اجزائہ لے لینے کے ہیں۔ چونکہ حق تعالیٰ کو معلوم ہے کہ بعض لوگوں (جیسے مرزائیوں) کو یہ وسوسہ پیش آئیگا کہ حق تعالیٰ نے صرف روح کو اٹھایا اور بدن کو نہیں، اس لئے ﴿مُتَوَفِّيْكَ﴾ فرمایا تا کہ معلوم ہو جائے کہ بروحہٖ بجسدہٖ آسمان پر اُٹھائے گئے۔

آگے چل کر امام ممدوح اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اگر یہ شبہ کیا جائے تو جب توفی اور رفع جسمانی کا ایک ہی مصداق ہے، اور دونوں شے واحد ہیں، تو ﴿رَافِعُكَ﴾ ذکر کرنا تکرار ہوگا۔ جواب یہ ہے کہ ''توفی'' ایک جنس کا مرتبہ ہے، تاوقتیکہ اس کے ساتھ کوئی قید منضم نہ کی جائے، اس وقت تک اس کی مراد نہیں معلوم ہو سکتی۔ اس لئے غور کیا گیا کہ وہ کونسی قید ہے کہ جو اس جنس کے ساتھ منضم ہو سکتی ہے، معلوم ہوا کہ **قبض روح مع الارسال** اور **قبض روح مع الامساک** اور **اصعاد الی السماء**۔ اول کا نام نوم ہے اور ثانی کا نام موت ہے اور ثالث کا نام رفع جسمانی ہے۔ چونکہ تینوں نوع اسی ایک جنس توفی کے تحت درج تھیں اس لئے ایک نوع متعین کرنے کے لئے لفظ ﴿رَافِعُكَ﴾ آیت قرآنی میں اضافہ کیا گیا تا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ **توفی** کی کونسی نوع مراد ہے۔ اگر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توفی سے مراد نوم لی جائے تو اس کے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ اے عیسیٰ ہم تمہیں سلا دیں گے اور آسمان کی طرف اٹھا لیں گے۔

جیسا کہ تفسیر معالم التنزیل اور درمنثور میں ہے کہ بوقت رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام حالت نیند میں تھے۔ علامہ زمخشری نے اساس البلاغۃ جلد دوم ص ۳۰۴ مطبوعہ مصر اور تاج العروس شرح قاموس جلد ۱۰ ص ۳۹۴ پر ہے کہ **توفی** سے مراد موت لینا معنی مجازی ہے: **ومن المجاز ادرکتہ الوفاۃ** اور معنی مجازی مراد لینا وہاں جائز ہے جہاں حقیقت متعذر ہو۔ مجاز کی طرف جب ہی رجوع کیا جاتا ہے کہ جب معنی حقیقی کا ارادہ ناجائز اور ممتنع ہو جائے، ورنہ جب تک حقیقت پر عمل ممکن ہوگا، اس وقت تک مجاز کی طرف ہرگز رجوع نہیں کیا جائیگا۔ (سلم العلوم)

شرح عقائد نسفی میں ہے: **النصوص تحمل علی ظواھرھا وصرف النصوص عن ظواھرھا الحاد.** ظاہر نص سے بلا کسی دلیل قطعی کے عدول کرنا ناجائز اور حرام ہے، بلکہ الحاد اور زندقہ ہے، لہٰذا اس آیت میں **توفی** کے حقیقی معنی لئے جائیں گے اور موت کے معنی میں اس جگہ یہ لفظ استعمال نہیں ہو سکتا۔

پس اس آیت سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بجسدہ عنصری زندہ آسمان پر اٹھا لیا، اور قرآن میں **رفع** اور **التوفی** سے ان کے رفع جسمانی کو ظاہر فرمایا۔

مرزائی مناظر: ۱.....مرزا صاحب نے براہین میں ﴿**مُتَوَفِّیْکَ**﴾ کے جو معنی لئے ہیں، وہ مامور و مرسل ہونے اور وفات مسیح علیہ السلام کے الہام سے پہلے کے ہیں، لہٰذا آپ انہیں ہمارے سامنے پیش نہیں کر سکتے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲.....مرزا صاحب نے ازالہ اوہام میں اعلان کیا تھا، کہ اللہ فاعل ہو اور مفعول ذی روح ہو باب تفعل ہو، اور وہاں نوم کا قرینہ موجود نہ ہو، تو جو شخص لفظ "**توفی**" سے موت کے سوا کوئی اور معنی قرآن یا لغت عربیہ سے ثابت کر دیگا، اس کو ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا، اس چیلنج کو کئی سال گزر چکے ہیں، آج تک کسی کو یہ انعام حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا، آپ میں بھی ہمت ہے تو یہ انعام حاصل کریں۔

۳..... رئیس المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "**مُتَوَفِّیکَ**" کے معنی "**ممیتک**" کئے ہیں۔ (دیکھو تعلیقات بخاری) پس حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں کسی کی تفسیر معتبر نہیں ہو سکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کیلئے دعا کی تھی اور صحیح بخاری اصح الکتاب ہے اس میں یہ قول موجود ہے۔

۴.....بعض مفسرین مثلاً ابن کثیر و فتح البیان وغیرہ نے بحث آیہ ﴿**مُتَوَفِّیکَ**﴾ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تین گھنٹہ یا سات گھنٹہ مر گئے تھے۔

اسلامی مناظر:۱..... پہلے یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ براہین کی تصنیف کے وقت مرزا صاحب ملہم مامور اور مجدد ہونے کے مدعی تھے اور "**الرحمٰن علم القران**" کا انہیں الہام ہو چکا تھا مگر آپ کے اطمینان کیلئے سراج منیر ص ۵۲۱ حاشیہ کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ سراج منیر لکھنے کے وقت مرزا صاحب مدعی رسالت اور حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے۔ حاشیہ مذکور پر اس الہام "**یعیسٰی انی متوفیک**" کے متعلق لکھتے ہیں کہ "الہام کے یہ معنی ہیں کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا"۔ پس ثابت ہوا کہ "**متوفیک**" کے معنی موت سے بچانے کے ہیں پس مرزائیوں کا کوئی حق نہیں کہ اس جگہ "**توفی**" کے معنی موت مراد لیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲.....(مولانا ابوالقاسم محمد حسین صاحب نے جواب دیا کہ) سالہا سال سے میں مرزائے قادیان کی اس تحدی کو توڑنے کے لئے آمادہ ہوں۔ مرزائیوں کو چیلنج دئے گئے مرزا محمود کو رجسٹری کر کے خط لکھا گیا ''العدل'' میں مکتوب مفتوح شائع کیا۔

رسالہ شمس الاسلام میں اتمام حجت کیلئے کھلا چیلنج دیا۔ ہر مناظرہ میں اعلان کیا جاتا ہے، مگر مرزائی حلقوں میں موت کا سناٹا طاری ہے۔ کسی جانب سے کوئی آواز نہیں آتی۔ ہر مناظرہ میں للکار کر کہا جاتا ہے کہ اگر تم سچے ہو تو تحدی کرنے والے کے خلف وخلیفہ مرزا محمود کی سند نمائندگی ونیابت حاصل کر کے بعد تصفیہ شرائط میرے ساتھ فیصلہ کرو۔ مگر کیا وجہ ہے کہ طوطے کی طرح ہر جگہ ایک ہی سبق رٹنا آپ نے اپنا شعار بنالیا ہے عوام الناس کے سامنے اس چیلنج کا ذکر کر کے ان کو مغالطہ دینا آپ کا شیوہ ہو چکا ہے۔ مرزائیو! مرد میدان بنو۔ اگر کچھ شرم وحیا ہے تو اس چیلنج کا کبھی نام نہ لو یا اگر ہمت ہے تو میرے ساتھ آخری فیصلہ کرلو۔

نوٹ: مناظروں میں کسی جگہ مولانا ابوالقاسم محمد حسین کو لوتارڑوی کے چیلنج کو قبول کرنیکی مرزائیوں کو ہمت نہ ہوئی۔ اشتہار بھی طبع کرا کر تمام پنجاب میں تقسیم کئے گئے۔ ۱۹۳۲ء کے جلسہ قادیان پر کئی سو اشتہارات تقسیم ہوئے مگر مرزائی ساکت وصامت رہے۔

۳.....حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے قائل ہیں۔ طبقات ابن سعد جلد ۱، ص ۲۶ پر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: **ان اللّٰہ رفعه بجسده وانه حی وسیرجع الی الدنیا فیکون فیها ملکاً فیموت کما یموت الناس.** ''اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسم کے ساتھ اٹھالیا۔ اور وہ یقیناً زندہ ہیں۔ اور دنیا میں پھر آئیں گے۔ اور اس میں بادشاہی کریں گے پھر عام آدمیوں کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طرح وفات پائیں گے"۔

ایسی ہی صحیح روایت تفسیر روح المعانی ص ۵۶، تفسیر الی العود، جلد ا، ص ۶۸۹۔ تفسیر فتح البیان جلد ا، ص ۳۸۸ پر موجود ہے۔

پس مرزائیوں کا فرض ہے کہ رئیس المفسرین کی تفسیر کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے قائل ہو جائیں۔ "**ممیتک**" والی تفسیر حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں۔ حافظ ابن جریر طبری نے اس قول کو جلد ۳، ص ۱۸۴ پر نقل کیا ہے۔ اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنیوالے راوی کا نام طلحہ ہے۔ جسکی نسبت (جس کے متعلق) میزان الاعتدال ص ۲۲۷، ج ۲ میں، تہذیب التہذیب ص ۳۳۹، ج ۷ میں ضعیف الحدیث لکھا ہے نیز ضعیف الحدیث اور منکر الحدیث ہونے کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کا سماع بھی ثابت نہیں۔ اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا بھی نہیں۔ پس یہ روایت روایات صحیحہ کے مقابلہ میں پیش نہیں ہو سکتی۔

بخاری کے اصح الکتب ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس کتاب کی احادیث مرفوعہ نہایت صحیح اور قابل اعتماد ہیں اس پر اجماع ہے۔ مگر تعلیقات اور موقوفات کے متعلق یہ اجماع نہیں ہے۔ یہ روایت تعلیقات میں ہے پس یہ اس اجماع سے خارج ہے۔ حافظ ابن صلاح کے مقدمہ علم الحدیث ص ۳۰ میں اس امر کی تصریح موجود ہے۔

۴..... مفسرین کرام نے تردید کی غرض سے عیسائیوں کا یہ قول نقل کیا ہے، جیسے تفسیر فتح البیان کے ص ۴۹، ج ۲ پر اس قول کے بعد درج ہے: "**وفیه ضعف**"۔ اور تفسیر ابن کثیر ص ۲۲۹ جلد ۲ پر ہے، **والنصاری یزعمون ان اللّٰه تعالیٰ توفاه سبع ساعات ثم احیاه**۔ یعنی "نصاریٰ کا یہ گمان ہے کہ حق تعالیٰ نے سات گھنٹہ (مسیح کو) مردہ رکھا اور پھر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زندہ کر کے آسمان پر اٹھالیا۔ اور تفسیر روح المعانی ص ۵۵۶ پر ہے، اس قول کے متعلق ہے کہ **انها من زعم النصاری** "یہ نصاری کے گمان میں ہے" اور **ماهو الافتراء وبهتان عظیم** "اور یہ افتراء اور بہتان عظیم ہے" مفسرین کرام کا اتفاق ہے کہ:

والصحیح کما قال القرطبی: ان اللّٰه تعالی رفعه من غیر وفاة ولا نوم وهو اختیار الطبری والروایة الصحیحة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ (روح المعانی، ص ۵۶، جلد اول)

"امام قرطبی فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر موت اور نیند کے زندہ اٹھالیا"۔ اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا صحیح قول یہی ہے۔

قابل غور یہ امر ہے کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے درپے تھے۔ قتل کا سامان تیار تھا۔ اسی وقت خداوند کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تسلی کے لئے ان سے "**توفی**" و "**رفع**" کا وعدہ فرمایا۔ اب اگر "**توفی**" کے معنی موت کے لئے جائیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہودی مارنے کے درپے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدا سے التجا کی، خدا نے بھی فرمایا کہ میں تمہیں مارنے والا ہوں بتاؤ اس میں کونسی تسلی ہے، اور قرآن میں اس جگہ موت کے معنی کرنے سے کلام میں کونسی خوبی پیدا ہوتی ہے جبکہ محافظ حقیقی بھی مارنے پر امادہ ہو چکا ہو تو حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے تسلی واطمینان کا کونسا موقع ہوسکتا تھا؟ پس اس جگہ موت کے معنی لینا قواعد عربیت سیاق وسباق قرآن اور "**رافعک**" کی قید کے ہوتے ہوئے لینا کسی طرح جائز نہیں۔

نیز قرآن میں "**توفی**" کے ساتھ "**رفع**" کا ذکر ہے، اور آیت ﴿**بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ**﴾ کے مطابق رفع فتنۂ صلیبی کے وقت ہوا۔ اگر اس جگہ "**توفی**" کے معنی موت کے لئے جائیں تو یہود کا قول **انا قتلنا المسیح** سے ثابت ہوتا ہے موت کا سامان اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وقت وہی تھا جو یہودیوں نے تیار کر رکھا تھا، اور اگر سوائے قتل کے موت کا اور ذریعہ تسلیم کیا جائے، تب بھی ماننا پڑیگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فتنہ صلیبی کے وقت فوت ہو گئے تھے۔ اس سے کشمیر کی زندگی کا قصہ باطل ثابت ہوتا ہے۔ مرزائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فتنہ صلیبی کے بعد کشمیر میں ۸۷ سال زندہ رہنے کے قائل ہیں۔ لہٰذا ان کے عقیدہ کے مطابق بھی اس جگہ "توفی" کے معنی موت کے نہیں لئے جاسکتے۔

تیئیسویں دلیل

اسلامی مناظر: قال سبحانہ تعالیٰ: ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ.....الایۃ﴾ (سورۃ مائدۃ) ترجمہ: ''میں ان پر نگہبان رہا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو پھر تو ہی ان پر مطلع رہا۔ (الخ)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کے دن امت کے بارے میں سوال ہوگا، تو یہ ارشاد فرمائیں گے کہ جب تک میں زندہ رہا اس وقت تو میں نگہبان رہا، اور جب تو نے مجھے آسمان میں اٹھالیا اس وقت آپ ہی نگہبان تھے۔ اس میں لفظ ''توفیتنی'' کا ترجمہ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ''فراگرفتی'' اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''برگرفتی مرا'' کیا ہے۔ تفسیر فتح البیان میں اس کا معنی ''فلما رفعتنی الی السماء'' کیا گیا ہے۔ روح المعانی ص ۴۱۴، ج ۲ پر مذکور ہے: **فلما توفیتنی ای قبضتنی بالرفع الی السماء**۔ تفسیر خازن کے ص ۶۰۸، ج ۱ پر مرقوم ہے: **فلما توفیتنی فلما رفعتنی فالمراد به وفاة الرفع لا وفات النوم**۔ (الخ)

پس اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمان پر جانا ثابت ہے۔

مرزائی مناظر: اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ نبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کریم ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح کہونگا: **فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم** (صحیح بخاری) میں آنحضرت ﷺ نے اپنے لئے بھی حضرت مسیح کی طرف "**توفیتنی**" کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جس طرح نبی کریم ﷺ کی "**توفی**" ہوئی، اسی طرح مسیح علیہ السلام کی بھی ہوئی۔ رفع آسمانی مراد لینا کسی طرح جائز نہیں۔

۲..... آیت ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ مجھے کسی نصاری کا عقیدہ بگڑنے کا علم نہیں۔ بلکہ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں، ورنہ قیامت کے دن حضرت عیسیٰ کا جواب غلط ہوگا۔ کیونکہ بعد نزول وہ نصاریٰ کے عقیدہ سے مطلع ہو چکے ہوں گے۔

نیز اسی آیت سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح کی زندگی میں عیسائی نہیں بگڑے پس اب وجود تثلیث کے ہوتے ہوئے ماننا پڑتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ نہیں ہیں۔

۳..... آیت میں مسیح کی دو زندگیوں کا ذکر ہے، ایک ﴿**مَادُمْتُ فِیْھِمْ**﴾ اور ایک بعد "**توفی**" جس کے متعلق فرمائیں گے ﴿**کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ**﴾ تیسری کسی زندگی کا اس آیت میں ذکر نہیں پس اس آیت کے مطابق جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ رہے اپنے حواریوں ہی میں موجود رہے۔ آسمان کی زندگی کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

اسلامی مناظر: "**تو فی**" کی بحث بائیسویں دلیل کے ضمن میں ہو چکی ہے اس آیت سے ﴿**تَوَفَّیْتَنِیْ**﴾ سے مراد "جبکہ تو نے مجھے مار دیا" لینا، از روئے قواعد عربیت جائز نہیں۔ صحیح بخاری کی جو حدیث آپ نے پیش کی اس میں نبی کریم ﷺ نے اپنے قول کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قول کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ اور یہ نہیں فرمایا: **فاقول ما قال العبد الصالح**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بلکہ **فاقول کما قال**..... (الخ) فرمایا۔ کیونکہ عبارت اولیٰ کا مطلب تو یہ ہے کہ میں وہی کہونگا جو حضرت عیسیٰ کہیں گے اور عبارت ثانیہ کا مطلب یہ ہے کہ میں ان کی مانند کہونگا۔ لہٰذا یہ ماننا پڑیگا کہ نبی کریم ﷺ کی "**توفی**" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی "**توفی**" کے بالکل مغایر ہے۔ کیونکہ یہ مسئلہ مسلم ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ مغایر ہوتے ہیں اور ظاہر کہ نبی کریم ﷺ کی "**توفی**" بذریعہ موت ہوئی ہے۔ تو حضرت عیسیٰ کی "**توفی**" قطعاً یقیناً رفع جسمانی اصعاد الی السماء کے ذریعے سے ہونی چاہیے۔ قرآن کریم میں ہے: ﴿**اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلاً شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلاً** ۝﴾ یعنی ہم نے تمہاری طرف رسول شاھد بھیجا جیسا کہ فرعون کی طرف رسول بھیجا گیا تھا۔ اب مرزائیوں کے قول کے مطابق نبی کریم ﷺ کی رسالت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت ایک جیسی ہونی چاہیے۔ کیونکہ ان کے نزدیک مشبہ اور مشبہ بہ میں مشارکت تام ہونی چاہیے حالانکہ رسول ﷺ کی رسالت عامہ اور عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت خاصہ ہے۔

۲..... آیت میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نصاریٰ کے بگڑنے سے لاعلمی کا اظہار کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال اشاعت تثلیث کا نہ ہوگا بلکہ تعلیم تثلیث کے متعلق پوچھا جائے گا کہ ﴿**ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ**﴾ کیا تم نے اس کی تعلیم دی تھی؟ تم ہو یا کوئی اور؟ اس کا جواب آپ نفی میں دیں گے۔ علم کے متعلق کوئی سوال ہی مذکور نہیں۔ مرزا صاحب نے کشتی نوح ص ۵۶۰، حاشیہ پر تسلیم کیا ہے کہ حضرت مسیح کی زندگی ہی میں (قیام کشمیر کے دوران میں) حواریوں میں تثلیث کا عقیدہ رائج ہو گیا تھا۔ لہٰذا آپ کا یہ کہنا کہ حضرت کی زندگی میں یہ عقیدہ نہیں پھیلا۔ مرزا صاحب تصریح کے خلاف ہے۔ اور آیت قرآنی سے آپ کا مدعی ثابت نہیں ہوتا۔ نیز مرزا صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آئینہ کمالات میں تسلیم کرتے ہیں کہ نصاریٰ کی ابتری کا حال آسمان پر بھی حضرت مسیح کو معلوم ہے۔ پس کذب بیانی کا الزام بموجب تعلیم مرزائیہ بھی عائد ہوسکتا ہے۔

۳..... ﴿مَادُمْتُ فِيهِمْ﴾ ، ﴿فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ﴾ میں فاء جو تعقیب مع الترکیب کے لئے وہ ترتیب کا فائدہ دیتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ﴿مَادُمْتُ فِيهِمْ﴾ معا بعد "توفی" ہوئی۔ پس بموجب عقیدہ مرزائیہ فتنہ صلیبی کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت واقع ہوگئی، مگر مرزا صاحب فتنہ صلیبی کے بعد کشمیر میں ۸۷ سال کی زندگی کے قائل ہیں۔ نیز ﴿ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ﴾ میں لام تبلیغ کے لئے ہے۔ ﴿لِلنَّاسِ﴾ سے مراد حواری ہیں۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تمام عمر حواریون میں رہنا ضروری۔ مگر مرزائی اس کے برعکس مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روپوش ہوکر کشمیر چلے گئے اور وہاں ۸۷ سال زندہ رہ کر فوت ہوئے۔ پس آپ جہاں سے ۸۷ سال زندگی ثابت کریں گے وہیں سے آسمان کی زندگی بھی ہم ثابت کردیں گے۔ جس طرح آپ ایک تیسری زندگی کے قائل ہیں اسی طرح ہم بھی ہیں۔ اس سے ماننا پڑتا ہے کہ اس جگہ ﴿تَوَفَّيْتَنِيْ﴾ سے موت کے معنی لینا کسی طرح جائز نہیں۔

نوٹ : مولانا ابوالقاسم کے اس الزامی جواب کا کوئی معقول یا غیر معقول جواب کسی مناظرے میں کسی مرزائی مناظر نے نہیں دیا۔

چوبیسویں دلیل

اسلامی مناظر: قال سبحانه تعالیٰ: ﴿هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ﴾ (سورۂ صف) ترجمہ: "خدا وہ ہے کہ جس نے اپنا رسول ہدایت دے کر بھیجا تاکہ تمام مذاہب پر دین حق کو غالب کرے"۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس آیت میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کا ارشاد ہے کیونکہ آحادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے عہد میں اسلام ہی اسلام ہوگا۔ دوسرے مذاہب کا نشان تک نہ ہو گا۔ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۴۹۸ پر اس کا یہی مطلب بیان کیا ہے۔

مرزائی مناظر: یہ آیت مرزا صاحب کے حق میں پیشگوئی تھی۔ مرزا صاحب کے ذریعے دنیا کے تمام مذاہب پر اسلام کی فوقیت ظاہر ہوئی۔ دلائل و براہین اسلام کی صداقت میں جو مرزا صاحب نے لکھے ہیں ان کے ذریعے غلبہ اسلام کو ہوا۔

اسلامی مناظر: مرزا صاحب کے ذریعے جو کچھ اسلام کی فوقیت دنیا پر ظاہر ہوئی اس کی حقیقت ظاہر کرنے کا موقع نہیں۔ آپ کی یہ تفسیر مرزا صاحب کی تفسیر کے خلاف ہے۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ ''یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے''۔ بتائے مرزا صاحب کو سیاست ملکی میں کونسا غلبہ حصل ہوا۔ تمام عمر انگریزوں کی غلامی پر فخر و ناز کرتے رہے۔ اس لئے یہ پیشگوئی مرزا صاحب پر چسپاں نہیں ہوسکتی۔

پچیسویں دلیل

اسلامی مناظر: قال سبحانه وتعالیٰ: ﴿عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا﴾ اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے لئے پیشگوئی موجود ہے۔ یعنی ایک وقت ایسا آئے گا جب کہ مخلوق خدا ظلم و گمراہی کی انتہا کو پہنچ جائے گی۔ اس وقت کے لئے مرزا صاحب براہین احمدیہ ج ۴، ص ۵۰۵ کے حاشیہ پر اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

''وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور غضب اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اتریں گے"۔

مرزائی مناظر: یہ پیشگوئی بھی مرزا صاحب کے ظہور سے پوری ہو چکی ہے۔

اسلامی مناظر: مرزا صاحب کی تصریح کے مطابق مسیح موعود کا جلالیت کے ساتھ آنا ضروری ہے اور اس کے ذریعے دنیا میں شدت، غضب، قہر و سختی کا ہونا ضروری ہے۔ مگر مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میں جمالی رنگ میں آیا ہوں۔ پس مرزا صاحب اس کے مصداق نہیں ہو سکتے۔

چھبیسویں دلیل

امام احمد نے اپنی مسند میں اور ابوداؤد اور ابن جریر نے حدیث نقل کی ہے جس کے متعلق فتح الباری ص ۳۵۷، ج ۶ میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد سب صحیح ہیں وھو ھذا: **عن ابی ھریرۃ قال النبی ﷺ الانبیاء اخوۃ العلاۃ امھاتھم شتّٰی ودینھم واحد وانی اولی الناس بعیسٰی ابن مریم لانہ لم یکن نبی بینی وبینہ وانہ نازل فاذا رأیتموہ فاعرفوا رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض علیہ ثوبان مخضران کان رأسہ یقطر وان لم یصبہ بلل فیدق الصلیب ویضع الجزئیۃ ویدعوا الناس الیٰ الاسلام ویھلک اللّٰہ الملل الا الاسلام ویھلک اللّٰہ فی زمانہ المسیح الدجال ثم تقع الامانۃ علی الارض حتی ترتع الاسود مع الابل والنمار مع البقر والذباب مع الغنم ویلعب الصبیان مع الحیات لا تضرھم فیمکث اربعین ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون۔**

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں۔ مائیں ان کی مختلف ہیں۔ دین (اصول) سب کا ایک ہے۔ اور میں اور عیسیٰ بہت ہی قریب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔ کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا۔ اور وہ ضرور قیامت کے دن نازل ہونگے۔ میانہ قد ہوں گے۔ سرخی اور سفیدی کے مابین ہوں گے اور ان پر دو رنگے ہوئے کپڑے ہوں گے۔ گویا ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اگرچہ کسی قسم کی تری نہیں پہنچی ہے۔ صلیب کو توڑ دیں گے جزیہ کو اٹھا دیں گے اور سب کو اسلام کی طرف بلائیں گے اور حق تعالیٰ ان کے زمانے میں تمام ملتوں کو منسوخ فرمائے گا۔ پھر روئے زمین پر امن ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ شیر اونٹوں کے ساتھ اور چیتے گائے بیل کے ساتھ اور بکریاں بھیڑیوں کے ساتھ چرنے لگیں گے۔ اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلنے لگیں گے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال ٹھہریں گے۔ اور اس کے بعد وفات پائیں گے۔ اور مسلمان ان کے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔"

ستائیسویں دلیل

اسلامی مناظر: مشکوٰۃ شریف میں ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ینزل عیسٰی ابن مریم الی الارض فیتزوج فیولد له ویمکث خمساً واربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسٰی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر۔ ترجمہ: "حضرت عیسیٰ بن مریم زمین پر اتریں گے۔ اور نکاح کریں گے۔ اور ان کی اولاد ہوگی اور پینتالیس سال دنیا میں رہیں گے پھر فوت ہوں گے۔ پس میرے پاس میرے مقبرے میں دفن ہوں گے۔ پس میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی قبر سے اٹھیں گے درمیان ابوبکر اور عمر کے"۔

اس حدیث میں صاف صاف مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گے۔ جب کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص لاہور جائے گا تو اس وقت وہ شخص لاہور میں وارد شدہ سمجھا نہیں جاتا۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر موجود نہیں ہیں اور آخری زمانے میں زمین پر نازل ہوں گے اور کئی سال دنیا میں رہ کر فوت ہوں گے۔ دنیا میں رہ کر نکاح کریں گے۔ صاحب اولاد ہوں گے۔ بعد وفات آنحضرت ﷺ کے روضہ اقدس میں دفن کیے جائیں گے۔ "**ثم یموت**" کے لفظ سے ظاہر ہے کہ ابھی تک عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے۔

ترمذی میں ابوداؤد سے روایت ہے: **وقد بقی فی البیت موضع قبر۔**

یعنی روضہ نبویہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ اس ثابت ہوا کہ "**فی قبری**" سے موضع قبر یعنی مقبرہ مراد ہے۔

مرزائی مناظر: یہ حدیث صحیح نہیں ہے کیونکہ کون بے غیرت مسلمان ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کا روضہ کھود کر آپ کی نعش مبارک کو ننگا کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دفن کرے گا۔ قبر بمعنی مقبرہ کسی لغت سے ثابت نہیں۔ نیز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رؤیا میں صرف تین چاندوں کو روضہ میں دفن ہوتے دیکھا (مؤطا امام مالک) وہاں تین قبریں موجود ہیں۔ چوتھے چاند کا وہاں دفن ہونا اس رؤیا کے خلاف ہوگا۔

علامہ عینی نے لکھا ہے **یدفن فی الارض المقدسة** اس سے ثابت ہوا کہ علامہ عینی کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں دفن ہوں گے۔ "**الیٰ الارض**" کا لفظ آسمان سے اترنے کو مستلزم نہیں ہوسکتا۔ قرآن مجید میں بلعم باعور کی نسبت وارد ہے: ﴿**ولٰکِنَّه اَخْلَدَ اِلَی الْاَرْض**﴾ کیا وہ بھی زمین پر تھا؟

اسلامی مناظر: یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی صحت کی تصدیق مرزا صاحب بھی کر چکے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ کے حاشیہ پر اس حدیث کے ایک جملہ ''**یتزوج یولد له**'' کو اپنے اوپر چسپاں کرتے ہیں اور اس سے مراد محمدی بیگم سے نکاح اور اس کے بطن سے اولاد حاصل ہونا مراد لیتے ہیں اور اپنے مسیح موعود ہونے کا اسے ایک نشان قرار دیتے ہیں اس لئے مرزائیوں کا کوئی حق نہیں کہ اس حدیث کی صحت پر اعتراض کریں۔

قبر بمعنی مقبرہ مشکوٰۃ شریف کے حاشیہ ملا علی قاری میں درج ہے۔ نیز مرزا صاحب نے بھی ان معنوں کو تسلیم کیا ہے لکھتے ہیں: ''ممکن ہے کہ کوئی مثیل مسیح ایسا بھی آجائے جو آنحضرت ﷺ کے روضہ کے پاس مدفون ہو''۔ (ازالہ اوہام کلاں ص ۱۹۶)

اس حوالے سے قبر بمعنی روضہ (مقبرہ) بھی مانا گیا ہے اور پاس دفن بھی مانا گیا ہے۔

''**ینزل الیٰ الارض**'' کے بجائے ''**اخلد الی الارض**'' پیش کرنا بے محل ہے ''**اخلد الی الارض**'' میں تو ''**اخلد**'' خود موجود ہے کہ وہ شخص پہلے ہی زمین پر موجود تھا۔ اسی طرح علامہ عینی کا لکھنا بھی ہمارے خلاف نہیں۔ کیا روضہ نبویہ ارض مقدس نہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جو تین چاند دکھائے گئے تھے۔ اس کے مطابق تین چاند ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روضہ مبارک میں مدفون ہوں گے۔ نبی کریم ﷺ چاند نہ تھے سورج تھے جس کی ضیاء سے یہ چاند روشن ہوں گے۔ دوسرا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ حضرت عائشہ کی زندگی میں صرف تین قبریں تیار ہونے والی تھیں اس لئے صرف تین چاند آپ کو دکھائی دیئے۔ چوتھے چاند حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ انکی زندگی میں نازل ہوئے اور نہ ہی دفن ہوئے اس لئے رؤیا میں وہ آپ کو نہ دیکھائے گئے۔

اٹھائیسویں دلیل

عن عبد اللّٰه ابن سلام یدفن عیسی ابن مریم مع رسول اللّٰه ﷺ وصاحبیه فیکون قبره رابعا (بخاری فی تاریخه) **ثم قال مکتوب فی التوراة صفة**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محمد ﷺ وعیسی ابن مریم یدفن معهٗ (ترمذی) ترجمہ: ''عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں صحابیوں کے ساتھ دفن ہوں گے اور ان کی قبر چوتھی ہوگی''۔ (بخاری شریف)

نیز فرمایا کہ تورات میں محمد ﷺ کی صفت درج ہے کہ عیسیٰ ابن مریم ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ (ترمذی) اس حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کی قبر روضہ اقدس میں چوتھی ہوگی۔

انتیسویں دلیل

عن عائشة قلت یارسول اللّٰہ ﷺ انی اری ان اعیش بعدک أفتأذن لی ان ادفن الی جنبک فقال انی لک بذلک الموضع ما فیه الا موضع قبری وقبر ابی بکر وعمر وعیسیٰ ابن مریم. (احمد، ابن عساکر اور کنز العمال)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ نے (مرض موت میں) عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کے بعد زندہ رہوں تو مجھے اپنے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت عطا فرمایئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تیرے لئے اس موضع میں جگہ نہیں ہے۔ اس میں صرف میری قبر، ابوبکر، عمر اور عیسیٰ بن مریم کی قبر کی جگہ ہے''۔

تیسویں دلیل

عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰہ ﷺ کیف أنتم الی انزل ابن مریم من السماء فیکم وامامکم منکم (کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص ۳۰۱)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کیا حال ہوگا تمہارا جب عیسیٰ ابن مریم آسمان سے تم میں نازل ہوں گے اور حالانکہ تمہارا امام تم میں سے موجود ہوگا''۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی ادھر دجال ہوگا اور اُدھر امام مہدی جماعت کو کھڑے ہوں گے۔ لڑائی تیار ہوگی اور اس طرف نزول مسیح ہوگا تو یہ ایک عجیب کیفیت ہوگی۔ مرزا صاحب نے ''**امامکم منکم**'' کو ابن مریم پر معطوف بنا کر یوں معنی کیا ہے کہ جب ابن مریم اترے گا اور تمہارا امام جو تم میں سے ہوگا'' اس طرف ترجمہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ عیسیٰ بن مریم مسلمانوں میں پیدا ہوگا مگر معطوف معطوف علیہ دو الگ الگ ہوتے ہیں تو صحیح معنی یوں ہوگا کہ عیسیٰ بن مریم بھی اتریں گے۔ اب اگر اترنے کا معنی بقول مرزا صاحب'' پیدا ہونا ہے'' تو مرزا صاحب سے امام مہدی کا پیدا ہونا ضروری ہوگا۔ مگر مرزا صاحب امام بھی خود بنتے ہیں۔ یہ کہنا کہ یہ عطف تفسیر ہے غلط ہے۔ کیونکہ عربی میں عطف تفسیری عطف بیان کو کہتے ہیں۔ وہاں حرف عطف ''و'' نہیں ہوتا اور ''و'' تفسیر کے لئے کبھی نہیں آئی۔ پس ثابت ہوا کہ محض خیالی تفسیر سے مسئلہ حل نہیں ہوسکتا۔ یہ جملہ حالیہ ہے اس کا ترجمہ جو اوپر لکھا گیا ہے وہی صحیح ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم ناصری علیہ السلام نازل ہوں گے۔

اکتیسویں دلیل

اجماع امت سے یہ مسئلہ ثابت ہے۔ امت محمدیہ کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بجسدہ العنصری آسمان پر زندہ اٹھائے گئے۔ اب تک زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں زمین پر نازل ہوں گے۔

تفسیر بحر المحیط ج ۳ ص ۴۷۳ پر ہے کہ: **قال ابن عطیۃ واجمعت الامۃ علیٰ ما تضمنہ الحدیث المتواتر ان عیسیٰ فی السماء حی وانہ ینزل فی آخر الزمان۔** ترجمہ: تمام امت کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسدہ العنصری آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب نازل ہوں گے جیسا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

احادیث متواترہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔

علامہ آلوسی تفسیر روح المعانی پارہ بائیس ص ۳۲ پر اس سوال کے جواب میں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ختم نبوت کے بعد کیسے تشریف لا سکتے ہیں؟ فرماتے ہیں :

ولا یقدح ذلک ما اجتمعت الامة واشهرت فیه الاخبار ولعلّها بلغت مبلغ التواتر المعنوی ونطق به الکتاب علی قول ووجب الایمان به واکفر منکر کالفلاسفة من نزول عیسیٰ علیہ السلام آخر الزمان لانه کان نبیا قبل تحلیٰ نبینا ﷺ بالنبوّة فی هذه النشأة۔

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں : **نزول عیسیٰ من السماء حق کائن۔**

شرح عقائد نسفی میں ہے: **ونزول عیسیٰ من السماء فهو حق۔**

اہل سنت والجماعت کے نزدیک دین کے چار ماخذ ہیں۔ کتاب، سنت، اجماع امت اور قیاس ائمہ مجتہدین۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ آج تک امت محمدیہ کا اس پر اجماع چلا آ رہا ہے۔

بتیسویں دلیل

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰه ﷺ لن تهلک امة انا اولها وعیسیٰ ابن مریم اٰخرها والمهدی اوسطها. (احمد وابونعیم) ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ امت ہرگز ہلاک نہ ہوگی جس کے اول میں موجود ہوں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم اور میرے اور عیسیٰ بن مریم کے درمیان مہدی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس حدیث میں اس امت کے تین محافظ الگ الگ بیان کئے گئے ہیں:

اول: تو خود حضور ﷺ

دوم: عیسیٰ علیہ السلام

تیسرے: امام مہدی علیہ السلام جو پہلے دو کے درمیان آئیں گے۔

اب اگر ایک کو دوسرے میں داخل کریں جیسا کہ مرزائی ازروئے بروز کرتے ہیں۔ تو تین ہستیاں الگ الگ نہیں رہ سکتیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ اور آخری زمانہ میں اس امت کی حفاظت کریں گے۔

تینتیسویں دلیل

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ فعند ذلک اخی عیسٰی ابن مریم من السماء. (کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۸) ترجمہ: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا ''نبی کریم ﷺ نے کہ اس حالت میں میرے بھائی عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے''۔ اس حدیث میں آسمان سے نزول صاف طور پر مذکور ہے۔

چونتیسویں دلیل

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لیهلن عیسٰی ابن مریم بفج الروحا بالحج او بالعمرة او منهما جمیعا۔ (مسلم شریف) ترجمہ: صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فج روحا سے حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھیں گے۔ (مسلم)

اس حدیث میں مسیح ابن مریم علیہ السلام کے متعلق بیان کیا گیا کہ وہ حج کریں گے۔ نقلی مسیح (مرزا) نے تمام عمر حج نہیں کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پینتیسویں دلیل

عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه ﷺ والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لایقبله احد حتی تکون السجدة الواحدة خیرا من الدنیا وما فیها۔ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: ''قسم ہے اللہ پاک کی بہت جلد ابن مریم منصف حاکم ہو کر تم میں اتریں گے۔ پھر عیسائیت کی صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کرائیں گے اور جزیہ کو موقوف کریں گے۔ اور مال بکثرت لوگوں کو دیں گے۔ یہاں تک کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ لوگ ایسے مستغنی اور عابد ہوں گے کہ ایک سجدہ ان کو ساری دنیا کے مال ومتاع سے اچھا معلوم ہوگا''۔

یہ حدیث امام بخاری اور مسلم نے اپنی صحاح میں روایت کی ہے۔ اس میں ابن مریم کے جو نشان بیان کئے گئے ہیں ان میں سے ایک نشان بھی مسیح (کاذب مرزا) میں پایا نہیں جاتا۔

چھتیسویں دلیل

عن جابر بن عبد اللّٰه فینزل عیسٰی ابن مریم فیقول امیر الناس صل بهم فیقول لا فان بعضکم امام بعض۔ (کنزالعمال)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ''عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے تو لوگوں کا امیر انہیں نماز پڑھانے کے لئے کہے گا۔ پس وہ انکار کریں گے اور فرمائیں گے کہ تم میں سے بعض بعض کے امام ہیں۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ **امامکم منکم** اور "**امیر الناس**" سے مراد امام مہدی ہیں اور امام مہدی کی موجودگی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔

سینتیسویں دلیل

عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ یوشک من عاش منکم ان یلقی عیسیٰ ابن مریم اماما مهدیا حکما عدلا۔ (مسند امام احمد)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا "رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کرے گا جو امام ہوگا ہدایت یافتہ، منصف اور عادل۔

اس میں یہ اشارہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کریں گے۔ کیونکہ باتفاق محدثین آپ اس وقت تک زندہ تھے۔

اڑتیسویں دلیل

عن ابی هریرة مرفوعا: لیهبطن ابن مریم حکماً عدلاً۔

ترجمہ: یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابن مریم حکم اور عدل ہو کر اترے گا۔

اس جگہ "**هبوط**" کا لفظ ہے "**نزول**" کا لفظ نہیں۔ اس میں مرزائیوں کی کوئی دلیل نہیں چلے گی۔ ورنہ یہ ثابت کریں کہ "**هبوط**" بمعنی ولادت ہے۔

انتالیسویں دلیل

مرزا صاحب نے اپنی تصانیف سرمۂ چشم آریہ ص ۱۸۳ اور ص ۱۸۶۔ کشف الغطاء ص ۲۶۔ حاشیہ مسیح ہندوستان میں ص ۱۸، ۱۹۔ تریاق القلوب ص ۵۰۔ چشمہ مسیحی ص ۶ پر انجیل برنباس کی تصدیق کی ہے اور اس کے حوالے دیئے ہیں۔ مرزا قادیانی کی اس مصدقہ انجیل شریف کے فصل ۲۱۵ میں فتنہ صلیبی کا حال اس طرح درج کیا ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور جبکہ سپاہی یہودا کے ساتھ اس جگہ کے نزدیک پہنچے جس جگہ یسوع تھا، یسوع نے ایک بھاری جماعت کا نزدیک آنا سنا۔ تب اسلئے وہ ڈر کر گھر چلا گیا۔ اور گیاروں شاگرد سو رہے تھے۔ پس جبکہ اللہ نے اپنے بندے کو خطرے میں دیکھا، اپنے سفیروں جبرائیل اور میخائل، رفائیل اور اوایل کو حکم دیا کہ یسوع کو دنیا سے لے لیں۔ تب پاک فرشتے آئے اور یسوع کو دکن کی طرف دکھائی دینے والی کھڑکی سے لے لیا۔ پس وہ اس کو اٹھا لے گئے اور تیسرے آسمان میں ان فرشتوں کی صحبت میں رکھ دیا جو کہ اب تک اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے۔ نیز اس انجیل کے فصل نمبر ۲۱۶ اور ۲۱۷ میں ہے: یہودا اسخریوطی کا مسیح کا ہمشکل بن جانے اور پھانسی دیئے جانے کا ذکر ہے۔

چالیسویں دلیل

عن عبد اللّٰه ابن مسعود قال لما كان ليلة اسرىٰ برسول اللّٰه ﷺ لقى ابراهيم وموسىٰ وعيسىٰ فتذاكروا الساعة فبدأو بابراهيم فسألوه عنها فلم يكن عنده منها علم ثم سألوا موسىٰ فلم يكن عنده منها علم فرد الحديث الى عيسىٰ ابن مريم فقال قد عهد الىّ فيما دون وجبتها فاما وجبتها فلا يعلمها الا اللّٰه. فذكر خروج الدجال قال فانزل فاقتله.

(ابن ماجہ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج کو نبی کریم ﷺ کی ملاقات موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام سے ہوئی۔ قیامت کا تذکرہ ہوا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لاعلمی ظاہر کی۔ تب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا گیا انہوں نے بھی لاعلمی ظاہر کی۔ پھر بات حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پر آئی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ قیامت کے ظہور کا صحیح علم اللہ کو ہی ہے پھر دجال کے خروج کا ذکر کیا اور کہا کہ میں اتر کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے قتل کروں گا۔ (ابن ماجہ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

اس حدیث میں اس کونسل یا میٹنگ کا ذکر کیا گیا ہے جو شب معراج ان چار اولوالعزم انبیاء، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ علیہم السلام اور محمد ﷺ میں ہوئی۔ اس آسمانی چار کونسل کے فیصلہ کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں زمین پر اتر کر دجال کو قتل کریں گے۔ جس مسیح کا ذکر اس حدیث میں ہے وہی آخری زمانہ میں قاتلِ دجال ہے۔ اب اگر مرزائی ثابت کردیں کہ اس وقت مرزا صاحب آسمان پر موجود تھے تو ہم قائل ہو جائیں گے ورنہ اس حدیث سے روز روشن کی طرح آسمان پر مسیح ابن مریم علیہ السلام کی زندگی اور آخری زمانہ میں زمین پر نزول ثابت ہے۔

مرزائی مناظر: یہ ابن مسعود کا قول ہے حدیث نہیں ہے۔ ابن مسعود نے ہرگز نہیں کہا کہ میں نے یہ ذکر رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ پس یہ حدیث قابلِ حجت نہیں۔

اسلامی مناظر: یہ حدیث مرفوع اور صحیح ہے۔ صحابی نے واقعہ معراج کا ذکر کیا ہے۔ معراج میں وہ ہمراہ نہ تھے۔ یقیناً انہوں نے جو کچھ بھی نبی کریم ﷺ سے سنا ہے وہی بیان کیا ہوگا۔ مگر آپ کا شک مٹانے کے لئے مسند امام احمد سے یہ حدیث پیش کی جاتی ہے۔ مسند امام احمد ابن حنبل میں یہ حدیث اس طرح درج ہے:

عن ابن مسعود عن رسول اللہ ﷺ قال قال..... الخ

یعنی عبداللہ ابن مسعود نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔

مرزائی مناظر: (محمد سلیم بمقام چک نمبر ۳۵ جنوبی) یہ حدیث عبداللہ ابن مسعود کا بکواس ہے۔ وہ غیر معتبر راوی ہے۔ ہم اس کی روایت نہیں مانتے۔

نوٹ: حاضرین کی طرف سے پیہم لعنت وملامت پر محمد سلیم نے یہ الفاظ واپس لئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari